Education as a Discipline

Theory & Practice

تعلیم بطور ڈسپلن

(نظریہ و عمل)

www.kitabosunnat.com

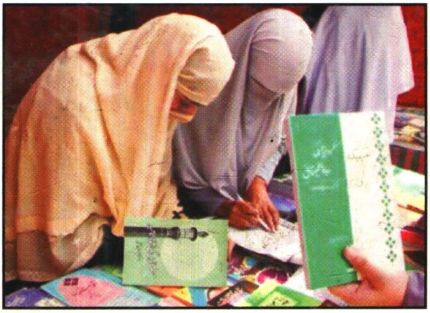

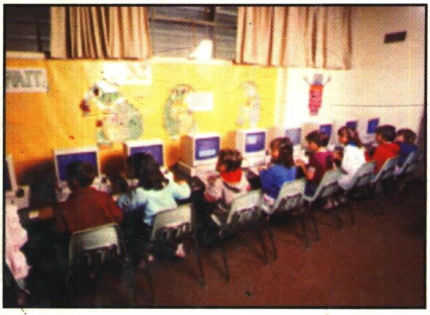

عشرت حسین بصری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ

محترم و مکرم پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود صدیقی صاحب

کی خدمت اقدس میں

25788

عشرت صدیقی

22/5/97

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب : تعلیم بطور ڈسپلن (نظریہ و عمل)

مؤلف : عشرت حسین بصری

یونیورسٹی کالج آف ایجوکیشن بوسن روڈ ملتان

اشاعت اول: جنوری 2005ء

ناشر : الماس سنز ، R-888/65 سادات کالونی بوسن روڈ ملتان

کمپوزر : حافظ محمد نعمان حامد 0300-7334677، مدثر علی

تعداد : ایک ہزار

قیمت : 200 روپے

Institute of Islamic Studies
LIBRARY
Punjab University Lhr.

اسٹاکسٹ

- علمی بک ہاؤس، 38۔اردو بازار لاہور
- جناح بک سنٹر، اردو بازار گلگشت ملتان، 520624
- مجید بک ڈپو ، بھوانہ بازار فیصل آباد
- مکتبہ زکریا، بلاک نمبر 10 ڈیرہ غازی خان، 0641-470685

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

25788

فہرست

انتساب 6
پیش لفظ 7

باب اوّل

ڈسپلن بطور مضمون اور اس کا تاریخی پس منظر 9
قدیم مضامین 11
وسطی دور اور وسطی عہد بعید کے تعلیمی اداروں کا خاصہ 13
یونانی مواد کا عربی ترجمہ 14
سائنسی انقلاب 15
ادبی معاشرے اور یونیورسٹیاں 16
مضامین کا دھماکہ 18
رجحانات 22

باب دوم

ڈسپلن (معنی و مفہوم) 26
ڈسپلن کی اہمیت 29
وسعتِ ڈسپلن 34

باب سوم

تعلیمی ڈسپلن بطور مضمون 35

باب چہارم

ڈسپلن اور اس کی خصوصیات 40

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بابِ پنجم

ڈسپلن کا معیار......45
سوسائٹی کا رجحان......49
تعلیم کی مارکیٹ ویلیو اور تقسیم......50

بابِ ششم

تصورِ تعلیم ڈسپلن کی روشنی میں......54
تعلیم کے مقاصد......63
پاکستان میں مقاصد تعلیم......72
تعلیم کی سطحیں......76
تعلیم ایک نئے تناظر میں......90

بابِ ہفتم

تعلیمی ڈسپلن بطور ایک مضمون......102
تعلیم کا نصاب بطور ایک مضمون کے......109
تعلیم کی کثیر مضمونی بطور معاشرتی سائنس......117
تعلیم بطور سائنس......123
سائنسی رجحان......125
تعلیم بطور معاشرتی سائنس......130
تعلیم اور سماجی تبدیلی......132
سکول اور معاشرہ......135
تعلیم ایک فن ہے......137

بابِ ہشتم

نصابِ ڈسپلن......140
ڈسپلن کا مواد (نصاب) اور اس کے اصول......146
مقاصد کی تقسیم بندی کی مختصر تاریخ......152
مستقبل کی ضروریات کی نشاندہی......162

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب نہم

ڈسپلن کی حالتیں/اشکال 165

ڈسپلن کی حالتیں بطور نصاب کی منصوبہ بندی 179

باب دہم

گفتگو میں دانائی کا نظریہ (Discourse Theory) 181

تھیوری کے نتائج 183

تنقیدی جائزہ 192

خلاصہ 193

باب یازدہم

تعلیم اور دانائی کی گفتگو کا تجزیہ 196

ہم عصر تعلیمی منظر 200

باب دوازدہم

فو کالٹ اور ڈریڈا کے نظریات کا تعلیم پر اثر 201

تعلیم میں تجزیاتی مباحثے کا استعمال 204

باب سیزدہم

تعلیمی نظریہ اور عمل 212

باب چہاردہم

تعلیمی تحقیق بطور ڈسپلن 225

معاشرتی سائنسی تحقیق کے نمونے 226

تعلیمی تحقیق 233

اوصافی تحقیقی نمونہ......ایک نقطۂ تغیر 235

کتابیات 240

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انتساب

اُس ہستی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے نام

جو

وجہ کائنات

اور

شارح علوم

ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیش لفظ

بس! ہم تو صرف اتنا جانتے ہیں کہ یہ بھی ایک روایت ہے کہ پیش لفظ لکھا جائے۔ نہ جانے کیوں؟

مگر!...... اس روایت کو جب ہم درایت کی عینک پہن کر دیکھتے ہیں تو عینک کے شیشوں کے رنگ برنگے ہونے سے بعض چیزیں کبھی کبھی بھلی بھی لگنی ''لگ'' جاتی ہیں........!

یہی حال آج کے اس لفظ پیش کا ہے، پیش لفظ کا نہیں، اگر مجھ سے سچ پوچھو ....!

تو کوئی ''لفظ'' پیش پر نہیں اور نہ ہی کوئی ''پیش'' لفظ پر ہے..............؟

مگر علم، طالب علم اور ماہرین علم ان سبھوں کا دعویٰ یہی ہے کہ ہم سب پیشِ لفظ پر قائم ہیں!

لیکن ابھی تلک میری چشم بینا نے شاید یہ منظر نہیں دیکھا! خدا کرے یہ بھی کبھی ایسا ہو اور میں خیرہ ہو جاؤں۔ تاکہ علمِ حق کو پہچان کر عملِ حق بن کر سفیر علم میں جاؤں۔ خدا کرے ایسا ہو!

جہاں تک کتاب ہذا کے پیش لفظ کا تعلق ہے اس میں علم التعلیم کو بطور ڈسپلن (Discipline) پیش کیا گیا ہے۔ کیونکہ جدید ماہرین تعلیم کے نزدیک یہ دور ''نظری و عملی تعلیم'' کا ہے۔ جبکہ اس سے پہلے کے ادوار اصول تعلیم (فلسفہ و مذہب) اور فن تعلیم (سائنس و تجربہ) کے ادوار سمجھے جاتے رہے ہیں۔ مگر دور جدید انتہائی سبک رفتار ہے۔ کیونکہ یہ الیکٹرانک میڈیا کا دور ہے۔ جب تلک ہمارا معلم/ طالب علم زمانے کی رفتار کے ساتھ ساتھ نہ چل پائیں گے تو پھر پیچھے رہ جائیں گے اور زمانہ کہیں سے کہیں پہنچ جائے گا۔ میرے خیال میں اب یہ وہ وقت آن پہنچا ہے کہ ہمیں خصوصاً اہلِ بصر کو اپنی بصارتی طاقتوں کو تیز کرتے ہوئے، زمانے کی آواز کے ساتھ آواز اور نظروں کے ساتھ نظریں ملا کر چلنا ہوگا۔ وگرنہ پھر یہ نہ کہنا کہ ہائے...... ہائے ....

زمانہ قیامت کی چال چل گیا

دورِ جدید کے نظری فلسفیوں اور ماہرین تعلیم کے افکار کا عکس تو ہمیں انگریزی زبان میں لکھی ہوئی بے شمار کتب میں نظر آتا ہے۔ مگر اردو زبان میں اس نوع کی کتاب شاید ہی پاکستان و ہندوستان میں ہو۔ (بہت مشکل کیونکہ ابھی تک ہماری نظروں سے ایسی کوئی کتاب نہیں گزری)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب ہٰذا اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے تحریر کی گئی ہے کہ طلباء و اساتذہ و قارئین کرام میں علم ایک نئے ڈسپلن کے تحت پروان چڑھے۔اور جدید انداز میں تعلیمی فکر کی آبیاری ہو۔

اِس کتاب میں تعلیم کے طالب علموں و اساتذہ کیلئے جو موضوعات بیان کئے گئے ہیں وہ اپنی موزونیت کے اعتبار سے انتہائی اہم ہیں، جس میں خصوصاً تعلیم بطور ڈسپلن اور اس کا تاریخی پسِ منظر، ڈسپلن کی ضرورت و اہمیت، معیار اور خصوصیات پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔اس کے علاوہ نصابِ ڈسپلن ، ڈسپلن کی مختلف اشکال خصوصاً (Discourse Theory) تعلیمی تھیوری، فوکالٹ اور ڈیریڈا کے نظریات اور ان کے تعلیم پر اثرات اور تعلیمی ڈسپلن و تحقیق جیسے موضوعات پر بڑی تفصیل سے گفتگو کی گئی ہے۔ یہ سب موضوعات جدید تعلیمی فلسفیوں کے نظریات کی عکاسی کرتے ہیں۔

المختصر: میں ان عزیز شاگردوں کا از حد شکر گزار ہوں جنھوں نے مجھ سے اس کتاب کی تیاری کے لئے ''اصرار'' کئے رکھا، اور خصوصاً عزیزہ ثروت جبیں (طالبہ ایم.ایڈ) و عابدہ بی بی (طالبہ ایم.اے ایجوکیشن) کا انتہائی شکر گزار ہوں جنہوں نے اس کتاب کی تیاری میں انگریزی مواد کا اردو میں ترجمہ کیا اور لیکچرز کو تحریر کر کے ترتیب دینے میں بہت مدد کی۔

میں اپنے مہربان پرنسپل جناب پروفیسر عبدالعزیز بلوچ صاحب اور عزیز دوست پروفیسر ڈاکٹر عزیز اللہ ملک صاحب کا بھی خصوصی شکریہ ادا کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں جنھوں نے ہر لمحہ حوصلہ افزائی فرمائی۔ جناب حافظ محمد نعمان حامد صاحب جو صاحب علم و حکمت و دانش ہیں اور مدثر علی صاحب جو اُستادِ کمپیوٹر ہیں، انہوں نے کمپوزنگ میں خصوصی معاونت کی۔

آخر میں میری قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر دورانِ مطالعہ کوئی سقم نظر آئے تو اصلاح فرما کر مطلع کریں گے اور ہم اِن شاء اللہ العزیز بصد شکریہ آپ کی اعلیٰ علمی آراء و تجاویز کو عملی شکل دینے کی کوشش کریں گے۔

ہے خوبیٔ دو عالم اِک حسنِ خاتمہ پر
سر کرنا اس مہم کا ادنیٰ ہے کام تیرا

عشرت حسین بصری

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب اوّل

ڈسپلن بطور مضمون اور اُس کا تاریخی پس منظر

Discipline as a subject & its Historical Background

ایک مضمون کی تعریف ان الفاظ میں کی جا سکتی ہے کہ "یہ عقلی علوم کے دائرے میں تسلیم شدہ علم کی ایک شاخ ہو۔ اور ہر جگہ جانا پہچانا جائے۔"

اگر چہ ہر مضمون کے کچھ عمومی معیارات اور قوانین ہوتے ہیں جس پر سب متفق ہوتے ہیں، لیکن یہ جامد نہیں ہوتا۔ بے شک ایک دعویٰ یہ بھی کیا جا سکتا ہے کہ اگر کوئی مضمون پھلنا پھولنا یا نشوونما پانا چھوڑ دے تو وہ مضمون نہیں کہلایا جا سکتا۔ ایسے مضمون کا کیا حاصل جب ایک عہد اپنے آئندہ کے لئے بے معنی اور اوہام پرستی کا نمونہ بن جائے۔

علم فلکیات کے مطابق کچھ یقینی ستارے یا سیارے نیک فال ہیں یا بد فال ہیں، اب بہت سے لوگوں کے نزدیک ایک باطل عقیدہ ہے۔ گو ماضی میں یہ مضمون ہی تھا جس نے ان شاندار دماغوں کو متاثر کیا تھا جو اس موجودہ دنیا کی عقلی توجیہ تلاش کر رہے تھے۔

اب ہر مضمون کو علم کی واضح اور وسیع اقسام میں سے کسی ایک میں شمار کیا جاتا ہے۔

(۱) وہ مضامین جن کا تعلق انسانی علم و فن سے ہے۔

(۲) سماجی سائنس (علوم)۔ (۳) طبعی سائنس (علوم)۔

ایک مضمون ان حدود کار سے ہٹ کر بھی ہو سکتا ہے۔ مثال کے طور پر تاریخ جس کو کچھ لوگ انسانی مضمون مانتے ہیں اور کچھ معاشرتی یا سماجی سائنس۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ کسوٹی یا معیار جو امریکہ (U.S.A) میں کسی بھی مضمون کو پرکھنے کے لئے استعمال ہوتا ہے اس میں درج ذیل عوامل کا جائزہ لیا جاتا ہے

i۔ اس مضمون میں کتنے لوگ دلچسپی رکھتے ہیں اور اس کے مطالعے کے شائق ہیں۔

ii۔ ان افراد کی نسبتی اہمیت۔

iii۔ اداراتی ڈھانچے خاص طور پر اعلیٰ تعلیم میں اس کی مسلمہ اہمیت اور اس کا زمانۂ عرصہ دراز وغیرہ۔

تاہم اس کے تعین میں مزید قابلِ فہم عوامل یہ ہیں کہ آیا کوئی علمی وادبی معاشرہ جس میں یہ مضمون رائج تھا اب موجود ہے۔ اور یہ کہ آیا وہ معاشرہ ان تین کونسلز میں سے کسی ایک کا رُکن ہے:

(i) American Council of Learned Societies.

(ii) The Social Science Research Council.

(iii) The National Academy of Sciences.

National Academy of Engineering.

National Research Council.

جو کہ علم کی تین وسیع حدود (areas) کی نمائندگی کرتی ہیں۔ یہ کونسلز معاشروں کو ممبر بنانے کے علاوہ اس بات کو یقینی بنانے کے لئے کہ وہ کس مضمون کی نمائندہ ہیں، انہیں آزمائش کے مرحلے سے گزارتی ہیں۔ اگرچہ موجودہ مضامین کی صحیح تعداد کے بارے میں ان اندازوں/تخمینوں میں یقیناً تنوع ہوگا۔ ایک قرین قیاس ٹوٹل ان نیشنل کونسلز کے علمی معاشروں کی نمائندہ/پیش کردہ تعداد کے مقابلے میں 60 سے کچھ اوپر ہوگا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

25788

قدیم مضامین:

تاریخ میں دیئے گئے عہد کے مضامین چاہے وہ مضامین میں شمار ہوں یا تعداد میں کم یا زیادہ ہوں، ان میں مادی، روحانی اور فنی مواد ہوتا تھا جو ان کی نشو ونما اور ابتداء کے لئے اساس کا کام سرانجام دیتا تھا۔ شاملِ حال وہ مضامین بھی تدریس اور تعلیم کے عمل میں شمار ہو چکے ہیں۔ چین، انڈیا اور مشرق قریب میں تہذیب کی ابتداء سے یہ بات سچ ثابت ہو چکی ہے۔

علمِ فلکیات جس کو ''تہذیب کی ماں'' کے نام سے پکارا جاتا ہے غالبًا ان قدیم تہذیبوں میں ظاہر ہونے والا سب سے ابتدائی اور واضح مضمون ہے۔ پادریوں کے کیے ہوئے فلکی مشاہدات (2000BC to 3000BC) قبل مسیح ہم تک ان تہذیبوں کے ذریعے ہی پہنچے ہیں جو دریائے یوفریٹس اور ٹیگوس کی وادیوں میں پھلی پھولیں۔ بلا شک و شبہ یہ مشاہدات ایک مذہبی سبب اور وجہ رکھنے کے ساتھ ساتھ کسانوں کو بوائی اور کٹائی بتانے کے لئے ایک کیلنڈر یا ریکارڈ جیسی عملی وصف بھی رکھتی تھیں۔

دریائے نیل کی طغیانیوں نے قدیم مصریوں کو اپنے کھیتوں کی پیمائش (مٹے ہوئے نشاناتِ کے ذریعے) کرنے پر مجبور کر دیا۔ اس طرح جیومیٹری جو کہ زمین کی پیمائش سے متعلق ہے اور ایک ریاضیاتی مضمون ہے کا آغاز ہوا۔ دھاتوں کے بڑھتے ہوئے استعمال نے دھاتوں کے آمیزے اور دھاتوں کے عمل کاری طریقۂ کار کے مطالعے کی ضرورت محسوس کی۔ جانوروں کی گوشت فروشی، خوراک اور قربانی کے لئے اور مصریوں کے ہاں مُردوں کو مصالحہ لگانے اور حنوط کرنے کے عمل (مذہبی مقاصد کے لئے) نے ایسے علم کی راہ ہموار کی جس کا تعلق انسانی اجسام اور جانوروں کے ڈھانچے کے مطالعے سے تھا۔ اسی طرح اشیائے صرف کی پیداواریت میں اضافے سے بلا شک و شبہ انسانی و عمارتی سج دھج و آرائش میں دلچسپی بڑھا دی، جس کا نتیجہ مصری اہراموں میں خوبصورت، دیدہ زیب تصاویر اور آرٹ کی صورت میں ظاہر ہوا۔ ان مختلف تراکیب میں ہم ریاضی، طبیعات، علم اجسام، حیاتیات، مصوری اور مجسمہ سازی کے حوالے سے دیکھ سکتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے علاوہ اس ابتدائی دور میں ہمیں واضح ثبوت پایا جاتا ہے کہ تدریس اور تعلّم کا عمل جو کہ مضمون میں مستند حیثیت رکھتا ہے، اُس وقت شروع ہو چکا تھا۔ مثلاً ایڈون سمتھ کے سرجری کے کاغذات، مثال کے طور پر سترھویں (17) صدی قبل مسیح میں 1000 سال قدیم اصلی مصری کام میں سے نقل کئے گئے۔ اس میں انسانی جسم کے زخموں سے متعلق 48 کیس ہیں۔ اصطلاحات اور تنظیم جو کہ اس میں استعمال کی گئی ہیں۔ اس بات کی طرف واضح اشارہ ہے کہ یہ کاغذات تدریس اور تعلیم کے مقاصد کے لئے استعمال کئے جاتے رہے ہیں۔ (۱)

یونانی ثقافت کے سنہری دور میں چار صدی قبل مسیح میں، علم کی واضح اور مکمل تفریق/ درجہ بندی اور امتیاز کے لئے مکمل تیاری کی گئی وہ علم جو بیسویں (20) صدی سے قبل کا تھا، اس دور کے حکمران مجلس ثلاثہ کا غیر معمولی کام یعنی (سقراط، افلاطون) اور ارسطو، یہ ظاہر کرتا ہے کہ اُن لوگوں نے علم کی واضح شناخت اور درجہ بندی کو بہت اہمیت دی اور اس پر زور دیا۔ ان کی علم تک رسائی خالصتاً معلوماتی تھی۔ خاص طور پر ارسطو نے اس کائنات کی وضاحت و تشریح ایک بیان اور فہرست کے ذریعے کی جس میں کائنات سے متعلق تمام اہم معلومات جو وہ سمجھتا تھا، درج کیں۔ اس کے کام کا تقریباً ایک چوتھائی حصہ ہمیں ملا ہے، بقیہ گم ہو گیا۔ اس میں طبعیات، علم فلکیات، علم موسمیات، علم ارضیات، علم حیوانات، نفسیات، معاشیات، پولیٹیکل سائنس اور ریاضی کے متعلق خاص تفصیل اور حوالے موجود ہیں۔ المختصر ارسطو نے ہر مضمون کے علم تک ایک منظّم مضامینی رسائی پیش کی۔

چوتھی صدی قبل مسیح اور چوتھی صدی بعد از مسیح کے درمیانی عرصہ میں، یونانیوں کی علم تک منظّم مضامینی رسائی اسکندریہ اور روم میں منتقل کی گئی۔ جہاں علماء نے اس میں قابلِ قدر اضافہ کیا۔ "Skeptical" جیسے فرقوں کا ظہور، جو اس بات کے حامی تھے کہ انسان ہر چیز کا حقیقی علم حاصل نہیں کر سکتا، تبدیلی کا پیش خیمہ بنا۔ رومی حکومت کا زوال اور یورپ میں عیسائیت کے قیام نے مغربی انسان کے ذہنی نظریہ میں تبدیلی کا عمل مکمل کر دیا۔

---

1. (Breasted, James Henry, 1930, The Edwin Smith Surgical Papyrus 2 Volume University of Chicago Press)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وسطی دور:

جبکہ علماء اس بحث میں مصروف تھے کہ آیا وسطی دور قدیم اور جدید دنیاؤں میں کوئی رخنہ تھا یا بہترین انسانی کامیابیوں کی مجسم تہذیب۔ اس دور کی کچھ ایسی خصوصیات ہیں جن پر سب کا اتفاق رائے ہے:

(۱) ابتدائی علم کا سب سے بڑا حصہ، خاص طور پر یونانیوں کا، جس نے مغربی دُنیا کو صدیوں تک متاثر کیا۔

(۲) یہ عارضی دماغی تعطل شدید تھا اور یونانی / رومی شہری تہذیب کے زوال/ انتشار سے مزید شدید ہو گیا۔ کیونکہ وسطی دنیا مکمل طور پر ایک غیر شہری دنیا تھی۔

(۳) رومی کیتھولک چرچ اس دور کا ایک نمایاں اور غیر معمولی ادارہ بن گیا۔

(۴) وسطی انسان اور چرچ یونانی رومی ثقافت کا پابند نہیں تھا۔ بڑی حد تک جامد اور دیہاتی طرزِ زندگی میں مقید تھا۔ اس دور کا انسان اور چرچ اس تصور پر قائم تھے کہ طبعی دنیا اپنی بہترین حالت میں یا تو اگلی دنیا کی تیاری کے لئے کوئی جگہ تھی یا بدترین حالت میں سعی، بدمعاشی اور مصیبتوں کی جگہ تھی۔ اسی عقیدہ کو سینٹ آگسٹائین نے واضح انداز میں بیان کیا، جو کہ مغربی فکر میں ایک اہم شخصیت تھا۔ پانچویں صدی میں اپنی بہترین کتاب City of God میں اس نے اپنا یہ عقیدہ بیان کیا۔

آگسٹائین کا خیال وسطی دور میں چرچ میں نفوذ کر گیا، جو کہ عقل و دانائی کا سب سے بڑا مرکز تھا۔ اور چرچ سکولوں کے چاروں طرف یونیورسٹیاں بن گئیں۔

وسطی عہد بعید کے تعلیمی اداروں کا خاصہ

تیرھویں (13) صدی میں یہ یونیورسٹیاں آرٹس، علم الٰہی، قانون اور ادویات کے شعبوں میں تقسیم ہو گئیں۔ اور یہ کون سا ایسا شعبہ جس نے اس دور کے مضامین نہ پڑھائے ہوں مثلاً:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

Trivium (grammar, logic, rhetoric)،
Quadrivium (astronomy, music, arithmatic & geometry)

قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ اس فہرست میں سے تجرباتی سائنسی مضامین غائب تھے۔لیکن اس میں بہت سا مواد وہ بھی شامل تھا جو لبرل ایجوکیشن کی بنیاد قائم تھا۔لاطینی زبان کی بنیادی تعلیم اوران مضامین کا مطالعہ سرشدانہ یا پادری کے علم یا قانون اورادویات میں داخلے کے لئے مقدم یا ضروری شرط تھی۔گیارھویں اور بارھویں صدی میں وسطی علم میں ایک نئے عنصر کا اضافہ ہوا۔

یونانی مواد کا عربی ترجمہ

اس میں بہت سا مواد مغرب کے لئے بالکل نیا تھا۔اور کچھ عربوں کی حقیقی سائنسی ترقی بھی شامل تھی۔اس ملغوبہ، نے رسمی وسطی خیال/فکر یعنی Scholastiaism کو جنم دیا۔سادہ ترین اصطلاحات میں اور کچھ بھی مشکل نہیں ہے۔اس کے سادہ انداز میں، مدرسیت دراصل نظریاتی مقصد پر مشتمل تھا۔جس نے وحی اور عقل کے مابین کشمکش سے جنم لیا۔بلاشک وشبہ سینٹ تھامس ایکوینز مدرسیت کی عظیم ترین شخصیت نے وحی کی بالادستی کوتسلیم کیا کہ یہ خدا کی طرف سے سچائی ہے۔بلکہ اُس نے اس عقیدہ کی وضاحت کی کہ عقلی خیال/فکر نے اس سچائی کو صحیح ثابت کیا تھا۔اگر کوئی فرد تسلیم شدہ عیسائی اصولوں کے برخلاف نتیجہ پر پہنچتا ہے، تاہم اس کی منطق یا استدلال میں کہیں کوئی خامی تھی۔

جبکہ جدیدیت کا یہ نظریہ ہے کہ ایسا رویّہ اس کے پیروؤں کو عقلی اندھا پن کی حالت اختیار کرنے پر مجبور کر رہا ہے۔مدرسیت ایک طاقت تھی جو دو مخالف تصورات کے درمیان مصالحت یا میل ملاپ کے لئے کوشاں تھی۔مزید برآں مدرسیت کا ایک حصہ جو عقلیت پر یقین رکھتا تھا (مجربیت) عملیت اور تجرباتی سائنس مستقبل کی پیش گوئیوں یا نشانیوں کا حامل تھا۔مدرسیت کی اصل دلیل ارسطو کے استدلال کے استخراجی طریقہ کو پھر رواج دینا اور بلاشک وشبہ دو فلسفیانہ رویوں میں مشابہت نے دلچسپی میں اضافہ کیا اور ارسطو کی دوبارہ دریافت شدہ تحریروں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے حقیقی مواد کا معائنہ، یہ سب مدرسیت کی اصل بحث تھی۔ ان واقعات کے تسلسل سے سترھویں (17) صدی کے سائنسی انقلاب اور بعد میں ہونے والا علم اور مضامین میں اضافے کا کھوج لگایا جا سکتا ہے۔ بے شک ایک دعویٰ یہ بھی کیا جا سکتا ہے کہ ہر دور میں انسانی علم کی ہر قسم انسان کی ان تمام کوششوں کا نتیجہ ہے جو پیدائشی کٹر مخالف چیزوں کو دوبارہ ملانے کے لئے کی گئیں۔

سائنسی انقلاب:

اگرچہ کوپرنیکس، کیپلر گیلیلیو اور دوسروں کے نیم تجرباتی اور ریاضیاتی کام کا پیش رو تھا۔ لیکن جدید سائنس کی ترقی میں سب سے اہم کام اسحاق نیوٹن نے کیا، جو 1687ء میں اس کی کتاب "Principia Mortematica" کی اشاعت سے عروج پر پہنچا۔ اس کتاب کا حقیقی انقلابی عنصر یہ تھا کہ نیوٹن نے یہ تصور پیش کیا اور تسلی بخش وضاحت بھی کی کہ یہ ساری کائنات روحانی ترتیب کے لحاظ سے مکمل طور پر خود مختار ہے۔ وہی قانون جو سیب کے زمین پر گرنے میں استعمال ہوا تھا اس نے چاند کے اپنے مدار میں گردش پر استعمال کیا۔ اس طرح فلکی اجسام جو ارسطو اور مدرسیوں نے اپنی بناوٹ اور عمل میں مختلف تصور کئے ناقص زمین سے، ان کو ایک مہیب ریاضیاتی تناسب میں حرکت کرتے ہوئے دکھایا گیا۔ اگر یہ سب صحیح تھا تو تمام فطری منظر نامہ زیر تفتیش آ سکتا تھا۔ اور یہی وجہ ہے کہ سائنس کے بہت سے تاریخ دان یہ سمجھتے ہیں کہ "Principia" کی اشاعت شاید تاریخ سائنس میں سب سے بڑا واقعہ ہے۔(1)

---

1. Dampier William Cecil, 1961 "A History of Science and its relation with Philosophy and Religion", 4th Edition, New York, Cambridge University Press. P-154

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاہم رسوم و رواج کا بندھن توڑنا آسان نہ تھا۔ یہ ایک طویل، بہت پیچیدہ اور باہم منسلک عمل تھا جس نے نیوٹن کے انقلاب کے زیر اثر Trivium اور Quadrivium کے مضامینی نظام کے انتشار کا مشاہدہ کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ اور اس کا ایک لازمی جزو آہستہ لیکن مستقل ثقافتی اور ٹیکنالوجی کی ترقی تھی۔ مثلاً قطب نما پرکار، گھڑیاں، حرکت نما اور دھماکہ خیز، موسیقی، مصوری، مجسمہ سازی کی نئی حالتوں، ٹیکنیک کی دریافت، کھوج کے بحری سفر، جس نے پورے کرہ ارض پر بڑھتی ہوئی مغربی سائنس اور تہذیب کو پھیلا دیا۔ یہ اور اس قسم کی دوسری تبدیلیوں نے تقویت دی اور معاشرتی اداروں کے موجودہ/ قائم شدہ ڈھانچے میں ردّو بدل میں معاون ثابت ہوئیں۔ بشمول اُن تبدیلیوں کے جو علم کی ترسیل کے لئے تراشی گئیں۔ ان میں سب سے اہم تبدیلی ایک نئے ادارے میں ''علمی/ادبی معاشرہ'' کا قیام تھا۔

ادبی معاشرے اور یونیورسٹیاں:

جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے، وسطی دور کی یونیورسٹیاں چرچ کے زیر اثر تھیں۔ دونوں اداروں کا مقصد لاطینی علم کا مطالعہ تھا جو کہ چرچ کے آباء کی تحریروں کے مطالعہ کا ذریعہ تھا، یعنی کہ علمِ الٰہی۔ Trivium اور Quadrivium کے مضامین سیکولر علم کے بارے میں زیادہ مواد پر مشتمل تھے۔ ان کو ابھی تک علم الٰہی سے کم درجے کا تصور کیا جاتا تھا۔ اور ان میں تجرباتی سائنس کے بارے میں کوئی مواد نہیں تھا۔ عربوں کے علم و فضل کا ظہور اور مدرسیت کے عروج نے یونیورسٹیوں میں تبدیلی کی ابتداء کو متعارف کرایا۔ یہی وجہ تھی کہ نیوٹن کی سائنس کو نئی سائنس اور نیا فلسفہ دیا گیا۔ جس نے ایک ادارے کو جنم دیا۔ علمی معاشرہ جو کہ نئی سائنس میں مضمر تجرباتی طریقہ کے لئے زیادہ فیاض یا موزوں یا کارآمد تھا۔ (1)

1. (Kiger Joseph C. 1963, "American Learned Societies" Washington, D.C., Public Affairs Press.)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انیسویں (19) صدی میں اُن کے زیرِ اثر جو ادبی و علمی معاشروں سے منسلک تھے یا خودمختار اور غیر معمولی خیالات رکھنے والے افراد سے، یورپ اور امریکہ میں یونیورسٹیوں کے مضامینی ڈھانچے میں نمایاں تبدیلیاں رونما ہوئیں، اگرچہ Trivium اور Quadrivium کے عناصر ابھی بھی تراشے جاسکتے ہیں۔ مضامین کی تنظیم کی مقبول عام قسم نے تیزی سے بڑھتے ہوئے سائنسی انقلاب اور وسطی فکر کا مرکب پیش کیا۔ اس مرکب/آمیزہ کی بنیاد اس عقیدہ پر تھی کہ حقیقت ایک مرتب اور قابلِ فہم ڈھانچہ ہے۔ حقائق کو طبعی حواس کی مدد سے سمجھا جاتا تھا۔ اور حقائق کے مابین تعلق عقلی دلیلوں سے قائم کیا جاتا تھا۔ ان دانشوروں کے مطابق جیسے ولیم پالے اور چارلس لائل، جب یہ حقائق، چاہے وہ فطرت کے ہوں یا انسانی زندگی کے، ان کو ایک پختہ ذہنیت کے ذریعے سمجھا جاسکتا تھا۔ یہ حقائق پروردگار اور اس کی پروردگاری کے بارے میں واضح ثبوت مہیا کرتے تھے۔ انہی حقائق نے فطری/حقیقی اور الہامی مذہب کے درمیان فرق کے لئے بنیاد قائم کی اور عیسائیت کے لاتعداد شہادتوں کے کورس کی وضاحت کی۔ اور یہ کورس آخری اٹھارویں (18) صدی اور ابتدائی انیسویں (19) صدی کے کالج کے نصاب میں شامل تھے۔ یہ کورسز فطرت اور تجربہ کے مختلف پہلوؤں کی تفصیل یا شمار پر مشتمل تھے، جن کو تخلیق میں ایک مقدس مقصدیت کی شہادتوں کے طور پر دیکھا اور سمجھا گیا۔

اس ہیئت کے ساتھ علم کو ایک مرتب نمونہ میں منظّم کیا گیا جو کہ فطرت سے ہم آہنگ تھا۔ بے جان مواد سے شروع کرتے ہوئے، کوئی بھی زندگی کی حالتوں کے مطالعے کی طرف آگے بڑھ سکتا ہے۔ زندگی کی حالتیں، انسان کی اپنے، معاشرے کی، اور آخرکار انسان اور معاشرے کا خدا کے ساتھ تعلق کا مطالعہ، اس کے ساتھ ساتھ اس وقت کی یونیورسٹیوں اور کالجوں میں بھی علم کو تعلم کے تین وسیع areas میں تقسیم کیا۔ فطری، انسانی اور اخلاقی سائنس یا فلسفہ (سائنس اور فلسفہ ادل بدل میں استعمال ہوسکتے ہیں) فطری فلسفہ میں طبعی اور حیاتیاتی سائنس بھی شامل تھی۔ عقلی فلسفہ ان عنوانات کو ڈیل کرتا (نپٹاتا) تھا جن کو آج کے دور کی معاشرتی سائنس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں تغیر پذیر ہوتا تھا۔ جیسے سیاسیات، اخلاقی فلسفہ کو اب اخلاقیات کہا جائے گا۔ اور ان areas میں اخلاقیات کے اطلاق کو ہم اب سماجی سائنس یا سماجی مطالعہ کہتے ہیں۔

یہ علم کے تین وسیع دائرے، کلاسیکی زبانوں کے ساتھ (ان علوم کو حاصل کرنے کا ایک ذریعہ) اور غیر ملکی زبانوں اور ریاضی کی معمولی لیاقت نے انیسویں صدی کی آخری چند دہائیوں میں نمایاں مضامین کو مرتب کیا۔ اس دور میں پورے ڈھانچے کو مکمل اور جلدی سے تبدیل کیا گیا تاکہ بیسویں صدی کے عمدگی سے اکٹھے یا منسلک کئے ہوئے اور اعلیٰ پیمانے پر محدود کئے ہوئے سائنسی اور انسانی مضامین کے پریشان کن تنوع کا مقابلہ کیا جا سکے۔

مضامین کا دھماکہ:

یوں معلوم ہوتا ہے کہ انیسویں صدی کے آخیر اور بیسویں (20) صدی کے مضامین کا دھماکہ اس سائنسی انقلاب کا نتیجہ تھا جو سترہویں (17) ویں صدی میں شروع ہوا تھا۔ واقعات کا تسلسل جن کو یہاں مجتمع کیا گیا ہے، کچھ اس طرح سے رُونما ہوئے۔ نئی سائنس کے پیشہ وروں نے اس نظریہ پر کام شروع کر دیا کہ سائنسی طریقہ جس نے علم فلکیات میں اپنے چونکا دینے والے نتائج مہیا کئے اس کو فطری منظر نامہ میں کہیں بھی استعمال کیا جا سکتا تھا۔ آہستہ لیکن یقینی طور پر ان کے ابتدائی اور بظاہر پوشیدہ تخفیف اور تجربات نے ٹھوس نتائج مہیا کرنے شروع کر دیئے۔ بینجمن فرینکلن (Benjiman Franklin) نے ایک پتنگ کے ساتھ تجربہ کرتے ہوئے ایک چمکتی ہوئی روشن چھڑی ایجاد کی۔ جیمز واٹ (James Watt) ایک لڑکا ہوتے ہوئے بھاپ دینے والی کیتلی سے متحیر ہو گیا اور اس نے تخلیقیت اور بھاپ کے ممکنہ استعمال کے بارے میں علم حاصل کرنے کے لئے طبیعات کا مطالعہ کیا۔ 1800ء میں اس کا ایٹمی انجن وہ توانائی مہیا کر رہا تھا جس نے دنیا کو تبدیل کر کے رکھ دیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1900ء میں یہ اور اس طرح کی دوسری تیکنیکی ایجادات واختراعات نے ان رہائشی سہولیات کو تخلیق کیا جو اُن سے کئی درجے بہتر تھیں، جن سے انسان پہلے واقف تھا۔ بہت سے لوگ اپنے آباء واجداد اور اپنے پچھلے حکمرانوں کی نسبت زیادہ اچھی زندگی گزار سکتے تھے۔ حرارت، روشنی، اور بہت سے گھروں میں چالو پانی ماضی کے محلات اور جاگیرداروں کی دیہاتی رہائش گاہوں کو کہیں درجے اعلیٰ بنا دیا۔(1)

فطری طور پر انسانیت کا ہجوم، اس کے ساتھ ساتھ سائنسدان اور تیکنیک کاران کامیابیوں سے متاثر تھے۔ اگرچہ نئے صنعتی مزدوروں کا طرزِ زندگی اور معیار جنہوں نے وہ مشین بنائیں اور استعمال کیں، جدید معیار کے مقابلے میں ناقابلِ برداشت ہے۔ کچھ سرکردہ اعلیٰ کے مطابق یہ مزدور اپنے دیہاتی بھائیوں کے نزدیک زیادہ بہتر تھے جو ان سے پیچھے رہ گئے تھے۔ جب اُنہوں نے شہروں اور قصبوں کا رُخ کیا۔(2)

انیسویں(19) صدی کے وسط میں تیکنیکی ایجادات اور تبدیلیوں نے بہت سے لوگوں کے لئے بھاری جسمانی کام کی کمی کو ممکن بنا دیا۔ اس کے علاوہ حیاتیات اور ادویات میں ترقی، طویل زندگی اور اونچی شرح پیدائش بھی ممکن بنا دی۔ جس سے موجودہ دور میں انسانی آبادی میں شاندار اضافہ ہونا شروع ہوا۔ آخرکار ان تبدیلیوں نے بڑے اور زیادہ بڑے شہروں میں زیادہ سے زیادہ لوگوں کی رہائش بھی آسان اور ممکن الحصول بنا دی۔ مشکلات جو کبھی ناقابلِ عبور دکھائی دیتی تھیں، خوراک کی سپلائی، مواصلات، صحت جیسے مسئلے حل ہو گئے۔ اور انیسویں(19) اور بیسویں(20) صدی میں بڑے شہروں میں بڑھوتری نے تاریخ کے تمام ریکارڈ توڑ دیئے۔ نیویارک، لندن، ٹوکیو جن میں پانچ سے دس ملین افراد کا اندازہ لگایا گیا تھا، قدیم شہر روم سے بھی کئی گنا زیادہ آگے بڑھ گیا۔ اپنی ایک ملین آبادی کے تخمینے کے ساتھ ان بڑے شہروں کو کام جاری رکھنے کے لئے اور آگے بڑھنے کے لئے مخصوص مضامین میں ماہر اور تربیت یافتہ افراد بہت زیادہ تعداد میں درکار تھے۔

1. Brigs Asa, 1970, Victorian Cities, New York.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2. Harper and Snow C.P., 1959, The two cultures and the scientific Revolution, New York, Cambridge University Press.)

شہری بیماریوں کے بڑھتے ہوئے مختلف پہلوؤں کو کنٹرول کرنے کے لئے، مثال کے طور پر، صحت کے مضامین کی بڑھتی ہوئی مقدار کے پیش نظر تربیت یافتہ سرکاری عہدیداران کی ضرورت تھی۔شہری مالیاتی ڈھانچہ کے نظم ونسق کے لئے معاشیات کے مختلف پہلوؤں میں ماہرین درکار تھے۔

جملہ معترضہ کے طور پر وسطی تہذیب جو کہ بنیادی طور پر دیہی تھی، جن میں بہت کم تعداد میں مضامین تھے، کلاسیکی تہذیب (ابتدائی شہری تہذیب) میں اُس سے زیادہ اور جدید شہری تہذیب میں اس سے بھی زیادہ مضامین تھے۔

جدید شہروں میں زیادہ سے زیادہ لوگوں کو کسی بھی ایسی چیز سے معنی خیز تعلق یا ربط سے روک دیا گیا جو انسان کے بنے ہوئے اور مفید ماحول سے بڑھ کر ہو۔ دانشوروں کے کام جیسے ڈارون، مارکس اور فرائیڈ نے حاضر و ناظر خدا کے وسیع علاقے کو سمیٹنے کا فریضہ سرانجام دیا۔ دانشوروں اور شہری آبادی دونوں نے اس عقیدے کو پھیلا دیا جس کو ہم انسان یا مادہ کی پرستش کہتے ہیں۔

انیسویں (19) اور بیسویں (20) صدی میں یہ تصور مقبول عام ہو گیا کہ انسان غیر مادی کرّہ میں بھی کام کر سکتا ہے جو کہ وہ کچھ ہی عرصہ پہلے مادہ (Metal) میں کر چکا تھا۔ اس طرح سائنسی رویہ کو اُن دائرہ کاروں میں بھی استعمال کیا جا سکتا تھا جو انسان اور انسانوں کے تعلقات سے منسلک تھے۔

وہ حصے، علاقے جن کو کچھ ہی عرصہ قبل قابل حل تصور کیا گیا تھا، اگر انسانی اور سماجی مسائل کو جدا کیا جاتا اور ان کے ساتھ وہی حقائق اکٹھے کرنے والا اور تجزیاتی طریقہ استعمال کیا جاتا جو کہ فطری یا طبعی سائنس میں استعمال کیا گیا، تب فارمولے اور ان کے حل کے قوانین جلد واقع ہوتے۔ یہ نئے مضامین کے ظاہر ہونے کی بنیادی وجوہات معلوم ہوتی ہیں، جس کو اب ہم معاشرتی سائنس کہتے ہیں، جیسے سوشیالوجی، سیاسیات اور سائنسی کی تاریخ۔ ان تبدیلیوں کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ مضبوط بندھن اور ان کو معاونت، تعلیم کے جدید اداروں کی مضمونی اور ساختی حالتوں میں تبدیلی کا نتیجہ تھی۔

معاشرتی تبدیلیوں میں ان اداروں کے کردار کے بارے میں بہت کم معلوم ہوسکا ہے۔ یا ان کی اپنی تبدیلیٔ حالت کے لئے بنیادی تبدیلی میں کردار نامعلوم ہے۔ شہریت کے عمل میں یونیورسٹی اور کالجوں کے کردار کے بارے میں کبھی بھی منظم کھوج نہیں لگائی گئی۔ یہ معلوم کیا گیا کہ 1880ء میں امریکہ کے کالج اور یونیورسٹیوں میں تاریخ کے مضمون میں 11 پروفیسرز تھے۔ اسی طرح انگلش، آرٹس اور موسیقی کے پروفیسر بھی کم تعداد میں تھے۔ آج ان کی تعداد ہزاروں میں ہے۔ اسی طرح کی ترقی کیمسٹری، جانوروں یا پودوں کے باقیات کا مطالعہ (جو کافی عرصہ تک زمین میں دبے رہنے کے بعد پتھر میں تبدیل ہوجاتے ہیں) Parasitology، سیاسیات اور عمرانیات۔ ان میں 50 یا 60 کے قریب اشد ضروری مضامین کے نام ہیں۔ یہ معلوم ہوا ہے کہ کالج اور یونیورسٹی کی تدریس کے لئے Sine quanon اب پی. ایچ. ڈی کی ڈگری بن چکا ہے۔ اور یہ ڈگری جرمن یونیورسٹی کی درآمد شدہ تھی۔ جہاں عمیق خصوصی مہارت پیدا کی گئی۔ ایک Ph.D پروفیسر سے یہ توقع کی جاتی تھی کہ وہ ایک محدود دائرہ علم کے بارے میں ہر چیز جانتا ہوگا۔ جتنا زیادہ محدود اتنا زیادہ بہتر۔ اس وقت کے تنقید نگار اور بعد میں آنے والوں نے اسے نیم ظرافت آمیزی سے اسے تبدیل change کردیا۔ پی. ایچ. ڈی کی ڈگری کا حامل فرد کم سے کم چیز کے بارے میں زیادہ سے زیادہ جانتا تھا۔ مختلف مضامین میں Ph.D کرنے والوں کی بڑھتی تعداد یا اضافہ یک مضمونی علمی وادبی معاشروں کی بیک وقت تخلیق کا باعث بنا۔

کوئی بھی بآسانی یہ نتیجہ اخذ کرسکتا ہے کہ اس اضافے اور امریکی کالج اور یونیورسٹیوں کے شعبہ جاتی تنظیمی ڈھانچے کی پیہم و مسلسل تخلیق میں کوئی تعلق تھا۔ وہ دلائل، نظریات اور خیالات جو ایسی ڈرامائی تبدیلیوں کے ذمہ داران کی طرف سے بڑھائے گئے ان کی ابھی تک تحریری شہادت پیش نہیں کی گئی۔ کسی بھی ءوے میں طبعی سائنس کا مضامینی نام، سماجی سائنس اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انسانیت، مکمل تخلیق شدہ تھے۔ اور جنگ عظیم اوّل میں مصروفِ عمل ہے اور ابھی بھی قائم ہے۔ اگرچہ اس پر ابھی بھی تنقید کی جاتی ہے۔

رجحانات:

1930ء تک، قائم شدہ تعلیمی اداروں کے اندر اور باہر نسبتاً کم سوالات کیے گئے۔ مضامینی، شعبہ جاتی، پی۔ ایچ۔ ڈی مرکز ساخت کے بارے میں بھی کم سوالات ہوئے۔ ایک نمایاں اعتراض اس وقت کے Jose ortega Y.Gasset نے 1932ء میں کتاب The Revolt of Masses، میں کیا تھا۔ بارھویں باب ''اسپشلائزیشن کی بربریت'' میں اورٹیگا (Ortega) نے دانشورانہ سائنسی طریقے کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا، جو کہ نئے مضمونی نظام کی پیداوار تھی۔ اس نے یہ بھی کہا کہ تاریخ میں پہلی بار ایسے لوگ بھی تھے جو نہ صرف سوچتے تھے بلکہ عمل بھی کرتے تھے۔ اس عقیدے پر کہ وہ اس وقت تعلیم یافتہ ہوئے جب وہ حقیقتاً جاہل اور وحشی تھے۔ اور علم کے چھوٹے سے سیکٹر کے بہت بڑے ماہر تھے۔ اورٹیگا (Ortega) کے پرگسی تصورات موجودہ تہذیب کے مستقبل کے بارے میں اُس کے اس عقیدے پر قائم تھے کہ یہ نایاب قسم کا انسان انسانی واقعات کی سمت یا رُخ میں ایک پُراثر کردار ادا کر رہا تھا۔

ایک اور کتاب 1968ء The Dehumanization of art میں ایک اسپینی فلسفی نے آرٹ کی مختلف اقسام میں تبدیلیاں تلاش کیں جو اس کے خیال میں کوئی عام انسان نہیں بلکہ آرٹسٹ ہی دیکھ سکتا تھا۔ اورٹیگا نے اعتراض کیا کہ یہ نافہمی آرٹسٹ کے اس کلچر سے نفرت کا نتیجہ ہے جو سائنسی انقلاب کے بعد پیدا ہوا۔ اورٹیگا کی یہ تنقید دوسروں سے ملتی جلتی ہے۔ علمی و ادبی معاشروں نے دو یا اس سے زیادہ مضامین کو منظم کرنے کے لئے اپنی کوششیں کیں۔ ایک مثال دیکھئے: Econo-metric معاشرہ 1931ء میں منظم ہوا۔ کیونکہ معاشیات دانوں، ریاضی دانوں اور شماریات والوں نے یہ محسوس کیا کہ قائم شدہ مضمونی و ادبی معاشروں اور روزناموں اور یونیورسٹی ڈیپارٹمنٹ جو ان مضامین کی نمائندگی کرتے ہیں، نے ان کو مختلف حصوں میں بانٹ دیا تھا۔ ان کو ایک مضمون بنا دینا چاہیے۔ کونسلز اور اداروں کی ایک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعداد جیسے Social Science Research Council، 1924ء میں قائم ہوئی۔ اور American Institute of Physic، 1931ء میں قائم ہوا، نے ان کے آغاز و ابتداء کا کھوج لگایا تا کہ ان مضامین کو دوبارہ اکٹھا کیا جاسکے۔

1955ء میں ایک میگزین Daedalus امریکی اکیڈمی آف آرٹس اور سائنس نے شروع کیا۔ کیونکہ اس کے ارکان کا یہ عقیدہ تھا کہ ایک نیا چیلنج، نئی ضرورت اس میگزین کے لئے پہلے سے موجود ہے۔ جدید علم کی Specialization اور حصہ بخری کی وجہ سے۔(1)

C.P.Snow نے اپنی مشہور کتاب

The two Cultures and the Scientific revolution (1959)

میں دلیل دی ہے کہ مغربی معاشرہ بہت سارے ٹکڑوں میں اس طرح بٹ گیا ہے کہ مختلف مضامین کے تعلیم یافتہ افراد کا بہت کم معنی خیز میل جول یا تعلق رہ گیا تھا۔ اسنو نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ معاشرہ ایک نئے دور میں داخل ہونے والا ہے جس میں طبعی سائنس دان، معاشرتی سائنس دان اور انسانی فطرت کا مطالعہ کرنے والا چاہے ان کے مضامین کی کوئی Choice نہ ہو، لیکن انہیں اس منتشر تہذیب کو جوڑنا اور اکٹھا کرنا ہے، جیسا کہ ہم جانتے ہیں۔

کالج اور یونیورسٹیوں میں بھی ہلچل تھی۔ وسیع شعبوں میں Ph.D کی ڈگری کے ایوارڈز جیسے لبرل آرٹس یا امریکی تہذیب کی تاریخ بڑی ہوشیاری سے متعارف کرائی گئی۔ 1950ء اور 1960ء کے عشرے میں نمایاں یونیورسٹیاں مزید آگے بڑھ چکی تھیں۔ مثلاً Massachusetts Institute of Technology نے صرف انتظامی مقصد کے لئے شعبے برقرار رکھے۔ ایک عمارت اس کی تدریس و تحقیق کے لئے تقریباً پانچ مضمونی گروپس کے لئے قائم رکھی گئی۔ اس کے فرض منصبی اور تنظیم کو بیان کرتے ہوئے Rocke Feller ادارہ، اب راک فیلر یونیورسٹی، جس کا اس ادارہ کے بارے میں یہ تصور ہے کہ یہ شعبہ جات کی نسبت افراد کے لئے قائم کی گئی ہے۔(2)

1. (American Academy of Arts and Science, 1959, P-4)
2. (Rockefeller Institute, 1960-1961, Bulletin5 No.2, Entire issue)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جبکہ فلسفیانہ اور فنکارانہ دلائل اور اداراتی تبدیلیاں نمایاں ہیں۔ یوں لگتا ہے جیسے بڑے شہروں میں لوگوں کے طرزِ حیات میں مقداری اور اوصافی تبدیلیاں موجودہ مضمونی نظام کے معائنہ و جانچ پڑتال کے لئے نمایاں و بڑا محرک ثابت ہوگا۔ طبعی سائنس دان، معاشرتی سائنس دان اور انسانی فطرت کا مطالعہ کرنے والے انسان کا پورے ماحول اور دوسری اشیاء و اجسام کے ساتھ تعلق کے بارے میں ان کی تشویش بڑھتی جا رہی ہے۔ اور اس تشویش سے جانداروں کا ماحول کے ساتھ تعلق کے مضمون میں دلچسپی بڑھ گئی ہے۔

کوئی بھی عام آدمی دیکھ سکتا ہے، چکھ سکتا ہے، محسوس کر سکتا ہے اور سونگھ سکتا ہے۔ ماحول میں موجود آلودہ مواد سے وہ یہ محسوس کرتا ہے کہ کچھ غلط ہوا ہے۔ اور اس مضمون کے ماہر اس کا حل تلاش کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ بے شک یہ اس کے شک وشبہ کا آغاز ہے کہ وہی ماہرین جنہوں نے کچھ ہی عرصہ قبل بہتر طرزِ حیات تخلیق کیا تھا، کسی جادوگر کے نوآموز شاگرد کی مانند ان چیزوں پر قابو پانے میں ناکام رہے ہیں، جہاں اُنہوں نے اپنا پورا زور لگایا تھا۔ موٹر کاروں کی زیادہ سے زیادہ ہارس پاور کے ساتھ پیداوار قابلِ اطمینان ہے، حتیٰ کہ لاس اینجلس میں دن رات کی مانند لگنا شروع کر دے۔

جہاں تک ان کی جسمانی صحت اور خوشحالی کا تعلق ہے انسانوں نے یہ محسوس کیا ہے کہ سائنس دانوں کی خاص مضامین میں ایجادات نے انسان کو دو دھاری تلوار کے ساتھ بروقت مدد کے لئے تیار کیا ہے۔ اُنہوں نے یہ بھی محسوس کیا ہے کہ انہی سائنس دانوں نے ان کی Contribution کے ممکنہ نقصان دہ اثرات کی تفتیش کرنے، حتیٰ کہ ماننے سے انکار کر دیا تھا۔

1962ء میں راشیل کارسن کی کتاب "Silent Spring" نے لوگوں کی توجہ DDT کے بلاتفریق استعمال سے انسانوں اور جانوروں کے لئے خطرات کی طرف مبذول کرائی۔ کیمیکل پر پابندی لگانے کے لئے مخالفت کو ختم کرنے میں تقریباً ایک دہائی کا عرصہ لگا۔ انسان کی بنائی ہوئی کیڑے مار ادویات، کیمیائی کھاد اور پیک شدہ کھانے کی اشیاء میں اضافی مواد کا بے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحاشا استعمال بڑھ گیا ہے اور اس کے ممکنہ اثرات پر کوئی توجہ نہیں دی جاتی بہ نسبت جلد اثرات کے۔ اب دیر سے ہی سہی۔ اس بات کا نوٹس لیا گیا ہے کہ یہ کیمیکل انسانوں پر خصوصاً اور ماحول پر کچھ مضر رساں اثرات پیدا کر رہے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ مفکر اب یہ سمجھتے ہیں کہ مخصوص مضمونی نظام جس نے تقریباً ایک صدی تک ترقی کی، اب اس مرحلے میں پہنچ گیا ہے کہ اس کو دوبارہ اصلی حالت میں لانا اور ایک نئی آمیزش کی ضرورت ہے۔ وہ یہ دلیل دیتے ہیں کہ ایسے افراد کی ضرورت ہے جو پہلے سے موجود مخصوص مضامین کا احاطہ کر سکیں۔ جائزے اور یقین دہانی کے لئے نہ صرف یہ کہ کسی بھی چیز کو کس طرح مکمل کیا جا سکتا ہے بلکہ اس کے ممکنہ نتائج و اثرات کیا ہوں گے اور شاید یہ سب سے بڑھ کر اہم ہے کہ اس کو ہر صورت میں ہونا چاہئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب دوم

ڈسپلن

Discipline

Discipline انگریزی زبان کا لفظ ہے جو کہ لاطینی زبان کے لفظ Disciple سے ماخوذ ہے۔ اس کے لغوی معنی شاگرد کے ہیں۔ آکسفورڈ ریفرنسز ڈکشنری میں ''ڈسپلن'' کی تعریف کچھ یوں بیان کی گئی ہے:

The oxford references Dictionary:

(1) Training or a way of life aimed at self control and obedience.
(2) Ordered maintained or observed among pupils.
(3) A branch of instruction or Learning.
(4) Authoritative control and direction.
(5) Training in obedience and order.

''نیو سٹینڈرڈ ڈکشنری'' میں ڈسپلن کی کچھ یوں تعریف کی گئی ہے:

New standard Dictionary:

(1) A course of exercise and practice in order to bring and keep. ____ central
(2) Punishment for the sake of training.
(3) A system of rules or methods of practice.

Mental Discipline:

Unity of different issues, problems is known as discipline.

Insight problem (Insight بذات خود مسائل کا حاصل نہیں ہے)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

Sources of knowledge

Senses, Intution, Insight, Revealation

Insight علم و تجربات سے سابقہ معلومات کے ذریعے حاصل ہوتی ہے۔

حواس خمسہ (insight) کو (Improve) کرتے ہیں اس کے ذریعے ہی

ہم پرانے تجربات کو نئے تجربات میں پیش کر سکتے ہیں۔

Disciple اس کو کہتے ہیں جس کے (data) کے اپنے method ہوتے ہیں اس کی اپنی (collection boundries) ہوتی ہیں جس کے اپنے (sources of knowledge) ہوتے ہیں۔

Defination:

☆ Body of knowledge with its own rules.
☆ Discipline in activity guided by submission to rules.

Discipline of knowledge:

Knowledge is level of thinking process.
(i) body of knowledge
(ii) content
(iii) system of evaluation
(iv) source of knowledge.

ان سب کو اگر اکٹھا کیا جائے تو Discipline of knowledge جنم لیتا ہے۔ ہر سبجیکٹ کے اپنے meaning اور terminology ہوتی ہے۔ ہر ڈسپلن کے اندر اپنا Depth of analysis ہوتا ہے اور (analysis system) ہوتا ہے۔ اور یہی Discipline کو بڑھانے میں مدد کرتا ہے۔

مثال کے طور پر ہم اس میں تین (subjects) کو لیتے ہیں

History, Philosophy, Physics

پہلے دو میں arguments اور logic شامل ہیں اور physics میں Scientific method استعمال ہوتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

Content:

یہ(curriculum)میں آتا ہے۔اور یہ استاد اور شاگرد کے درمیان توجہ پیدا کرتا ہے۔
It provide structural tested knowledge.
یعنی ایسا (knowledge) جو کہ آزمودہ ہو اور اس میں کسی قسم کا (doubt) نہ ہو تو یہ (Tested) کہلاتا ہے اور یہ(content) بھی مہیا کرتا ہے۔

Dilemma of Education:

ماہرین تعلیم نے(Education as Discipline) پر سب سے زیادہ گفتگو Dilemma of Discipline پر کی اور اس میں دو(issues) پر زیادہ بات کی ہے۔

Shortage of time to receive primary secondary education.

(i) Primary Education — پرائمری تعلیم

(ii) Secondary Education — ثانوی تعلیم

Problem of Structure of the Discipline

تعلیمی ڈھانچے کا مسئلہ

اس میں تین قسم کے Problems ہیں:

(i) Problems of organization of the discipline.

(ii) Problems of the substantive conceptual structure used by each discipline.

(iii) Problems of the syntax of each discipline.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈسپلن کی اہمیت Importance of Discipline

مندرجہ ذیل نکات کی روشنی میں وضاحت کے ساتھ ڈسپلن کی اہمیت کو اُجاگر کیا جا سکتا ہے:

۱۔ مقاصد کی تشکیل
۲۔ تشکیل و کردار
۳۔ باہمی اشتراک و تعاون
۴۔ قیادت
۵۔ نفسیاتی تقاضوں کی تشکیل
۶۔ تعلیم، استاد اور شاگرد
۷۔ عمومی لوگ
۸۔ انتظامی اُمور
۹۔ پالیسی سازی
۱۰۔ ثقافت اور تعلیم
۱۱۔ مذہبی تعلیم
۱۲۔ سیاست اور تعلیم
۱۳۔ معاشی حالات
۱۴۔ ماحولیات
۱۵۔ ذہنی تربیت
۱۶۔ کردار و اخلاق
۱۷۔ خود شناسی
۱۸۔ عرفان الٰہی
۱۹۔ کائنات کا علم
۲۰۔ زندگی کا حسن اور رعنائی

۱۔ مقاصد کی تشکیل:

فرد کی شخصیت کی ہمہ پہلو نشوونما کا اعلیٰ ترین حلقہ ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے تعلیمی ماحول میں ڈسپلن کا ماحول ہونا بہت ضروری ہے۔ (Discipline) کا صحت مندانہ ماحول فرد کی شخصیت میں تنظیم و اطاعت اور ضبط نفسی جیسی اعلیٰ کرداری صفات پیدا کرتے ہیں اور اس کو قوم کا مطلوبہ فرد بناتے ہیں۔

۲۔ تشکیل و کردار:

Discipline کے ذریعے ہی طلبہ کے کردار و شخصیت کو مطلوبہ مقاصد میں ڈھالا جاتا ہے۔ اس سے فرد کے کردار کی تشکیل و تعمیر ہوتی ہے جو کہ نظم و ضبط کے عمل کے بغیر ممکن نہیں ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ باہمی اشتراک وتعاون:

Discipline کی اہمیت اس لئے بھی ہے کیونکہ اس سے مراد طلبہ اور افراد میں باہمی اشتراک وتعاون اور اخوت ومحبت کو فروغ ملتا ہے۔

۴۔ قیادت:

فرد میں قائدانہ صلاحیتیں (Discipline) ہی کے ذریعے آتی ہیں۔

۵۔ نفسیاتی تقاضوں کی تشکیل:

Discipline کی بدولت تعلیمی ادارے کے خوشگوار ماحول میں طلبہ کے نفسیاتی تقاضوں کی تکمیل ہوتی ہے۔ درس وتدریس کے اصولوں میں بھی مدد ملتی ہے۔ اور اس سے ان کے نفسیاتی تقاضوں کی تشکیل میں مدد ملتی ہے۔

۶۔ تعلیم بطور اُستاد اور شاگرد: (Education and teachers and student)

استاد اور تعلیم کا آپس میں بہت گہرا تعلق ہے۔ استاد اور شاگرد کا آپس میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔ وہی subject صحیح معنوں میں ڈسپلن کہلانے کا مستحق ہے۔ جس میں ان تینوں میں آپس میں (relation) پایا جاتا ہو۔

معلم ...... متعلم ...... تعلیمی ماحول ...... تعلم = تعلیمی تجربہ

متعلم سے / معلم جنم لیتا ہے اس سے تعلم اور تعلیمی ماحول جنم لیتے ہیں اور ان دونوں کے باہمی اشتراک سے تعلیمی تجربات معرض وجود میں آتے ہیں۔

Education teaches to produce education work. behaviour attitude, ability, because education is investment

سب سے پہلے جب بھی انسان کو کوئی مسئلہ یا مشکل درپیش ہوتی ہے خیالات جنم لیتے ہیں۔ خیالات سب سے پہلے دماغ میں اور دماغ سے ذہن میں اور اس طرح آگے ضمیر میں اور ضمیر سے سوچ، سوچ سے خیالات جنم لیتے ہیں الفاظ opinion اور attitude جنم لیتے ہیں اور ان دونوں سے behaviour بنتا ہے اور یہ مثبت بھی ہوسکتا ہے اور منفی بھی ہوسکتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۔ عمومی تعلیم General Educaiton:

General Education سے مراد عام تعلیم ہے۔ یعنی کہ اگر معاشرے سوسائٹی اور گھر کے تمام افراد عام تعلیم سے واقف ہونگے تو گھر میں اور معاشرہ میں بہتر ماحول پیدا ہوگا امن ہوگا خوشحالی ہوگی اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ تعلیم اور عام لوگوں کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔

۸۔ انتظامی امور Administration:

اس سے مراد انتظامیہ ہے۔ اگر ایک فرد معاشرے کے حالات واقعات سے بخوبی واقف ہوگا تو وہ ملک کے حالات کو بہتر سے بہتر طریقے سے چلائے گا۔ تمام مسائل کو بڑی آسانی اور جلدی سے سمجھ لے گا اور بڑی جلدی حل کرنے کی کوشش کرے گا اگر ان پڑھ ہوگا تو کچھ بھی نہیں ہوگا۔

۹۔ پالیسی سازی Policy Making:

پالیسی ملک کی ثقافت، نشست و برخاست خیالات جنرل الفاظ، تمیز وغیرہ پر مشتمل ہوتی ہے۔ سب سے پہلے پالیسی ساز اس ملک کی رسم ورواج کو دیکھتے ہیں اگر نصاب اور ہو اور رسم ورواج اور ہوں تو ہم خود ہی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ کیسے لوگ پیدا ہونگے پاکستان میں سات سالہ پالیسی چل رہی ہے جس میں کوئی تبدیلی نہیں لائی گئی لوگوں کا مزاج کچھ اور ہے اور گورنمنٹ کا کچھ اور اس لئے کسی پالیسی پر عمل درآمد نہ ہوسکا۔ واحد یہ علم ہے جو لوگوں کا مزاج بناتا ہے۔ پھر پالیسی اور پھر نصاب۔ افریقہ اور ایشیا کے بہت سے ممالک پسماندہ ہیں بلکہ ناخواندہ ہیں بنگلہ دیش میں خواندگی کا تناسب 86% ہے۔ ہماری پالیسیاں صرف اس وجہ سے کامیاب نہ ہوسکیں۔ ہمارے ملک میں خواندگی کا تناسب 36% ہے۔ ایجوکیشن پالیسی سرے سے ناکام ہے۔ ہم عرب ممالک کی مثال لیں۔ ان کے پاس تیل وافر مقدار میں موجود ہے لیکن لوگ تعلیم یافتہ نہیں ہیں جس کی وجہ سے ان کے پاس اتنی اتھارٹی نہیں ہے کہ اسے فروخت کرسکیں۔ اگر ان ممالک میں تعلیم عام ہوتی تو یہ صورتحال نہ ہوتی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰۔ثقافت اور تعلیم:

اگر ہم ثقافت کو نکال دیں تو تعلیم صفر رہ جائے گی کسی ملک کی ثقافت اس کا پرزہ ہوتی ہے۔ جہاں تعلیم ہوگی وہاں سے منفی ثقافت کو نکالا جا سکتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ جن علاقوں میں منفی ثقافت ہوتی ہے یعنی سمگلنگ وغیرہ ہوتی ہے۔ ان کو دیکھ کر دوسرے لوگ بھی شروع ہوتے ہیں اس لئے ثقافت اور تعلیم کا آپس میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔

۱۱۔مذہبی تعلیم:

''اللہ کے نیک بندوں سے ہمیشہ عقل مند لوگ نصیحتیں پکڑتے ہیں''۔ جہاں مذہب ہوگا وہاں معاشرہ فلاح پائے گا۔ مذہب انسانوں کے حقوق کا درس دیتا ہے۔ باز پرس کرتا ہے۔ ایک طرف تو ہم مذہب سے تعلیم حاصل کرتے ہیں اور ان سب باتوں پر عمل کرتے ہیں جہاں علم ہوگا وہاں تعلیم ہوگی۔

۱۲۔سیاست اور تعلیم:

ملک میں تعلیم وہاں ہوگی جہاں سیاست ہوگی وہ معاشرے کی مضبوطی کے قائل ہونگے۔ سیاست دان ہونگے تو پالیسی بنے گی امن ہوگا تعلیم ہوگی۔

۱۳۔معاشی حالات:

پڑھے لکھے لوگ ہمیشہ معاشرے کو پروان چڑھاتے ہیں جس فیلڈ میں جتنے زیادہ پڑھے لکھے لوگ ہونگے وہاں معاشرہ اتنا ہی زیادہ ترقی کرے گا۔ ہم عرب ممالک کی مثال لیں ان کے پاس تیل وافر مقدار میں موجود ہے لیکن لوگ تعلیم یافتہ نہیں ہیں جس کی وجہ سے ان کے پاس اتنی اتھارٹی نہیں ہے کہ اسے فروخت کرسکیں۔ اگر ان ممالک میں تعلیم عام ہوتی تو یہ صورتحال نہ ہوتی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۴۔ ماحولیات:

بیماریاں بہت زیادہ ہیں حالانکہ سائنسی تحقیق بھی بہت زیادہ ہے۔ یہ تعلیم ہی ہمیں سکھاتی ہے کہ ماحول کو کیسے صاف ستھرا رکھنا ہے۔ اٹلی کی مثال لیں وہاں بہت آتش فشاں پہاڑ پھٹتے تھے انہوں نے اپنی تعلیم کی بدولت کنٹرول کر کے گیس پیدا کی ہے۔ گیس سے بجلی حالانکہ یہ ایک آفت تھی لہٰذا ہر قسم کے ماحول کو تعلیم کی بدولت کنٹرول کیا جا سکتا ہے۔

۱۵۔ ذہنی تربیت:

انسان ذہن کی بدولت ایک دوسرے کو پہچان سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو اور باقی ساری مخلوق کو ذہن کے ہی ذریعے پہچان سکتا ہے۔

۱۶۔ کردار و اخلاق:

تعلیم انسان کے اچھے اور برے اخلاق کی آئینہ دار ہوتی ہے۔ یہی انسان کو اچھا اور برا اخلاق سکھاتی ہے کہ وہ کیسے اور کس طرح لوگوں کے ساتھ (bahave) کرے۔ اور تعلیم کے ہی ذریعے انسان کے اچھے یا برے اخلاق کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

۱۷۔ خود شناسی:

تعلیم کے ہی ذریعے انسان اپنے آپ کو اور دوسروں کو پہچان سکتا ہے۔ تعلیم کے بغیر تو انسان اپنے آپ کو بھی نہیں پہچان سکتا۔

۱۸۔ عرفان الٰہی:

تعلیم کے ہی ذریعے انسان اللہ تعالیٰ کو پہچان سکتا ہے کہ مجھے اس کائنات میں کس مد کے لئے بھیجا گیا ہے۔

۱۹۔ کائنات کا علم:

کائنات کا علم بھی ایک تعلیم یافتہ شخص حاصل کر سکتا ہے۔ اس کو معلوم ہوتا ہے کہ کائنات کیا ہے۔ کائنات میں خدا کے کیا کرشمے ہیں۔..................؟

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۰۔ زندگی کا حسن اور رعنائی:

زندگی کا تمام تر حسن اور رعنائی بھی تعلیم کی بدولت حاصل ہوتی ہے۔اس کا اندازہ ایک تعلیم یافتہ گھریلو خاتون اور ایک ان پڑھ گھریلو خاتون کی زندگی سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

Scope of Discipline وسعتِ ڈسپلن

i. School administration.
ii. Education perspectives
iii. Educational psychology
iv. Philosophy of education
v. Educational evaluation, testing, assesement and measurement.
vi. Educational Research.
vii. Computer education.
viii. Islamic system of education.
ix. Management educational supervision.
x. Guidence and counselling etc.

ایجوکیشن کا مضمون اس لئے بھی ڈسپلن کہلانے کا مستحق ہے کیونکہ اس کی بہت ساری شاخیں ہیں وہ مضمون ڈسپلن کہلانے کا حق دار نہیں ہے۔جس کی مختصر شاخیں یا حدیں ہوں۔کوئی بھی مضمون چاہیے وہ دنیا میں کتنا ہی مشہور کیوں نہ ہو اس کی اتنی شاخیں اور سرحدیں نہیں ہیں جتنی کہ ایجوکیشن کی ہیں۔اس میں مختصر سکول کا انتظام، تناظرات تعلیم، تعلیمی نفسیات، تعلیمی فلسفہ اور تعلیمی جائزہ۔ پیمائش وغیرہ شامل ہیں اور اس میں تعلیمی تحقیق وغیرہ کمپیوٹر کی تعلیم اسلامی نظام تعلیم تعلیمی انتظامات اور رہنمائی اور کونسلنگ وغیرہ شامل ہیں۔اتنی مشہوری (Popularity) کسی بھی مضمون کی نہیں ہے جتنی کہ ایجوکیشن کی ہے یہ مضمون گویا بین الاقوامی شہرت کا حامل ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب سوم

تعلیمی ڈسپلن بطور مضمون

Educational Discipline as a Subject

☆ کیا Discipline پڑھنے کے قابل مضمون ہے؟

☆ کیا یہ واقعی کوئی مضمون بھی ہے؟

لارڈ سکلڈ یلسکائی اور ہنسارڈ. Lord Skildelsky, Hansard (1993) کہتے ہیں:

''تعلیم ایک ناپختہ/خام مضمون ہے اور سیاسیات، نظریات اور وسیع سماجی مقاصد کے ساتھ ربط کی وجہ سے جو کہ اس نظریہ کا ہمیشہ سے حصہ رہے ہیں کہ کس طرح پڑھایا جائے اور یہ مسئلہ یوں ہی درپیش رہے گا اور تعلیمی تھیوری بھی ہمیشہ متنازعہ رہے گی''۔ (1)

کانٹ Kant

''تعلیم کو بطور انسانی کردار کی نشو ونما کے لیتے ہیں کیونکہ kant اس کو ''انسان کا سب سے بڑا اور سب سے مشکل مسئلہ سمجھتا تھا''۔

تعلیم مختلف آراء اور وضاحت کا ایک پیچیدہ تصور ہے اس کو مختلف زاویوں سے پرکھا جاتا ہے۔ قدیم تصور میں تعلیم کی ضرورت کو سب سے پہلے بقاء کا ذریعہ سمجھا جاتا تھا۔ بچوں کو ایسی مہارتیں سکھائی جاتی تھیں جو زندہ رہنے کے لئے ضروری تھیں۔ بتدریج، اس کو مختلف مقاصد کے لئے استعمال کیا جانے لگا۔ تعلیم فرصت کے اوقات کا بہترین استعمال بن گئی اور ثقافتی و معاشرتی زندگی کی اصلاح کا ذریعہ بھی۔ بقاء کے محرکات، ثقافتی محرکات میں تبدیل ہو گئے اور اس تصور نے سماجی ترقی کے لئے ایک نیا رخ بدلا۔ اس طرح مہارتی تربیت نے رخ بدل کر فہم و فراست کو

1. Chris woodhead, Guardian/Institute of Education Debate(1998).

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انسانی تشویش میں بدل دیا گیا۔اس لئے تعلیم کا اعلیٰ ترین مقصد، عقلی اور تصوراتی فہم وفراست پر مرکوز ہو گیا۔ بعد میں یہ علم کی صورت میں ظاہر ہوا۔ اور اس کو ایک مضمون کا درجہ دینے کے لئے کوششیں شروع ہو گئیں۔اس واسطے تعلیم کی ایک جامع تعریف کی ضرورت بڑھ گئی۔

تعلیم کی مختلف زاویوں سے تعریف کی گئی ہے لیکن ان تعریفوں کا مسئلہ بھی اتنا ہی پیچیدہ ہے جتنا کہ اسکا تصور۔

(Isreal Scheffler) نے تعلیم کی تین طرح کی تعریفیں بیان کی ہیں۔

ا۔شرطیہ یا طے شدہ۔ ۲۔ بیانیہ ۳۔ پروگرامیہ۔

مقررہ تعریف سے مراد وہ تعریف ہے جو کہ مصنف دوسرے تصورات کو نکال کر لفظ تعلیم کا مطلب سمجھتا ہے۔ دوسری طرف، بیانیہ تعریف کا منشاء تعلیم کو اس کے تمام مطالب کے ساتھ اچھی طرح بیان کرنا اور اس کو مختلف سیاق وسباق میں مناسب طریقے سے استعمال کرنا شامل ہے۔ یہ عمومی خیال تعلیم کے مستعمل لوازمات کو اکٹھا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ پروگرامیہ تعریف ہمیں یہ بتاتی ہے کہ تعلیم کا مطلب ایک دیے گئے معاشرتی متن سے ہے۔ یہ تصور ممکن ہے اس کی کچھ اقدار کی وضاحت کر سکے۔ان تعریفاتی ابہام نے R.S Peters کو نتار کرنے پر مجبور کر دیا کہ تعلیم کا کوئی جامع مطلب بھی تلاش کیا جائے۔

Peters یہ دعویٰ کرتا ہے کہ تعلیم کی تعریف کرنا نہ تو آسان ہے اور نہ قابل خواہش۔ وہ یہ محسوس کرتا ہے کہ تعلیم تصورات وخیالات کا مجموعہ ہے جو کہ مشابہات کے پیچیدہ حال میں جکڑا ہوا ہے جو دوسرے تصورات کو قطع کرتا ہے جیسے تربیت تدریس، ہدایت اور پڑھائی وغیرہ۔ یہ قابل تبدیل تصورات ممکن ہیں تعلیمی ہوں لیکن یہ تعلیم نہیں ہیں۔ Peters کے مطابق، تعلیم کی تعریف ایک بہت مشکل امر ہے اور اس کے ساتھ کوئی جامع مطلب بھی منسلک نہیں کیا جا سکتا۔ چنانچہ وہ واحد جامع و مرکب تعریف کے لئے تعلیم کا تین نکاتی معیار پیش کرتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱) تعلیم کا مطلب کارآمد کی ترسیل ہے۔

(۲) اس میں علم وفہم ،مفہوم اور وقوفی پہلو بھی شامل ہونا چاہیے۔

(۳) متعلم کی تعلیمی مراحل کی رضا کارانہ چوائس۔

پہلے معیار سے بنیادی مسئلہ یہ پیدا ہو گیا ہے کہ ''کارآمد'' کا فیصلہ کون کرے گا۔ اگر ایک معاشرہ یا علماء کا گروہ کارآمد کا فیصلہ کرے وہ ان اشیاء کو اہمیت دیں گے جن کو وہ قابل قدر سمجھتے ہیں اس طرح صرف انہی تصورات، رواج، عقائد و اقدار کو ہی قابل قدر یا کارآمد سمجھا جائے گا جن کو وہ چاہیں گے۔ اس سے اصول تعلیم کی راہ ہموار ہوگی۔ اصول تعلیم میں فرد کی عقلیت کا احترام بہت کم پایا جاتا ہے جو کہ اخلاقاً ناقابل قبول ہے اور اسی لئے اس کو تعلیم کا درجہ نہیں دیا جا سکتا۔ بعض اوقات، حتی کہ اصول تعلیم (جو کہ فرد کی صلاحیتوں اس کے سوال کرنے کے حق اور متعلم کی آگاہی کی تردید کرتی ہے) میں کارآمد کی ترسیل ممکن ہے شامل ہو۔

علم کا دوسرا معیار، فہم وفراست اور وقوفی پہلو تعلیم کی بہتر تعریف کرتا ہے۔ اور ممکن ہے اس میں قدر اور لیاقت کی خوبیاں بھی شامل ہوں یہ دونوں تصورات جن کا تعلق کسوٹی سے تھا تعلیم کی اچھی تعریف کرنے میں ناکام ثابت ہوئے ہیں اور ان کو عملی جانچ کے اضافے کی ضرورت ہے۔

تیسرا معیار تعلیم کے لئے قطعی معیار مہیا کرتا ہے کیونکہ اس میں ترسیل کے طریقے شامل ہیں جہاں متعلم کے انتخاب کو تعلیمی مراحل میں محفوظ کیا جاتا ہے آگاہی، رضا کاریت اور عقلی پسند پر زور کو عقلی پیمانہ کہا جاتا ہے۔

عقلی پیمانہ:

ارسطو نے انسان کو عقلی حیوان قرار دیا۔ اس طرح اس نے انسان کو دوسری صنفوں سے ممتاز کر دیا کیونکہ انسان سوچنے کی اور شمار کرنے کی اور عقلی صلاحیت رکھتا ہے۔ عقلیت کے وصف سے انکار کرنا انسان کے بامقصد عمل کی منفرد صلاحیت کو ختم کرنا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ سوچ و بچار اور اچھی اور بری سوچ میں فرق کی صلاحیت کو ختم کرنا ہے۔ سب سے اہم باعقل انسان چونکہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باشعور مخلوق ہے اس لئے اس کو ایسا انسان ہونا چاہیے جو اچھے دلائل دینے کے تصور کا احترام کرتا ہو۔ عموماً تعلیم انسانی صلاحیتوں کی نشوونما کا اہتمام کرتی ہے لیکن اس کو عقلی بنیادوں پر استوار ہونا چاہیے۔ چنانچہ تعلیم کا بنیادی مقصد بچوں کی عقلی نشوونما کرنا ہے اور عقلیت صرف تنقیدی اور تفکر پسند سوچ و بچار سے پیدا ہوتی ہے۔ تعلیمی عمل کے لئے عقلی پیمانہ کو شایان شان اہمیت دیتے ہوئے، تعلیم کی اخلاقی جہتیں (قدریں) کیا ہونی چاہئیں۔ ہر معاشرہ خود کو کثیر الثقافتی خیال کرتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ کسی بھی معاشرہ میں ''قدر'' کے نظام کا تنوع برقرار رہ سکتا ہے۔

Globalism کے پھیلاؤ کے باوجود، ابھی بھی معاشرے دوسری ثقافتوں کے وجود کا نوٹس لیتے ہیں۔ اور ان ثقافتوں کے اثرات سے اپنے بچوں کو محفوظ رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس طرح اصول تعلیم کا عمل ابھر کر سامنے آتا ہے۔ اور متعلم کے دماغ میں عقائد کو راسخ کرنے کے لئے تدریس کو استعمال میں لایا جاتا ہے۔ اگر کسی تعلیم و تربیتی نظام کو نوخیز طلباء کے دماغ میں راسخ کیا جاسکتا ہے تو پھر وہ جڑیں نکالے گا، نشوونما پائے گا اور مابعد تعلم کے لئے منظم ڈھانچہ فراہم کرے گا۔

بطور ایک عمل، غیر عقلیت طلباء کو رٹے کے ذریعے سکھانے کی کوشش کرتی ہے۔ بغیر دلیل اور شہادتوں کے۔ اور ان کی آزادی فکر، تقریر اور عمل کو دبانے کی کوشش کرتی ہے۔ یہ تعلیم کو متاثر کرنے کے غیر اخلاقی ذرائع ہیں لیکن اس طرح کا غیر عقلی طریقہ تعلیم کے تصور کے بالکل برعکس ہے کیونکہ اس میں فرد کی عقلیت کے لئے خیال کی کمی ہے۔ اور اس طرح ناقابل قبول ہے۔ کسی بھی سرگرمی کے پیچھے جو ارادہ یا خیال کارفرما ہوتا ہے اس کو دیکھنا ضروری ہے۔ یہی مقصد سرگرمی کو عقلی یا غیر عقلی ثابت کرتا ہے۔

تعلیم یا اصول تعلیم۔

اگر اخلاقی قوانین کو اصول تعلیم کے مراحل کے ساتھ سکھایا جائے تو یہ عمل غیر اخلاقی ہے۔ اس الجھن کو کسی حد تک حل کیا جاسکتا ہے اگر استاد اپنا عالمانہ اختیار (نا کہ قانونی رمعاشرتی) استعمال کرے اقدار کی ترسیل کے لئے تعلیم اور اصول تعلیم میں واضح فرق کرنے کے بعد۔ تعلیم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عقل اور شہادت کو اپنے مقاصد حاصل کرنے کے لئے استعمال کرتی ہے اصول تعلیم ان دونوں کو چھوڑ دیتی ہے۔ اصول تعلیم ان طریقوں کو کام میں لاتی ہے جو کہ اخلاقاً قابل اعتراض ہیں اور قابل الزام بھی۔

اس کا مقصد اذہان کو قریب لانا، تفتیش کو رد کرنا اور اصولی authority کو ترقی دینا ہے دوسرے طرف تعلیم اسے تنقیدی، عقلی اور تفکر پسند بناتی ہے۔ اول الذکر غیر اخلاقی ہے جبکہ مؤخر الذکر ایک اخلاقی فہم ہے۔ اسی لئے عقلیت دونوں اخلاقی عمل اور تدریس کے لئے ایک لازمی شرط ہے لیکن اخلاقی تعلیم بچوں کے محض مخصوص حالات رشرائط کے تحت مخصوص انداز میں پیش آنے کا نام نہیں ہے۔ تعلیم میں اخلاقیات بہت بڑی اہمیت کے مسائل اٹھاتی ہے۔ دوسرے الفاظ میں کیا چھوٹے بچے اس قابل ہیں کہ اخلاقی اور سماجی رویوں کی عقلی تاویل کر سکیں۔ کیا کوئی بھی تعلیمی عمل میں اصول تعلیم کے تمام نشانات کو منسوخ کر سکتا ہے۔ کیا کوئی بھی متعلم کو دلائل کے ساتھ یہ کہہ سکتا ہے کہ چیزیں ایسی کیوں ہیں جب ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ ہیں؟

ایسے سوالات کے کوئی جواب نہیں ہیں عقلیت کو طلباء میں اچھے دلائل دینے کا تصور پیدا کر کے بڑھاوا دیا جا سکتا ہے۔ مربوط انداز میں سوچ کر اور دلائل کا تجزیہ کر کے، دوسروں کی آراء کو ان کی جذباتی اپیل کے بجائے عقلی حوالے سے بھی عقلیت کو ترقی دی جا سکتی ہے۔ اس طرح ایسے تدریسی طریقہ کار کو اپنانے کی ضرورت پیدا ہوتی ہے جو طلباء میں اپنے عقائد کو صحیح ثابت کرنے کے لئے حقیقت رشہادت کی تلاش کی خواہش بیدار کریں یہ طریقہ کار انہیں پر تفکر افراد بنادے گا جو قابل تصدیق بنیادوں پر سوچتے اور عمل کرتے ہیں۔ چنانچہ تنقیدی صلاحیت کی نشو ونما سب سے اہم اخلاقی فریضہ ہے کیونکہ یہ طلباء کو سوال کرنے پر ابھارتا ہے۔ بنیادی مقدمہ کے بارے میں سوالات جن پر تعلیمی تجربہ کی بنیاد ہے پورے معاملے کا نچوڑ ہونے کے ناطے، کوئی بھی فرد اچھی طرح یہ اندازہ لگا سکتا ہے کہ کتنی مشکل تعلیم کی ایک جامع تعریفات کے معیار کو pin point کیا جا سکتا ہے۔ تعلیم کی تصوراتی پیچیدگی بھی اس کی مضمونی بناوٹ میں نمایاں ہے۔ جبکہ اس کی مشقوں میں اور نظریاتی توضیحات میں بھی نمایاں ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب چہارم

ڈسپلن اور اُس کی خصوصیات

Characteristics of Disciplines

ایجوکیشن ناگزیر ہے۔

"Education has become inevitable and indispensable in recent times".

حالیہ قصوں میں ایجوکیشن ناگزیر ہے۔اس کا کوئی نعم البدل نہیں ہے۔اس کے بغیر نہ وہ ثقافت کو قبول کرسکتا ہےاور نہ ہی رہ سکتا ہے۔اور نہ انکار کرسکتا ہے۔ایجوکیشن سائنسی اور معاشی غرضیکہ ہر لحاظ سے متاثر کرتی ہے۔عمرانیات سے دور ہوتا ہے۔اس کے بغیر وہ اپنے حقوق وفرائض کا قائل بھی نہیں رہ سکتا۔

آبادی کا دباؤ

Life in the coming decade is likely to bring new tensions together with unprecented opportunities.

آبادی کا دباؤ اس قدر زیادہ ہے کہ ہوسکتا ہے بلکہ یقیناً ہر قسم کی سہولیات کے ساتھ انوکھی اور عجیب قسم کی پریشانیاں رونما ہوں جس کا انسان کو کوئی اندازہ نہیں ہے۔آبادی کے دباؤ کی وجہ سے ماحول خراب ہے۔جوں جوں وقت گزرتا جائے گا پریشانیاں بڑھتی جائیں گی اس کی مثال پہلے نہیں ملتی۔پریشانیاں ایسی ہونگی کہ انسان سوچے گا کہ ان کو کیسے حل کرے۔

ایجوکیشن ایک مسلسل عمل

Education in the total process developing human abilities and behaviour.

ایجوکیشن ایک مکمل اور مسلسل عمل ہے۔ایجوکیشن کے ہی ذریعے انسان تمام مسائل سے چھٹکارا حاصل کرسکتا ہے۔انسان کی عادات وغیرہ کو ہی بہتر سے بہتر طریقہ سے حل کرسکتی ہے۔ایجوکیشن کے سوا مسائل سے چھٹکارا حاصل کرنے کا کوئی چارہ کار نہیں ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایجوکیشن کے مقاصد:

ایجوکیشن کے دو بڑے مقاصد ہیں

(۱) میکرو مقاصد Macro Aim

یہ بڑے مقاصد ہیں جو پورے ملک کے بارے میں سوسائٹی کے بارے میں ہوں ایجوکیشن ہی صرف ان مسائل کو حل کر سکتی ہے جو مقاصد انسان کی ذاتی تشفی کریں ان کو (macro) کا نام دیتے ہیں مثلاً صنعت قومی سطح کے مائل خاندان سوسائٹی کے مسائل وغیرہ۔

i. Continuous Project for conslruction and reconstruction of Society.

ii. National Economic activities a growth. (industry, Transport agriculture, Communicatgion, Technology.

iii. Materialism & Spiritualism.

iv. awakening the pleasures & problems of life.

v. Unfinished business & Investment.

(۲) مائیکرو مقاصد Micro Aim

اس سے مراد ایسے مقاصد ہیں چھوٹی فیملی کے مسائل کو کہتے ہیں ہر شخص میں مائیکرو میکرو مقاصد انسان ان مسائل سے چھٹکارا حاصل نہیں کر سکتا۔ مثلاً اچھی صحت چھوٹا خاندان ثقافتی ورثے ٹیکنالوجی وغیرہ کا استعمال

To earn a living	i. Productivity
	ii. Self employment
To live life	iii. Positive health & small family.
	iv. Revitalization of cultural life.
To Mould it	v. Taking technology
	vi. culture organization change agents from the community.
	vii. values & scientific temper development of personality.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

Fulfilment of Micro & Macro Aims of Education demands a Comprehensive Discipline with certain frontienrs, theory and practice.

Deffination of Discipline:

1. A discipline can be defined as a recognized branch or segment of knowledge. with in the domain of national learning.
2. Discipline has certainly generally agreed upon canons or standard.
3. It is not static. if any subject ceases to grow and develop it ceases to be discipline.
4. What is discipline for all age. may become nonsenseor superstitian of the next. Yet in the past it was a discipline. For example (certain stars are lucky and certain stars are not lucky in superstitian.

ایجوکیشن جامد نہیں ہے بلکہ متحرک ہے۔ رجحانات بڑھنے کے ساتھ ساتھ مسائل بڑھتے جا رہے ہیں ڈسپلن ایک ایسا مضمون ہے جو بڑھے گا تو چلے گا اگر بند ہو جائے گا تو ڈسپلن بھی بند ہو جائے گا۔ ایک دور کے لئے تو ڈسپلن کو مانا جا سکتا ہے۔ دوسرے دور کے لئے یہ خمار بن جائے گا کسی عمر کے لئے تو ڈسپلن کو مانا جا سکتا ہے لیکن دوسرے دور میں خیالات بدلنے کے ساتھ ساتھ یہ ڈسپلن کہلانے کا مستحق نہیں رہتا۔

(John Dewey) ڈاکٹر جان ڈیوی

کا کہنا ہے کہ لوگوں میں قسمت نامی کوئی چیز نہیں ہے۔ کسی زمانے میں لوگ تعلیم کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دیتے تھے مگر آجکل لوگ توہمات کا شکار ہیں اس کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ یہ وقت اور خیالات کے ساتھ بدلتا رہتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیسیڈی According to Cassidy (1962)

یہ مشہور فلاسفر اور مصنف ہے۔اس نے یہ نظریہ پیش کیا ہے۔اس نے ایک دائرے کی شکل میں ظاہر کیا ہے سب سے زیادہ ڈسپلن کہلانے کا مستحق فلاسفی ہے۔اس کا کہنا ہے کہ اس میں دو مضمون شروع سے ہی مستقل طور پر پائے جاتے ہیں فلسفہ اور ریاضی یہ چار باتوں کا لحاظ رکھتے ہیں۔عمر، تبدیلی، پہچان، اصول معیار کے لحاظ سے apply کر سکتے ہیں سائنس میں جو مضامین ہوتے ہیں وہ مستقل ہوتے ہیں اور دوسری طرف انسان مختلف اخلاقیات یا خیالات کے ذریعے بدلتے ہیں۔معاشرے کے ساتھ بدلتے رہتے ہیں انکو humanities کا نام دیتے ہیں یہ معاشی مسائل کا حل بتاتی ہے۔

(political science) سیاسی زندگی کے ساتھ ان کا گہرا تعلق ہوتا ہے کہ سیاست کس حد تک انسانی زندگی کو متاثر کرتی ہے۔اس طرح

(Economics) معاشی کی زندگی کے بارے میں بتاتی ہے۔انسان کو معاشرے میں رہنے کے قابل بناتی ہے۔

(Social Science) سماجی سائنس جو کہ انسان کو معاشرے کے ساتھ باہمی مطابقت پیدا کرنا سکھاتی ہے۔اس طرح

(behavioural) انسان کے عادات رویے کے بارے میں بتاتی ہے۔اور ان کو بہتر بنانے کی کوشش کرتی ہے اور اس طرح

(Biological) انسانی زندگی کے متعلق اور اس کی صلاحیتوں کے مطابق (biological) کا نام دیتے ہیں اور اس طرح (physical) جو کہ جسمانی سائنس سے تعلق رکھتی ہے اور تعلیم دیتی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انسانیت Humanities

اس طرح اگر دوسری طرف دیکھیں تو انسانی زندگی سے متعلق چند سائنسی حقائق پر مبنی مضمون دکھائے گئے ہیں۔

(History & Art) انسانی تجربات واقعات پر مبنی ہوتی ہے۔

ہم جانتے ہیں انسان ایک معاشرتی حیوان ہے۔ اچھی زندگی گزارنا بھی آرٹ ہے۔

(music) موسیقی روح کی غذا ہے۔ انسان کی زندگی میں تسلسل قائم کرتی ہے۔ غم دور کرتی ہے

(ditorodure) ۔ ایک دوسرے کے ساتھ بولنا دوسری طرف پیغام پہنچانے کا ذریعہ بڑی اہمیت کا حامل ہے۔

(Language) زبان بھی کسی ملک کی ثقافت کی آئینہ دار ہوتی ہے

(logic) منطق اس کی اپنی ایک تاثیر ہے۔ عقلمند انسان ہمیشہ پہلے تولتا ہے اور پھر بولتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب پنجم

ڈسپلن کا معیار

Criteria of Discipline

Criteria of Discipline Identifying the structure of Discipline:

☆Number of person's is intersted and devoted to its studies.

i) Number of student studying.
ii) Number of teacher involved
iii) Number of faculities and institution.
iv) Number of councils societies, research. Institute/Centres.
v) Govt and non Govt organization.

بہت سارے لوگوں نے اپنے آپ کو تعلیم کے لئے میں وقف کر دیا ہے۔ امریکہ (USA) میں 1940ء میں ایجوکیشن کو بطور مضمون پڑھایا گیا اور پاکستان میں 1963ء میں باقاعدہ طور پر اس مضمون کو پڑھایا گیا۔

بہت سارے طلبا اساتذہ ادارے اور بہت ساری کونسل سوسائٹیز اور بہت سارے غیر حکومتی اداروں نے بھی اپنے آپ کو وقف کر دیا ہے۔ بہت ساری کونسلوں اور ریسرچ کرنے والے ادارے اس میں دلچسپی لیتے ہیں اس میں سرکاری اور نیم سرکاری ادارے شامل ہیں۔ جو کہ حسب ذیل ہیں:

i. Higher Eduaction
ii. Curriculum
iii. Punjab Text Book
iv. Syllabus
v. Institution of Research
vi. Instititute of Education and Reserch, Lahore.
vii. University of Education, Lahore

اس مضمون کو پرکھنے کی ایک وجہ (معیار) یہ بھی ہے کہ کتنے لوگ اس کو پڑھتے ہیں جتنا زیادہ لوگ اس مضمون کو پڑھیں گے اتنا ہی وہ مضمون مشہور ہوگا امریکا (USA) میں 1935ء میں پہلا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکول کھلا اور 1936ء میں ہارورڈ سکول کھلا 1640ء میں ایجوکیشن بطور مضمون شائع ہوا لہٰذا ایجوکیشن بہت پرانا مضمون ہے۔علم فلکیات سے بھی پرانا مضمون ہزار قبل مسیح سے 3 ہزار قبل مسیح کا پرانا مضمون ہے۔فرات اور دجلہ کے علاقے ایجوکیشن کو بطور مضمون پڑھانے میں بہت اہم کردار ادا کرر ہے کہ اگر کسی بھی مضمون چاہے وہ ایجوکیشن ہو یا سائنس کا کوئی اور مضمون ہو اگر ان کے پڑھانے اور سکھانے میں تسلسل اور باہمی ربط اور یگانگت نہ ہو تو وہ مضمون ڈسپلن کہلانے کا مستحق نہیں ہوگا وہ مضمون صرف ڈسپلن کہلانے کا مستحق ہے جس میں تسلسل اور ربط ہوگا آسٹرالوجی ہماری تہذیب کی ماں ہے جو کہ دو ہزار سے تین ہزار قبل مسیح شروع ہوگئی تھی اور یہ فراط اور دجلہ کے علاقوں میں یا وادیوں میں پائی جاتی ہے۔

i. Discipline must have its origian and development
ii. Discipline must figured in process of teaching and learning.
iii. Discipline occurs with the beginning of the civilization.
iv. Astronomy the mother of civilization in probably the ealiest early defined discipline (2000-3000 bc).
It grew and developed in valley of tigrisad euphrates.

وجوہات Causes:

ڈسپلن کا معیار (Criteria) مندرجہ ذیل وجوہات کی بناء پر بہتر انداز میں سمجھا جاسکتا ہے۔

Discipline may have certain causes

i. Religious causes.
ii. Practical value.
iii. Conquering of phenomenea.
iv. Measurement of field (Math)
v. Increase use of metals.
vi. Butcheries of animal for food.
vii. Mummifying the dead for religious purposes, led some knowledge of structure of animal and human bodies.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

viii. Interest in art and architect

ix. Acquisition of excellence nourishment and transmission of other generation (Education).

ڈسپلن کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس کی کوئی نہ کوئی وجوہات ہیں اور یہ کئی قسم کی وجوہات ہیں جو مضمون یہ خامیاں بیان کرے گا ڈسپلن کہلانے کا مستحق ہے۔اس میں مذہبی وجوہات یا مسائل ہیں اس طرح عملی اقدار ہیں اور مظاہر قدرت کو حاصل کرنا اور بعض اوقات میدان میں آنے کے لئے یعنی ریاضی فزکس کیمسٹری یا اسلامیات جیسے مضامین اور ریاضی وغیرہ جیسے مضامین کو حاصل کرنے میں بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

دھاتوں کے استعمال میں اضافہ اور جانوروں کا گوشت وغیرہ حاصل کرنے کیلئے بطور خوراک اور اس طرح فن کاری اور مصوری میں دلچسپی لینے کے لئے اور بہتر سے بہترین شے کو حاصل کرنے کے لئے اور ایجوکیشن کو دوسری نسلوں تک منتقل کرنا اور اچھی اور بہترین شے کو حاصل کرنے کی کوشش عملی اقدار سے مراد ایسی اقدار ہیں جو انسان کی زندگی میں شامل ہوتی ہیں دھاتوں میں اضافہ، جانوروں سے گوشت حاصل کرنا، فن میں دلچسپی، بہترین شے کی تلاش اور دوسروں تک منتقل کرنے کا نام ایجوکیشن ہے اور ایجوکیشن میں وہی مضمون ڈسپلن کہلانے کا مستحق ہے۔جس میں یہ ساری وجوہات پائی جاتی ہوں جس مضمون میں یہ ساری خصوصیات نہیں ہونگی وہ مضمون ڈسپلن کہلانے کا مستحق نہیں ہے۔

Teaching Learning Process.

Teaching learning process is hall mark of discipline (Edward Smith surgical Papyrus was copied in 7th Centuries). In USA in 1635(ad) Boston latin school was established in 1636(ad) Havard colleges was established. in 1867(ad) Department f Education was set up. In Islam the Holy prophet set up first school in sufa:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

Philosophies:

The discipline must have its certain philosophy.

Education has very rich philosophics according to time and space.

i. idealism	تصوریت
ii.Realism	حقیقت
iii.Naturalism	فطریت
iv. Pragmatism.	عملیت/تنائجیت
v. Existentialism	وجودیت
vi. Essentialism	لزومیت
vii. Progressivism	ترقی پسندیت
viii. Reconstructionism.	نوتعمیریت

ایجوکیشن میں سب سے زیادہ اور بہتر انداز میں فلاسفی پائی جاتی ہے۔ایجوکیشن اور فلاسفی کا آپس میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔اور ایک دوسرے کے ساتھ اس طرح ان کا آپس میں تعلق ہے جیسے کہ ایک سکے کے دو اطراف ہوتے ہیں۔ایجوکیشن میں فلسفے کے مختلف نظریات اور تصورات پائے جاتے ہیں جتنے نظریات یا تصورات ایجوکیشن میں ہیں یہ کسی نہ کسی فلاسفی کے تحت پڑھائے جاتے ہیں۔فلاسفی ایجوکیشن کے مقاصد اور Aims پر انحصار کرتی ہے جبکہ ایجوکیشن فلاسفی سے صرف مختلف قسم کے نظریات وتصورات بنانے میں مدد لیتی ہے۔

جیسا کہ نظریات اور تصورات ایجوکیشن بنانے میں فلاسفی سے مدد لیتی ہے۔ایجوکیشن میں وہی مضمون ڈسپلن کہلانے کا مستحق ہے جس میں ایجوکیشن فلاسفی کے بنے نظریات اور تصورات سے مدد لیتی ہو اور انہیں کو ہی اپناتی ہو جیسا کہ

تصوریت پسندی، حقیقت پسندی، فطرت پسندی، جدیدیت پسندی، وجودیت پسندی، نوتعمیرات جیسے نظریات کی تشکیل کرنے میں ایجوکیشن فلاسفی سے مدد لیتی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

Trend of Society سوسائٹی کا رجحان

i. The discipline must fulfill the requirement of the society.
ii. Cope with technology.
iii. Population problem, hygeinic, pollution, problem conflict like wise must be removed by the discipline.
iv. Food problem must be solved.

کوئی بھی رجحان یا ٹرینڈ ہو سوسائٹی کے مطابق اختیار کیا جائے دنیا کی کسی سوسائٹی میں یا کسی بھی ملک میں نصاب کو معاشرتی ضروریات کے مطابق ہونا چاہیے اور نصاب کو لازمی طور پر معاشرتی ضروریات کے مطابق ہونا چاہیے۔

The discipline must fullfill the requirements of the society.

ایجوکیشن ہی کے ذریعے اچھا استاد بنتا ہے کائنات میں استاد اور شاگرد کے سوا کوئی چارہ کار نہیں ہے۔ ان کا آپس میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔

ٹیکنالوجی کی بناء پر انہیں کے لیے سیکھنا ضروری ہے۔ جس میں ایجوکیشن کے علاوہ کچھ نہیں۔ دنیا کے مسائل نئے روپ میں ہیں دنیا سکڑ کر رہ گئی ہے۔ مسائل روز بروز نئی سہولتوں کے آنے کے ساتھ بڑھتے جا رہے ہیں شہروں اور دیہات کے لوگوں کا بھی آپس میں بہت گہرا تعلق ہے۔ شہروں کی طرف لوگوں کا رجحان بڑھتا جا رہا ہے بلکہ بہت زیادہ ہے۔ پاکستان جیسے پسماندہ ملک میں آبادی میں اضافہ کی وجہ سے خوراک، لباس، کپڑوں اور صحت کے مسائل بڑھتے جا رہے ہیں بنیادی بات یہ ہے کہ شہری اور دیہاتی طالب علم کو تعلیم زیادہ سے زیادہ دی جائے۔ تا کہ وہ تعلیم حاصل کر کے اس رجحان کے ذریعے مسائل پر قابو پا سکیں۔

"Discipline is the segment of knowledge."

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

Empiricism and experiment of approach.

صحیح معنوں میں صرف وہی مضمون ڈسپلن کہلانے کا حق دار ہے جس کی بنیاد تجرباتی ہو۔ طالب علم استاد اور دوسرے لوگ پتا نہیں دن میں کتنے کتنے تجربات کرتے ہیں۔

طالب علم کو چیک کرنے کے لئے مختلف طریقوں سے یعنی ذہنی، جسمانی، سماجی، معاشرتی، سائنسی غرضیکہ ہر لحاظ سے چیک کرنے کے لئے استاد تجربات کرتا ہے تاکہ اس کی نفسیات کو چیک کرے کہ اس کا رجحان کس طرف ہے کس مضمون میں دلچسپی ہے تاکہ اسے وہی پڑھایا جائے آج کا طالب علم پرانے وقتوں کے طالب علم سے بہت دانا اور قابل ہے۔

i. The discipline must have empirism and experimental approach.
ii. Teaching methods must be gave through expermentation.
iii. Scientific discoveries have inspired each teaching process to be experimated.

تعلیم کی مارکیٹ ویلیو اور تقسیم

Distributive and marketing value of the Education

In other word the transmission of values.

علم کا وہ حصہ یا ٹکڑا یا پھانک یا قاش (Segment) ڈسپلن کہلانے کا مستحق ہے جس کے اپنے ملک کے اندر اور بین الاقوامی مارکیٹ ویلیو ہو۔

امریکہ میں (Smith Hughes) ایکٹ 1917ء کے تحت USA office of Education نے ایجوکیشن کے مضمون کی ڈسٹری بیوٹو (تقسیم) اور مارکیٹ ویلیو معلوم کرنے کی کوشش کی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیلن سمتھ (Glen Smith) نے انڈیانا یونیورسٹی میں Thesis لکھا جس میں ایجوکیشن کے مضمون کی مارکیٹ ویلیو پر بحث کی گئی تھی جس کے تحت Evening Schools کھولنے کی سفارش کی گئی تھی۔

جس مضمون میں آپ specialize ہیں۔

چاہے وہ گائیڈنگ کونسلنگ ہے۔ کسی بھی پالیسی سے متعلق علم کو اس قسم کی ایجوکیشن میں تقسیم کر سکیں جس میں آپ specialize ہوتے ہیں چونکہ پاکستان کے پاس اتنے وسائل نہیں ہیں کہ وہ پڑھا سکیں جس کی وجہ سے طالب علم کے معاشرتی ثقافتی تعلقات خوشگوار نہیں ہوتے۔ آپ اپنے وسائل کو زیادہ سے زیادہ صرف کر کے علم حاصل کر سکیں کسی قسم کی مہارت میں social competency حاصل کرنا ہوگی۔ کسی بھی کام کو مہارت کے ساتھ لوگوں تک منتقل کرنے کے عمل کو (Distributive Education) کا نام دیتے ہیں marketing competency بھی ضروری ہے۔ ہم بھی اس وقت Educationist کہلائیں گے جب ہمارے پاس اس مضمون کے بارے میں مہارت ہوگی۔ اس میں استاد کی تعمیر اور تعلیم بالغاں شامل ہیں انسان کا دل 24 گھنٹے چلتا رہتا ہے۔ جب چاہے آپ بوڑھے نوجوانوں، بچوں کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کر سکتے ہیں اور اپنی مہارتیں فروخت کر سکتے ہیں۔ کسی قسم کا شعبہ جو پہلے سے موجود ہے آپ اپنی مہارت رجسٹرڈ کروانا چاہتے ہیں جبکہ کوائف موجود نہیں ہیں۔ اس میں یہ ضروری بھی نہیں ہے کہ ایجوکیشن صرف ٹیچنگ میں ضروری ہے۔ چاہے وہ کوئی بھی پیشہ ہو۔

۱۔ معلمی ۲۔ انتظامیہ ۳۔ پروجیکٹ ۴۔ پلاننگ

ایجوکیشن کی ایسی صورت حال جو کہ طالب علموں کو کھل کر دی جا سکے بشرطیکہ وہ ماہر ہو اس قسم کی قابلیت ہو مارکیٹ بھی ہو۔ مضمون ڈسپلن کہلانے کا حق دار ہے۔ جس کو ہم Dsitribute کر سکیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

Definition of Distributive Education.

Distribute education is term used to indentify a programme of instruction in merchandising, marketing and management. The programme serve the education need of distributive personnel for example, preparing them for entry into career, expanding their knowledge in field of specialization, or involving in decision making activities.

The must have

i. Social competency.
ii. Basic skill competency.
iii. Technological competency.
iv. Marketing competency.
v. Teacher education.
vi. Adult programme.

مارکیٹ ویلیو کے تحت کوئی بھی شخص ایجوکیشن میں Involve نہیں ہوتا جب تک اس کے پاس training نہ ہو کسی بھی مضمون کی training کے بغیر کوئی value نہیں ہے۔ سوائے ایجوکیشن کے۔

Teaching method is a very important factor.

مختلف ممالک کی مثالیں جیسے امریکہ، جرمنی وغیرہ میں کسی مضمون کی بھی اتنی مارکیٹ ویلیو نہیں ہے جتنی ایجوکیشن کی ہے۔ لہٰذا یہ ڈسپلن کہلانے کا حق دار ہے۔ 1917ء میں جب معلوم ہوا کہ اس کی اہمیت کچھ زیادہ ہی ہے تو تب نصاب بنانے شروع کئے گئے پاکستان میں اب لاگو ہے جبکہ باقی ممالک میں 1917ء سے۔ اس کی market value زیادہ ہے۔

امریکہ میں Green Smeth نے بڑی وضاحت سے اس بات کو بیان کیا ہے کہ جتنے زیادہ لوگ اس میں دلچسپی لیتے ہیں کسی اور میں اتنی نہیں لیتے وہ صرف اس کی Value کی بناء پر اس کی بنیاد پر ڈبل شفٹ کلاسوں کا اجراء ہوا پاکستان میں اب یہ طریقے رائج ہو رہے ہیں۔ لہٰذا اس مضمون کی مارکیٹ قدر بہت زیادہ ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

Deffination of marketing value:

As well as occupation the discipline of education has vast marketing in the following field.

i. Teaching (Factual knowledge)
ii. Administration
iii. Projects
iv. Planning
v. Course development
vi. Lecture deliverance
vii. Brain storming.

Course سے مراد صرف کورس آف ریڈنگ ہی نہیں ہے بلکہ اس میں نتائج وغیرہ بھی شامل ہیں کوئی بھی کورس ان کو کر کے بتائیں۔ اس سے کورس بہتر ہوگا اگر آپ کا انداز بہت شوخ بیان ہے تو پھر lecture deliever ہوگا۔ delivering میں یہ کسی کو کوئی شے سکھانے کے عمل کو lecture کہتے ہیں۔

دماغ سوزی (brain storming) جب بھی کوئی بات یا علم دماغ سے یا سوسائٹی سے باہر جائے گی تو مفروضیت کے ساتھ دلائل کے ساتھ کھل کر بیان کریں گے ایجوکیشن میں بھی یہی صورتحال ہے۔ بشرطیکہ مطالعہ ہو اور کھل کر طالب علموں کو علم دے سکے بشرطیکہ وہ ماہر ہو۔ اس کی مارکیٹ ویلیو بھی ہو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ششم

تصور تعلیم ڈسپلن کی روشنی میں

Education in the light of Discipline

Education: تعلیم

(i) تعلیم لفظ علم سے ماخوذ ہے جس کا مطلب جاننا، پہچاننا، معلومات رکھنا

(ii) تعلیم فرد کی تکمیل ذات، معاشرتی تسوّے (Social.Adjustment) اور ثقافتی ورثے کی منتقلی کا نام ہے۔

(iii) تعلیم حسن کمال کی تحصیل، اس کی نشوونما اور منتقلی کا نام ہے۔

"Education is the process of acquisition,enrichment and transmission of excellence".

According to John.Dewy: جان ڈیوی کے نزدیک

"Education is a process of Living through a countinuous reconstruction of experience. it is development of all those. Capacities in the individual which enable him to control his environment and fullfill his possibilities".

According to LoBo: لوبو کے نزدیک

Education کا لفظ Edu-care سے نکلا ہے جو کہ دو لاطینی زبان کے الفاظ سے مل کر بنا ہے (E') بمعنی باہر اور (ducere) بمعنی رہنمائی کرنا۔ تربیت کرنا۔ پروان چڑھانا۔ پرورش کرنا ہے۔

To bring up, To lead out, To nourish, To train

اردو زبان میں بھی ایجوکیشن کے لئے تعلیم کا لفظ بولا جاتا ہے جس کے معنی معلومات جمع کرنا ہے اور پوشیدہ صلاحیتوں کو نکھارنا ہے۔

ایجوکیشن کا لفظ تین الفاظ سے مل کر بنا ہے:

Educare..........Educere..........Education

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

According to Aristotle: ارسطو کے نزدیک

"Education is the process necesseary for the creation of a sound mind in a sound body".

تعلیم ایک ایسا عمل ہے جس میں افراد ارادتاً افراد کی شخصیت کی نشوونما کی رہنمائی مطلوب سمتوں میں کرتے ہیں۔ درحقیقت ارسطو تعلیم کے ذریعے انسان کو انسان بنانے کا اعلان کرتا ہے اور اُس کا یہ دعوی ہے کہ تعلیم ہی ایک ایسا عمل ہے جس سے انسان۔"انسان بنتے ہیں"۔

Nature of Education: تعلیم کی ماہیت

Nature سے مراد انسان کے وہ تصورات وخیالات وہ نظریات اور وہ اعمال ہیں جو انسان ایک خاص ماحول کے اندر خاص مواقع کے اندر پاتا ہے۔ جو انسان کے اندر موجود ہوتے ہیں۔

روسو کے نزدیک انسان فطری طور پر آزاد پیدا ہوا ہے اور اپنی ضروریات کی تکمیل کی خاطر باہم ایک دوسرے سے معاہدے کیے اور ان معاہدوں کے تحت اجتماعی زندگی وجود میں آئی۔

"تجربے مشاہدے اور اعمال کا نام تعلیم ہے"

"Child has same natural potentialities".

زمانے کی تلخیوں نے انسان کے دماغ کو بدل کر رکھ دیا ہے۔ جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس کے پاس سارا علم موجود ہوتا ہے لیکن اس کی زبان نہیں ہوتی وہ بول نہیں سکتا۔ تین چار سال تک جب وہ سارا علم بھول چکا ہوتا ہے تب وہ بولنے لگتا ہے۔ یہ استاد کا کام ہے کہ وہ دوبارہ سے طالب علم یا بچہ کی تربیت وتشکیل کا کام کرتا ہے۔ بچے کے پاس قدرتی طور پر لکھنے کی صلاحیت موجود ہوتی ہے۔

Education is not something static. but it is a countinuous and life long process same cradle to grove.

تعلیم جامد نہیں ہے بلکہ یہ پوری زندگی جاری رہنے والا عمل ہے۔ ماں کی گود سے لیکر مرتے دم تک بھی علم حاصل کیا جائے تب بھی علم ختم نہیں ہوگا لیکن حالات بدلنے کے ساتھ ساتھ علم بھی بدل گیا ہے یعنی حاصل کرنے کے طریقے بدل گئے ہیں یہ جامد نہیں ہے بلکہ متحرک ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

Modes of Education:

three modes of Education

(i) formal — رسمی

(ii) informal — غیر رسمی

(iii) Non-formal — نیم رسمی

۱۔رسمی تعلیم:

رسمی تعلیم سے مراد ایسی تعلیم لی جاتی ہے۔جس کے خاص مقاصد ہوں اور یہ تعلیم بچے کسی مدرسے ادارے سکول کالج سے حاصل کرتا ہے۔اس کے لئے با قاعدہ نصاب تشکیل دیا جاتا ہے۔اس میں استاد کو چاہیے کہ وہ بچوں کے ساتھ مساویانہ سلوک رکھے۔تفریق یا امتیاز سے پرہیز کرے۔

اس کی درج ذیل اقسام ہیں:

۱۔عمومی تعلیم	۲۔فنی یا سائنسی تعلیم
۳۔خصوصی تعلیم	۴۔پیشہ وارانہ تعلیم

اوران سب کے خاص مقاصد ہوتے ہیں۔

۲۔غیر رسمی تعلیم:

غیر رسمی تعلیم سے مراد ایسی تعلیم لی جاتی ہے جو کہ بچہ گھر میں رہ کر حاصل کرتا ہے۔اس کے لئے کوئی ادارہ یا نصاب وغیرہ تشکیل نہیں دیا جاتا۔یہ تعلیم بچہ گھر میں ہی رہ کر حاصل کرتا ہے۔

یہ تعلیم بچہ اپنے والدین سے رشتہ داروں سے سے حاصل کرتا ہے۔

اس تعلیم کو حاصل کرنے کے ذرائع درج ذیل ہیں۔

۱۔گھر	۲۔معاشرہ	۳۔ریڈیو
۴۔ٹی وی	۵۔سینما فلم	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ نیم رسمی تعلیم:

Coombs (1973ء) کے مطابق نیم رسمی تعلیم سے مراد رسمی تعلیم سے باہر کوئی ایسی منظم تعلیمی سرگرمی ہے۔ جس کے خاص مقاصد ہوں اس کی بہترین اقسام دو ہیں۔

۱۔ فاصلاتی نظام تعلیم

۲۔ غیر روایتی نظام تعلیم

فاصلاتی نظام تعلیم سے مراد ایسی تعلیم لی جاتی ہے جو کہ گھر بیٹھے لوگ اس سے مستفید ہوتے ہیں۔ بہت کم اخراجات برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ اس کے لئے عمر کی کوئی قید نہیں ہے اس کا صدر دفتر اسلام آباد میں ہے۔ 1974ء کے پارلیمانی ایکٹ کے تحت معرض وجود میں آئی اور یہ پسماندہ ممالک کے لئے زیادہ فائدہ مند اور مؤثر ثابت ہوتی ہے۔ اور غیر روایتی نظام تعلیم میں اساتذہ کی تربیت اور ٹریننگ وغیرہ کروائی جاتی ہے۔ مثلاً آغا خان فیڈ ریشن وغیرہ ہیں۔

Education and philosophy are inter-related to each other like two sides of coin former is active and later is contemplative sides. education is dynamic side of philosophy. Philosophy depends on education for formulation of aim and objectives while education depends an philosophy for guidence.

ایجوکیشن اور فلاسفی کا آپس میں بہت گہرا تعلق ہے۔ ایک دوسرے کے ساتھ چولی دامن کا ساتھ ہے۔ یہ ایک دوسرے سے جدا ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ یہ ایک دوسرے کے ساتھ اس طرح related ہیں جیسے کہ سکے کے دو اطراف ہیں ایجوکیشن فلاسفی کا متحرک حصہ ہے۔ یہ جامد نہیں ہے بلکہ ایجوکیشن متحرک ہے۔ اور پوری زندگی جاری رہنے والا عمل ہے ت جبکہ فلاسفی ایجوکیشن کے مقاصد پر منحصر ہے جبکہ ایجوکیشن صرف فلاسفی سے رہنمائی لیتی ہے۔ تاہم ایجوکیشن اور فلاسفی کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

Although education comprises all learning formal, informal but ordinary education is interpreted as a formal learning shows an organised activity in carried an definate aim and objective.

تاہم ایجوکیشن ان سب عوامل یا process پر انحصار کرتی ہے سیکھنے کے یعنی آموزش اور تدریس کی اقسام رسمی، غیر رسمی اور نیم رسمی ہیں مگر یہ رسمی تعلیم پر زیادہ توجہ دیتی ہے کیونکہ اس کے ذریعے بامقصد اور واضح مقاصد حاصل ہوتے ہیں۔ اور اس کو زیادہ منظم طریقے سے ترتیب دیتی ہے کیونکہ اس سے لوگوں کو ٹھوس اور واضح مقاصد حاصل ہوتے ہیں۔

In different ares, periods the aim of education have been different,

(1) The aim of education is development of total personality (ploto)

(2) Aim of education is happiness-education for leisure. (Aristotle)

(3) Aim of education is
- (i) A normal adjusted person
- (ii) Practical common sense
- (iii) Acting an thinking
- (iv) Skill in group discussion.
- (v) Respect for other.
- (vi) Taking responsibility.
- (vii) Acquiring variety of interest
- (viii) Transfer of social heritage.
- (ix) Good succesfull life.
- (x) To make the child society lover, democratic.

مختلف حالات، واقعات اور مقاصد کے تحت تعلیم کے مقاصد تبدیل ہوتے جا رہے ہیں۔ پاکستان کے تناظر میں بنظر غور جائزہ لیں تو ہر کسی نے نئی عمارت کی بنیاد رکھی۔ یعنی ہر کسی نے اپنے اپنے مقاصد بنائے جس سے تعلیم بری طرح متاثر ہوئی ایسا پوری دنیا میں ہو رہا ہے کہ تعلیم کے مقاصد وقت کے لحاظ سے تبدیل ہو رہے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ا۔افلاطون کے مطابق تعلیم کا مقصد فرد کی شخصیت کی مکمل نشو ونما کرنا ہے۔اور اس کی تعمیر وتشکیل کر کے معاشرے کا اہم فرد بنانا ہے تا کہ وہ اپنی آنے والی نسلوں کا مستقبل بھی سنوار سکے۔

۲۔ ہر شخص اس وقت خوش رہے گا جب امن ہوگا سکون ہوگا اور کسی قسم کی پریشانی نہیں ہوگی جب ملک میں گھر میں افراد کے درمیان لوگوں کے درمیان افراتفری ہوگی، دہشت گردی ہوگی وہاں تعلیم نہیں ہوگی سب کچھ امن اور خوشحالی کی بدولت پایہ تکمیل تک پہنچ سکتا ہے اور تب ہی مکمل طور پر ملک ترقی کی راہ پر گامزن ہوسکتا ہے۔ اور لوگ خوشحالی اور امن کی بدولت اعلیٰ تعلیم یافتہ ہوسکتے ہیں۔

۳۔ جان ڈیوی کے نزدیک ایجوکیشن کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ فرد کی معاشرے میں گھر میں سوسائٹی میں مطابقت اختیار کرنا ہے۔کسی نے کہا ہے کہ زیادہ سے زیادہ (Arguments) ہونے چاہئیں بحث وتکرار ہونی چاہئیں۔

۴۔تعلیم ہی ہمیں عملی زندگی کی تربیت دیتی ہے کہ ہمیں کیسی زندگی گزارنی ہے۔تعلیم کے بغیر عملی زندگی گزارنا بہت مشکل ہے۔

۵۔اور تعلیم ہی انسان کو سوچنے پر مجبور کرتی ہے تعلیم کے بغیر تو انسان کسی کام کا نہیں ہے۔

۶۔اور تعلیم ہی ہمیں گروپس کی صورت میں Discussion کرنا سکھاتی ہے۔اس لئے جان ڈیوی کا کہنا ہے کہ زیادہ سے زیادہ گروپ (Discuss) ہونے چاہئیں زیادہ سے زیادہ بحث و مباحثہ ہونا چاہیے کیونکہ (Discussion) کے ذریعے ہر کوئی اپنے خیالات کا آزادی سے اظہار کرسکتا ہے۔

۷۔ جو دوسروں کی عزت کرتا ہے۔ وہ ہی تعلیم پاتا ہے۔ چھوٹے بڑے سب کی عزت کی جائے جس میں عزت ہوگی وہ (Educator) ہوگا اور جس میں بات کرنے کی تمیز بھی نہیں ہوگی وہ (Educator) نہیں ہوگا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸۔کام کی ذمہ داری بھی کام کرنے سے یا محسوس ہونے سے ہوگی۔ جب تک کام کا احساس نہیں ہوگا اس وقت تک کام نہیں ہوگا جب تک ایجوکیشن نہیں ہوگی تب تک کچھ بھی نہیں ہوگا۔ ہر فیلڈ میں ہر کام میں ذمہ داری ضروری ہے۔ جب تک ذمہ داری نہیں ہوگی اس وقت تک کام نہیں ہوگا۔

۹۔ہلٹر کا کہنا ہے کہ انسان کے دماغ میں تقریباً پانچ کروڑ خواہشات موجود ہیں۔ہر کام میں دلچسپی ضروری ہے جس کام میں دلچسپی ہوگی وہ کام آسانی سے اور بڑی جلدی سے ہو جائے گا اور جس کام میں (Interest) نہیں ہوگی وہ کام نہیں ہوگا۔ایجوکیشن کا مقصد ہی یہی ہے۔

۱۰۔انسان حضرت آدمؑ سے لے کر اب تک اپنی ثقافت کی حفاظت کرتا آرہا ہے۔ یہ انسان کی فطرت میں شامل ہے۔ ہر چیز کو قربان کیا جا سکتا ہے۔مگر ثقافت کو قربان نہیں ہونے دیا جاتا۔ جہاں پر کلچر کی بات آتی ہے۔ لوگ مر مٹنے کو تیار ہوتے ہیں اور (Culture) سے (Experience) آتا ہے۔اور فرد غلطیوں سے کافی حد تک سبق سیکھتا ہے۔

Education ہی کلچر کو بحال رکھنے میں مدد دیتی ہے۔

.To lead a good life کے لئے کلچر اپنایا جاتا ہے۔(Education) ہی صرف انسان کو بتاتی ہے کہ کسطرح کا کلچر اپنانا ہے ہر بچہ فطرت سلیمہ پر پیدا ہوا ہے۔

۱۱۔انسان ایک معاشرتی حیوان ہے اور سب سے زیادہ Social حیوان ہے۔انسان جوں جوں بڑا ہوتا ہے۔ اس میں ضد اور اعناء پیدا ہوتی ہے۔ ایجوکیشن کا بنیادی کام ہے کہ یہ بچے میں (Social level) کو قائم رکھے۔ جتنی زیادہ ایجوکیشن ہوگی اتنا ہی یہ قائم رہے گا۔ اور بچہ اس وقت (Social) ہوگا جب مل جل کر زندگی بسر کی جائے گی۔ بچہ کسی سے نفرت نہ کرے ہر ایک سے انس اور محبت سے پیش آئے۔

(Democratic Value) ہونی چاہیں۔ اپنی رائے کے ساتھ ساتھ دوسروں کی رائے کا بھی اظہار کرنا چاہیے۔ معاشرے میں دو قسم کے اصول چلتے ہیں ایک جو گورنمنٹ بناتی ہے اور ایک وہ جو انسان خود بناتا ہے۔ طالب علم کا فرض ہے کہ وہ معاشرے کے ان اصولوں کی جانب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توجہ دے اور ان کا خیال رکھے اور انکی پابندی کرے۔ Education for all (democratic) ہے یعنی تعلیم سب کے لئے۔

Educational aims are influenced by the political, economic and social and religious conditions prevailing in a country.

ایجوکیشن کسی بھی ملک کی مذہبی سیاسی، معاشرتی، ثقافتی پہلوؤں کی آئینہ دار ہوتی ہے۔اور اس کے تابع ہوتی ہے۔ مذہب انسان کو اس قابل بناتا ہے کہ وہ معاشرے کے تمام اصولوں کی پابندی کرے اور مذہب ہی انسان کی شخصیت کو نکھارتا ہے۔لہٰذا آج کے ترقی یافتہ دور میں ہر کوئی ترقی کی ضرورت کو محسوس کر رہا ہے اور نصاب بھی مذہبی نوعیت کا ہونا چاہیے۔ اگر مذہب تبدیل ہو جائے تو نصاب بھی تبدیل ہو جاتا ہے۔

some aims of education are very general which apply to many people. and are valid for long time. Same other aims are influenced are limited and specific and may differ from person to person.

کچھ تعلیم کے مقاصد اس قدر عام ہوتے ہیں کہ معاشرے کے تمام افراد پر لاگو کیے جا سکتے ہیں اور جبکہ بہت سارے لوگ انوالو ہو سکتے ہیں۔ اپنے آپ کو معاشرے کے مطابق ڈھالنا ہے ایجوکیشن کے کچھ مقاصد مجموعی ہوتے ہیں۔ اور بہت سارے لوگ (involve) ہوتے ہیں۔ اور یہ لمبے عرصے کے لئے ہوتے ہیں۔اور کچھ مقاصد محدود ہوتے ہیں اور مخصوص لوگوں پر لاگو ہوتے ہیں جس طرح کا (mental level) ہوگا اس طرح کے مقاصد (aims) ہونگے۔

Education is acquistian and nourishment and transmission of excellence.

ایجوکیشن کی کوئی ایک خصوصیت نہیں ہے بلکہ روئے زمین پر صرف ایک ہی خصوصیت ہے۔ ہر انسان میں (efficiency) ہوتی ہے۔اور وہ اس کی بدولت کچھ نہ کچھ حاصل کرتا ہے جو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ممکنات انسان حاصل کرنا چاہتا ہے اس کو (excellence) کی تحصیل کا نام دیتے ہیں۔

A person proceeds from Defficiency to excess انسان کمی سے زیادتی کی طرف جانا چاہتا ہے۔ تو یہ صرف اور صرف ایجوکیشن کے ہی ذریعے ممکن ہے۔

Education is the reconstruction of experience.

تعلیم تجربات کی نوتعمیریت کا نام ہے اور ایجوکیشن تجربے کی Contruction کا نام ہے۔ ایجوکیشن تمام پہلے یا پچھلے تجربات کو پرکھتی ہے۔ اور اچھے تجربات کو جاری رکھتی ہے۔ اور برے کو ختم کرنے کی کوشش کرتی ہے اور انہیں چھوڑتی ہے۔

دراصل Experience mean activity. ہے۔ انسان کبھی بھی ماضی سے چھٹکارا حاصل نہیں کرسکتا لیکن ہم ماضی کے تجربات اس لیے نہیں اپنا سکتے کہ ان میں ایک خامی یہ تھی کہ ان میں (Negitive Value) تھی لہٰذا ہم ان تجربات کی دوبارہ سے (Reconstruction) کریں گے۔ ایجوکیشن ان کی صلاحیت کا جائزہ لیتی ہے۔

Education is involved in different levels.

level of Education.

1. Elementry Education.
2. Secondary Education.
3. Higher Education.

۱۔ اس میں پہلی جماعت سے لیکر پانچویں جماعت تک کی تعلیم لی جاتی ہے۔

۲۔ اس میں پرائمری سے مڈل تک اور انٹر تک

۳۔ اس میں انٹر سے لیکر ہائیر ایجوکیشن ایم۔اے، ایم فل، پی ایچ ڈی تک تعلیم لی جاتی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعلیم کے مقاصد

Aims of Education

Aims, Goals, objectives

Aim

عام لفظوں میں لوگ (Aim, Goal, objective) کو ایک ہی معنوں میں لیتے ہیں جبکہ ایجوکیشن میں اس کے مختلف مقاصد ہیں۔ Aim بہت ہی وسیع معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ اس میں قطعیت پائی جاتی ہے لیکن اس کی تکمیل بہت مشکل ہے پوری دنیا میں جہاں کوئی ڈسپلن پڑھایا جاتا ہے اس کا کوئی نہ کوئی Aim ہوتا ہے۔ راستہ دکھاتا ہے، منزل تک پہنچانا زندگی کے اخلاق و کردار کے متعلق نشاندہی کرتا ہے۔ اس کی پیمائش ممکن نہیں ہے۔

"یہ چراغ راہ ہے منزل نہیں ہے"۔

یہ صرف منزل کی نشاندہی کرتا ہے۔ لہٰذا ایجوکیشن کے Aim موجود ہیں یہ ڈسپلن کہلانے کا حق دار ہے۔

Goal

اس کی پیمائش ناممکن اور مشکل ہے۔ یہ Aim سے کم وسیع ہے مقصد تک پہنچنے کا ذریعہ ہیں۔ Goal کے ذریعے انسان منزل تک پہنچتا ہے۔ تعلیم دینا تو ضروری ہے مگر پڑھانے کے عمل میں جس ذریعے سے تعلیم دی جائے اس کو Goal کا نام دیتے ہیں اور حصول بہت کم مشکل ہے۔ Goal کے ذریعے انسان Aim تک پہنچتا ہے۔

"Goal is to mean to achieve the aim."

Objective

بہت محدود ہے۔ ان کو حاصل کرنا بہت آسان ہے۔ تعلیم حاصل کرنا ہے۔ یہ Aim ہے کس ذریعے سے کتابوں سے نصاب سے وہ Goal کہلاتے ہیں۔ مثلاً لکھنا پڑھنا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الجبرے کے فارمولے پر عبور حاصل کرنا objective ہے جو کام محدود طور پر کیا جاتا ہے۔ Aim کا حصول بہت مشکل، Goal کا حصول بہت کم مشکل، objective بہت آسان کہ اس کی پیمائش آسانی سے کی جاسکتی ہے۔ وہ مضمون ڈسپلن کہلانے کا حق دار ہے جس کے Aim Goal اور objective ہوں۔

حسب ذیل عنوانات کی روشنی میں Aims of ecuation کو بڑی وضاحت سے سمجھ سکتے ہیں۔

1. The Conservative
OR
Cultural Aim of Education

(i) Conservation of culture through education (service) Art, religious)

(conserve) کا مطلب ہے To secure کوئی بھی کام ڈھنگ سے کرنا کسی چیز کو سنبھال رکھنا ایجوکیشن کا مقصد (culture) کو دھیان سے سنبھال رکھنا ہے۔ اس کا خیال رکھنا اور اسکا استعمال کرنا۔

(ii) Transmission of valuable cultural heritage to coming generation through heritage.

ایجوکیشن کا بنیادی کام کلچر کو سنبھال رکھنا اور اس کو استعمال کرنا اور اگلی نسلوں تک منتقل کرنا ہے۔ ثقافت ایک نعمت ہے۔ اس کے بغیر کوئی بھی معاشرہ چل نہیں سکتا۔ سائنس کلچر کو فروغ دیتی ہے اسلیئے کہ آپ سائنسی اصولوں کے ذریعے کلچر کو ٹیکنالوجی کے ذریعے فروغ دیتے ہیں ٹیکنالوجی بھی تبدیل ہوتی رہتی ہے۔ ایجوکیشن کلچر کو دوسری نسلوں تک منتقل کرتی ہے۔ اس میں علم بھی شامل ہے۔ علم بھی کلچر ہے۔ کلچر کا لفظی معنی (Outersituation) کے ہیں یونانی زبان کا لفظ ہے۔ کلچر کو پھیلانے میں ایجوکیشن بہت اہم فریضہ سرانجام دیتی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(iii) Recapitulation of the past.

ماضی میں جو کام ہوتا ہے اس کو تجربات کا نام دیتے ہیں اور ماحول کے مطابق جو آپ کا (reaction) ردعمل ہوتا ہے۔اس کو تجربات کا نام دیتے ہیں۔تاریخ ہر دور میں دوہرائی جاتی ہے۔ماضی کے اچھے کاموں کی Recapitulation ہوتی ہے۔ایجوکیشن اچھے کاموں کو اپناتی ہے۔اور برے کاموں کو جھٹک دیتی ہے۔ایجوکیشن خیالات کو تیز کرتی ہے اور خیالات سے کلچر جنم لیتا ہے۔ایجوکیشن کلچر کو آگے منتقل کرتی ہے اور اس کی حفاظت کرتی ہے۔

iv. School is Mini Society

ہر ادارہ ایک چھوٹا معاشرہ ہے۔جہاں مختلف قسم کے خیالات رکھنے والے لوگ موجود ہیں۔ (Hetrogenic) قسم کے خیالات رکھنے والے لوگ مل کر معاشرہ بناتے ہیں سکول بھی ایک چھوٹا معاشرہ ہے جو کہ صرف تعلیم کی وجہ سے وجود میں آیا ہے۔سکول ایک کلچر کو فروغ دے رہا ہے۔

v. Anthropology and Education

علم بشریات ایسا علم ہے کہ جس سے انسان میں ہر قسم کا علم قدرتی طور پر پایا جاتا ہے۔ایجوکیشن ہی کی بدولت سارا نظام چل رہا ہے۔اگر ایجوکیشن نہ ہوتو سارا نظام درہم برہم ہو جائے۔

vi. Different Education system and expansion of culture.

مختلف تعلیمی نظاموں کی بدولت کلچر چل رہا ہے اور اس قدر پھیلا ہوا ہے۔اگر یہ تعلیم کے مختلف انتظامات نہ ہوں تعلیم نہ پھیلے اور سکڑ کر رہ جائے۔

vii. Culture factor in teaching (Development of personality)

ہر ٹیچر (Teaching method) سے وابستہ ہے۔طلباء کے کلچر کے مطابق کلچر اپنایا جائے اور طریقہ تدریس بھی ان کے مطابق اپنایا جائے۔اس کے سوچ انداز فکر وغیرہ کو مدِ نظر رکھ کر ایجوکیشن کا مقصد یہ ہے کہ طلباء کے نفسیاتی تقاضوں کو مدِ نظر رکھ کر طریقہ تدریس اپنایا جائے اور اس کے مطابق انہیں پڑھایا جائے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

viii. Language, Culture and Education

تعلیم کی بدولت ہی انسان دوسرے انسان کی زبان ،فصاحت و بلاغت کا پتہ لگا سکتا ہے۔زبان ایک طرف ثقافت کا پتہ دیتی ہے اور دوسری طرف زبان کے اصول کا پتہ دیتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ زبان کی ترسیل بھی ہوتی ہے۔

ix. Behaviour Modification

ایجوکیشن سے activity میں ترمیم پیدا ہوتی ہے۔ بچہ جب سکول میں جاتا ہے۔ اس کی سرگرمیاں شروع شروع میں عجیب قسم کی ہوتی ہیں۔ جب وہ سکول جانے لگتا ہے تو اس کی سرگرمیوں میں ترمیم ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ جیسے ایک تعلیم یافتہ خاتون کے مقابلہ میں ایک ان پڑھ خاتون گھر کی ترمیم نہیں کر سکتی ہے۔

x. Group Dynamic

انسان ہر وقت حرکت میں رہتا ہے۔ وہ کبھی ٹک کر نہیں بیٹھتا حرکت میں تیزی تب آتی ہے۔ جب ایجوکیشن حاصل کرتا ہے۔اس کے خیالات میں (Progress) آتی ہے۔ جو کہ ان کے باقی دوستوں ساتھیوں میں نہیں ہوتی۔ انسان جوں جوں پڑھ جاتا ہے۔ دیہات سے شہروں کی طرف حرکت کر جاتا ہے۔ جہاں پر دوسری سہولیات موجود ہوتی ہیں۔

2. Progressive Aim of Education

i. Discovery and invention of ways and means for making life comfortable.

ایجوکیشن کا سب سے اہم مقصد انسان کو ترقی یافتہ بنانا ہے۔ ایجادات اور دریافتیں ہوں کیونکہ آج کل سائنس اور ٹیکنالوجی کا زمانہ ہے۔ پڑھے لکھے لوگ Discovery کرتے ہیں۔ ترقی کے لئے Quantity اور Quality کی ضرورت ہے۔ اور ایجوکیشن کا اہم مقصد دریافت کرنا اور ایجاد کرنا ہے اور ذرائع تلاش کرنا ہے۔ اپنی زندگی کو آرام دہ بنانے کے لئے۔

ii. Education enhances the efficiency of man to explore and utilise the natural resources around him.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایجوکیشن ہی انسان کو چیزوں کے کھوج لگانے کے قابل بناتی ہے۔ایجوکیشن ہی انسان کو اس قابل بناتی ہے کہ انسان دریافت کرلے اور ایجاد کرے انسان کو مختلف چیزوں کے کھوج اور پتہ لگانے میں help کرتی ہے۔

iii. Reconstruction and reorganization of human experiences for the improvement and progress of human society.

(learning) یعنی آموزش انسان میں تجربات سے آتی ہے۔اور تجربات کرنے سے انسان کے اندر مہارت پیدا ہوتی ہے۔تعلیم کی (reconstruction) تجربات سے ہوتی ہے۔

انسان کے تجربات ایجوکیشن کی بنیاد پرنہیں ہیں۔

iv. It would help in eliminating evils from the society and Education to establish a world of happines.

تعلیم ہی دنیا کو خوشی کا گہوارہ بناسکتی ہے۔تعلیم ہی ہر طرف امن اور خوشی دیتی ہے۔قرآن پاک میں بھی اللہ تعالیٰ نے تعلیم یافتہ شخص کو عقلمند ٹھہرایا ہے۔برائی اور اچھائی ساتھ ساتھ چلتی ہے۔جب برائی معاشرے میں چل جائے تو ملک تباہ و برباد ہو جاتا ہے۔ایجوکیشن کی بدولت برائی کو ختم کیا جاسکتا ہے۔

3. Education for Citizenship

i. Palto and Aristotle stressed that the aim of education should be production of good citizens. the students should learn vritue of good citizenship i.e temprerate, brave, just.

افلاطون اور ارسطو کے مطابق تعلیم کا مقصد اچھے شہری پیدا کرنا ہے۔بچے کے اندر فطری طور پر شہریت کی تربیت دینی چاہیے۔وہ اس بات پر زور دیتے ہیں۔وہ انہیں بردبار، بہادر اور مہربان بنانا چاہتے ہیں۔اچھی شہرت تب ہوگی جب رواداری میل ملاپ مساوات ہونگے اور وق، فرائض کا خیال رکھا جائے گا۔جہالت کی وجہ سے لوگ اپنے حقوق وفرائض سے نا آشنا ہوتے ہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اچھا شہری بننے کے لئے تعلیم ضروری ہے۔ سٹوڈنٹ کو اچھے شہری کا علم حاصل کرنا چاہیے تعلیم کی وجہ سے انصاف بہادری اور میانہ روی ہوگی۔

ii. To rear children in the habit of industry, self discipline and honesty

محنت کا جذبہ پیدا کرتی ہے۔ تعلیم ضبط نفس اور دیانت داری پیدا کرتی ہے۔ خود اعتمادی اور ایمانداری پیدا کرتی ہے۔

iii. Cultivate sense of social responsibility.

معاشرے میں ذمہ داری پیدا کرتی ہے اور انسان کے اندر معاشرتی احساس اور ذمہ داری پیدا کرتی ہے۔

iv. develop the spirit of co-operation and service

تعلیم انسان کے اندر تعاون اور خدمت کا جذبہ پیدا کرتی ہے۔ جہالت خود پسندی اور خود غرضی کا رویہ سکھاتی ہے جبکہ تعلیم انسان کو ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرنا سکھاتی ہے۔

v. To relate teaching to the need of practical life. and lead environment.

تعلیم ہی انسان کو (teaching) سے منسوب کرتی ہے اور عملی زندگی کے لئے بھی تیار کرتی ہے اور ماحول میں مطابقت پیدا کرنا سکھاتی ہے۔ ایجوکیشن بھی۔(Social life) کو (deal) کرتی ہے اور تدریس کے ساتھ ساتھ انسان کی عملی زندگی اور عام روزمرہ زندگی کی ضروریات کو پورا کرنا تعلیم سکھاتی ہے۔

4. Social Efficency

(i) To learn skill for proper adjustment in every day life.

اور تعلیم ہی انسان کو مہارت سکھاتی ہے اور معاشرتی زندگی کے ساتھ مطابقت پیدا کرنا سکھاتی ہے اور روزمرہ زندگی کے ساتھ انسان کو باہمی مطابقت پیدا کرتی ہے اور مہارت پیدا کرتی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ii. Education should enable the child to participate constructively in democratic group/life.

معاشرے میں عملی طور پر زندگی گزارنے کے لئے (skill) چاہیے۔

اوراس طرح ناپسندیدہ افراد کو برداشت کرنے کے لئے بھی (skill) چاہیے اور یہ (skill) اس وقت آئے گی جب (Democratic life) ہوگی اور یہ سب کچھ ایجوکیشن ہی سکھاتی ہے۔

iii. Enable the students to meet the chalanges acridities and amplications.

معاشرہ بہت ظالم ہے۔ ہر کوئی پریشانیوں میں گھرا ہوا ہے۔ معاشرے میں جو تلخیاں چیلنج اور پریشانیاں ہیں تو افراد کو اس قابل صرف تعلیم ہی بناتی ہے کہ وہ ان کا مقابلہ کرے اور یہ صرف ایجوکیشن ہی سکھاتی ہے کہ معاشرے کو کیسے چیلنج کرے اور معاشرے کی تلخیوں کو کیسے برداشت کرے۔

5. Vocational aim of Education

(i) Education should enable a person to earn his livelihood.

بہت سارے لوگ علم برائے علم کے قائل ہیں 95% تعلیم صرف اس لئے لوگ حاصل کرتے ہیں کہ وہ روزگار حاصل کرسکیں ایجوکیشن انسان کو اس قابل بناتی ہے کہ وہ بہتر روزگار حاصل کرسکیں ایجوکیشن ہی صرف انسان کو پیشے کے بارے میں بتاتی ہے ایسی تعلیم ہونی چاہیے جو روزگار حاصل کرنے کا باعث ہو،

(ii) With the advancement of industry and technology education has became usefull.

صنعت اور ٹیکنالوجی کی جدیدیت کی بدولت تعلیم مفید بن سکتی ہے۔ صنعت اور زراعت کی ترقی کی بدولت ایجوکیشن ہی ترقی کرتی ہے۔

iii. Ornamental type of education does not feed a person in this progmatic world.

عارضی قسم کی لفاظی سے تعلیم انسان کو ایک قابل شخص نہیں بنا سکتی اور نہ ہی انسان کو بااعتماد بنا سکتی ہے اور جدیدیت پسند دنیا میں عام قسم کی تعلیم انسان کو مکمل شخص نہیں بنا سکتی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

6. Knowledge As an aim of Education.

(i) Aristotle considered aim of education. The acquisition of knowledge. as he considered knowledge as virtue.

ارسطو اس بات پر زور دیتا ہے کہ تعلیم حاصل کرنے کا مقصد تلاش علم ہے اور علم ایک نیکی ہے۔ کوئی بھی کام علم کے حصول کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ ہر کام نیکی ہے۔

ii. Any job even the manual, work cannot be done properly with a knowledge of it.

کوئی بھی کام کوئی بھی نوکری، ذریعہ معاش چاہیے وہ محنت مزدوری ہو یا افسرانہ ہو مکمل طور پر علم کے ساتھ ہونا چاہیے۔ کوئی کام بھی علم کے بغیر نہیں ہونا چاہیے جیسا ہو اور یہ سارا کام ایجوکیشن ہی کر سکتی ہے۔

7. Personality Development As an Aim of Education.

i. Education implies development in all aspects of their life, menta, physical, emotional, social work.

انسان کی تمام تر خوبیوں خامیوں کے ساتھ انسان کی شخصیت کو صرف تعلیم ہی نکھار سکتی ہے۔ تعلیم کا مقصد ہی صرف یہ ہے کہ وہ طالب علم کی شخصیت کو نکھارے انسان کی معاشرتی، ذہنی، جسمانی اور معاشرتی شخصیت کی بہتری کرے۔ تعلیم ہی بہتر بنا سکتی ہے اور نکھارتی ہے۔ ایجوکیشن سے انسان حقوق و فرائض سے آگاہ رہتا ہے۔ جذبات ہی انسان کو activity پر اکساتے ہیں علم کے بغیر انسان میں چستی نہیں آتی۔ علم کی بدولت انسان میں نیک جذبات ابھرتے ہیں۔

ii. To create sound mind in sound body. (Aristotle)

تعلیم ہی صرف انسان کے صحت مند جسم میں صحت مند دماغ پیدا کر سکتی ہے اور انسان میں سوچنے سمجھنے کا اعادہ پیدا کرتی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

iii. Development of intellect.

دنیا مسائل کا گھر ہے۔ مسائل کے حل کے لئے دماغ چاہیے اور اچھے دماغ کے لئے ایجوکیشن چاہیے۔ تعلیم ذہن کی نشو ونما کرتی ہے۔

iv. Aristotle prescribed "happiness in life" as aim of education which is impossible without a desirable personality development.

زندگی کا مقصد یہ ہے کہ خوش باش رہا جائے اگر روز روز مسائل ہونگے تو انسان خوش باش زندگی کبھی بھی بسر نہیں کر سکتا صرف اور صرف ایجوکیشن ہی مسائل کو حل کر سکتی ہے۔ ایجوکیشن ہی دنیا کی تمام خوشیوں سے مالا مال کر سکتی ہے۔ صرف اور صرف تعلیم کی بدولت یہ سب کچھ ممکن ہے۔

حسب ذیل عنوانات کی مدد سے Aims of Education کو مزید بہتر طریقے سے سمجھا اور واضح کیا جا سکتا ہے۔

۱۔ اصلاح معاشرہ	۲۔ جمہوریت کی تربیت
۳۔ حصول معاش	۴۔ قومی استحکام اور تعمیر
۵۔ اسلامی اقدار کا فروغ	۶۔ تشکیل کردار اور سیرت
۷۔ ثقافت کی ترسیل	۸۔ مکمل زندگی کی تیاری
۹۔ انسانی زندگی کے نفاذ کا ضامن	۱۰۔ معاشرے کی تعمیر نو
۱۱۔ قومی تعمیر و ترقی	۱۲۔ تربیت یافتہ افراد کی قوت کی فراہمی
۱۳۔ سائنسی اور فنی ترقی	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاکستان میں مقاصد تعلیم

The objectives of Education in Pakistan.

1. Esuring the preservation, promotion and practice of idealogy of Pakistan.

نظریہ پاکستان سے روشناس کروانا صرف اور صرف پڑھے لکھے شخص کا کام ہے۔ وہ صرف وہی شخص ملک سے صحیح معنوں میں محبت کرسکتا ہے اور کرتا ہے۔ جو نظریہ پاکستان کی حفاظت کرنا بہت ضروری خیال کرتا ہے۔ تعلیم یافتہ افراد ہی نظریہ پاکستان کی حفاظت بہتر طور پر کر سکتے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ ہم نے پاکستان کو کیسے حاصل کیا اور وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ قیام پاکستان سے پہلے مسلمانوں اور ھندوؤں کے کس وجہ سے اختلافات تھے..........................؟

2. Building up the national chesian through conscious use of education process.

ایجوکیشن کے ذریعے قومی اتحاد پیدا کیا جائے پاکستان کی سالمیت کو جتنا آجکل خطرہ ہے اتنا نہ کبھی تھا اور نہ ہی ہوگا۔ ہم تعلیم کے ذریعے اپنے اندر اتحاد اور یگانگت پیدا کر کے اس کے تحفظ کے لیے زیادہ سے زیادہ اقدامات کر سکتے ہیں۔ کیونکہ جاہل لوگ کسی صورت میں بھی یک جہتی اور اتحاد نہیں پیدا کر سکتے۔

3. Nurturing and building-up total personality of individual.

فرد کی شخصیت کی تعمیر بھی صرف ایجوکیشن ہی کرسکتی ہے۔ شخصیت کی تعمیر کے بھی بہت سارے اصول ہیں جن سے شخصیت کی تعمیر کی جاتی ہے۔ شخصیت کی تعمیر کے لئے تعلیم سب سے ضروری چیز ہے۔ اگر تعلیم نہیں ہوگی تو شخصیت کی تعمیر نہیں ہوگی۔

4. Mobilizing the youth for leadership.

ایجوکیشن طلبہ کو لیڈر شپ سکھاتی ہے۔ معاشرہ اور گھر ہی صرف فرد کی لیڈر شپ کرسکتی ہے جبکہ ایک ان پڑھ شخص کچھ بھی نہیں کرسکتا نہ اس کے پاس خاص علم ہوتا ہے اور نہ ہی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(General knowledge) ہوتا ہے۔ اور نہ ہی (Infantias) ہوتی ہیں نہ ہی وہ معاشرے میں گھر میں افراد کی بہتر تربیت کر سکتا ہے۔

5. Dignity of Labour

محنت کی عظمت بھی ایجوکیشن ہی بتاتی ہے۔ ان پڑھ شخص اول تو محنت ہی نہیں کرتا۔ اگر کرتا ہے تو وہ عظمت نہیں جانتا دنیا میں جہاں کہیں بھی تبدیلی آتی ہے وہ پوری دنیا میں آتی ہے۔ دنیا کے سارے ملک انتشار کا شکار ہیں کہیں نہ کہیں اثر ضرور پڑتا ہے۔ معاشرتی طور پر یا سیاسی طور پر۔

6. Eradicting of illiteracy:

وہ ممالک جاہل ہوتے ہیں جس کی عوام تعلیم یافتہ نہیں ہوتی اور وہ کبھی بھی ترقی نہیں کر سکتے حتیٰ کہ جاہل کے بارے میں تو ہمارے نبی کریم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی جاہلوں سے دور رہنے کی تلقین کی ہے۔ یہ برائی کی جڑ ہے۔ ناخواندگی کو ختم کیا جائے۔ جاہل لوگ دنیا کی تبدیلیوں کا خیال نہیں رکھتے بنیادی طور پر کسی ملک کی ترقی کا راز اس ملک کی ایجوکیشن پر ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ پاکستان میں خواندگی کا تناسب زیادہ سے زیادہ کیا جائے۔ جبکہ پاکستان میں literacy rate 32.8% ہے۔

پاکستان میں ایجوکیشن میں کسی قسم کی بھی کوشش نہیں کی جاتی بلکہ کوشش کرنی چاہیے کہ ہر طالب علم محسوس کرے کہ وہ کام کر کے کارآمد شخص بن سکتا ہے۔ جہالت کو جڑ سے ہی ختم کر دیا جائے۔ حضورؐ کی حدیث ہے کہ علم حاصل کرو چاہیے چین ہی کیوں نہ جانا پڑے علم حاصل کرنا مرد اور عورت پر فرض ہے۔ ان کی حیثیت کے مطابق تعلیم دینا ہے۔ یہ لمحہ فکریہ ہے کہ پاکستان کے دیہات میں عورتوں میں خواندگی کا تناسب 5% سے 10% تک ہے۔

7. Equalizing access to education for woman, under-previledged groups. mently retarded and physically handicapped children and adult.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(D.L.Hays) کے مطابق عورتیں معاشرے کا (Poor-segment) ہیں عورتوں میں اور کسی نہ کسی معاشرے کے دوسرے افراد سے تعلیم کے ذریعے ہی بری عادات کو ختم کیا جا سکتا ہے اور ان معاشرے کے لوگوں کو تعلیم دینی چاہیے جو لوگ ذہنی یا جسمانی طور پر مفلوج ہو گئے ہوں اس طرح بچوں اور بالغوں کو بھی تعلیم دینی چاہیے وہ ممالک سیاسی طور پر بھی اور ویسے بھی بڑے ترقی یافتہ بن گئے جنہوں نے تعلیم کی طرف توجہ دی۔

8. Shifting from general education to more purpose ful and technical education.

جب پوری دنیا میں لوگوں نے عمومی تعلیم کو ٹھکرا دیا یا انکا باقاعدہ استعمال نہیں کیا اس کی بجائے فنی اور سائنسی تعلیم کو اہمیت دی۔ تاکہ وہ علم حاصل کرنے کے بعد کوئی نہ کوئی روزگار حاصل کر سکیں۔ اُن کا یہ خیال تھا کہ اس طرح کی تعلیم کا کوئی فائدہ نہیں ہے جو انسان کو کسی کام کا نہ بنا سکے بلکہ ایسے لوگ احساس کمتری کا شکار ہو جاتے ہیں جو فنی تعلیم حاصل نہیں کرتے۔ مثلاً زراعت اور فنی تعلیم وغیرہ جو انسان کو کامیاب بنا سکے اس طرح فنی تعلیم دی جائے جو کہ معاشرے کے لئے بھی فلاح کا باعث بن سکے۔ امریکہ (USA) نے تعلیمی میدان اور سائنسی میدان میں فنی تعلیم کی وجہ سے بہت ترقی کی ہے اور آج پوری دنیا پر سائنسی ترقی کی وجہ سے غالب ہو چلا ہے..........؟

کبھی اے نوجواں مسلم تدبر بھی کیا تو نے
وہ کیا گردوں تھا کہ جس کا تو ہے ایک ٹوٹا ہوا تارا (اقبال)

9. Integration of general education to technical education.

دنیا کے باقی ممالک کی نسبت پاکستان کے لوگ زیادہ جذباتی ہیں۔ جنرل اور فنی تعلیم کا حسین امتزاج ہونا چاہیے۔ تاکہ لوگ جنرل ایجوکیشن سے فنی تعلیم کی طرف راغب ہوں۔

10. Providing academic freedom and due autonomy of institution.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو مضامین طلبہ اپنی مرضی سے رکھنا چاہیں اس کو وہی رکھنے دینے چاہئیں اس کو آزادی ہونی چاہیے زبردستی نہیں کرنی چاہیے۔ جس کی وجہ سے وہ صحیح طور پر ترقی نہیں کر سکتا۔ والدین مداخلت ضرور کریں لیکن اپنی مرضی نہیں ٹھونسنی چاہیے۔ طلبہ کی نفسیات کے مطابق مضامین رکھوانے چاہئیں ان پر زبردستی نہیں کرنی چاہیے۔

اس کے علاوہ پاکستان میں اور بھی مقاصدِ تعلیم ہیں۔ جو کہ درج ذیل ہیں

ا۔ حصول مسرت	۲۔ مطابقت
۳۔ دوسروں کی عزت	۴۔ احساس ذمہ داری
۵۔ احساس زبان	۶۔ اصلاحی معاشرہ
۷۔ جمہوریت کی تربیت	۸۔ حصول معاش
۹۔ قومی استحکام و تعمیر	۱۰۔ اسلامی اقدار کا فروغ
۱۱۔ تشکیل کردار و سیرت	۱۲۔ ثقافت کی ترسیل
۱۳۔ مکمل زندگی کی تیاری	۱۴۔ انسانی زندگی کی بقاء کی تیاری
۱۵۔ معاشرے کی تعمیر نو	۱۶۔ قومی تعمیر و ترقی
۱۷۔ تربیت یافتہ افراد کو قوت کی فراہمی	۱۸۔ سائنسی اور فنی ترقی
۱۹۔ فرصت کے لمحات کا بہتر استعمال	۲۰۔ قومی وحدت، تہذیب و ثقافت کو اجاگر کرنا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعلیم کی سطحیں

Branches of Education

تعلیم کی برانچز سے مراد تعلیم کی وہ تقسیم بندی ہے جو کہ ماہرین تعلیم نے اپنے تجربات اور مشاہدات کے نتیجے میں کچھ اصول مقرر کرتے ہوئے تعلیمی تقسیمی حد بندیاں قائم کیں ہیں۔ جو کہ مندرجہ ذیل ہیں

Level of Education.

Elementary Education: (ابتدائی تعلیم)

اس سے مراد ابتدائی تعلیم ہے یعنی پہلی جماعت سے لیکر مڈل کلاس تک کی تعلیم کو ابتدائی تعلیم کہتے ہیں یا بنیادی تعلیم بھی کہتے ہیں۔

Secondary Education: (ثانوی تعلیم)

سیکنڈری تعلیم سے مراد نویں جماعت سے لے کر بارہویں جماعت تک کی تعلیم لی جاتی ہے۔ اس میں سائنس و آرٹس کے مضامین وغیرہ شامل ہوتے ہیں۔

Higher Education: (اعلیٰ تعلیم)

تیرہویں جماعت سے لیکر اعلیٰ تعلیم تک یعنی ایم۔اے، پی۔ایچ۔ڈی وغیرہ تک کی تعلیم کو اعلیٰ تعلیم کا نام دیا جاتا ہے۔ ہمارے ملک میں اعلیٰ تعلیم صرف اور صرف 2% ہے۔ بہت زیادہ لوگ بے روزگار ہیں۔ لہٰذا اعلیٰ تعلیم کو معیاری بنایا جائے ملک میں زیادہ سے زیادہ تعلیم کو عام کیا جائے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

Modes of Education: تعلیم کی اقسام

1. Formal Education: رسمی تعلیم

اس سے مراد ایسی تعلیم لی جاتی ہے جس کے لئے باقاعدہ کوئی منصوبہ بندی کی گئی ہو اور جس کے مقاصد ہوں۔ جو استاد اور ٹیوٹر کے ذریعے حاصل ہو۔

2. Informal Education: (غیر رسمی تعلیم)

ان فارمل ایجوکیشن سے مراد غیر رسمی تعلیم لی جاتی ہے۔ اس کے لئے کوئی سکول یا ادارہ تشکیل نہیں دیا جاتا بلکہ سب سے بڑا ادارہ گھر ہوتا ہے۔ بچہ وہیں رہ کر تعلیم حاصل کرتا ہے۔

3. Non-formal Education: (نیم رسمی تعلیم)

نیم رسمی تعلیم سے مراد ایسی تعلیم جو اہم خدوخال کی وجہ سے عمل پذیر ہو۔ رسمی تعلیم سے باہر ایسی منظّم تعلیمی سرگرمی ہے جس کے خاص مقاصد ہوں۔ اس کے دو ادوار فاصلاتی نظام تعلیم اور غیر روائتی نظام تعلیم ہیں۔

4. Life-Long Education: (دائمی تعلیم)

اس سے مراد پوری زندگی جاری رہنے والی تعلیم ہے یعنی ایسی تعلیم جو کہ پوری زندگی جاری رہے جو پیدائش سے لیکر مرتے دم تک جاری رہے اس کو (life-long education) کا نام دیتے ہیں۔

5. Future Education. (مستقبل کی تعلیم)

اس سے مراد مستقبل کی تعلیم ہے۔ مستقبل سے مراد آنے والا وقت لیا جاتا ہے۔ یعنی ایسی تعلیم جو مستقبل میں کام آئے مثلاً ایم۔ اے ایجوکیشن جو کہ ہمارے مستقبل میں کام آئے گا ایسی تعلیم کو فیوچر ایجوکیشن کہتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

Distance Education: (فاصلاتی تعلیم)

اس سے مراد فاصلاتی تعلیم لی جاتی ہے۔ جیسا کہ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تعلیم ہے جو کہ گھر بیٹھے لوگوں کو جو کہ کالج یا کسی ادارے میں داخلہ وغیرہ نہیں لے سکتے ان کو زیور تعلیم سے آراستہ کرتی ہے۔ اس میں عمر کی کوئی قید نہیں ہوتی ہر کوئی اس میں داخلہ لے سکتا ہے اور اس میں اخراجات بھی اپنی مرضی سے کم یا زیادہ ادا کئے جا سکتے ہیں۔

1. Religion Education: (مذہبی تعلیم)

مذہبی تعلیم سے مراد ایسی تعلیم ہے جس پر ہر انسان اپنے مذہبی عقائد و نظریات کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں۔ دنیا میں ہر انسان کا مذہب الگ الگ ہے۔ جیسے مسلمانوں کا مذہب اسلام ہے۔ کوئی بھی شخص مذہب کے بغیر نہیں ہے۔ بلکہ دنیا میں کوئی انسان بھی ایسا نہیں ہے جس کا کوئی نہ کوئی مذہب نہ ہو۔ ہر انسان کا اپنا مذہب ہے یا وہ ضرور کسی نہ کسی مذہب کا پیروکار ہوتا ہے

مافوق الفطرت، اعتقادات، توحید، نبوت، نبوت پر یقین لانا۔ خدمتِ خلق جیسے اعمال جو لوگ کرتے ہیں وہ لوگ اچھے انسان کہلاتے ہیں۔

پیارے نبیؐ نے فرمایا کہ ہر انسان کو دو قسم کے علوم ضرور سیکھنے چاہئیں۔

i. علم الادیان　　　　i. علم الابدان

۱۔ علم الادیان:

اس سے مراد دین کے بارے میں علم حاصل کرنا مثلاً مذاہب عالم کے حوالے سے یہودیت، عیسائیت، ہندومت، بدھ مت، وغیرہ اور خصوصاً ہر مسلمان پر دین اسلام کا علم حاصل کرنا (قرآن سنت واحادیث) وغیرہ کرنا لازم ہے۔

۲۔ علم الابدان:

میڈیکل سائنسز کے بارے میں جاننے کو علم الابدان کہتے ہیں۔ یعنی انسان اور انسانی بیماری کے علاج کا علم وغیرہ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2. Church Education:

اس سے مراد عیسائیوں کی تعلیم یا مذہب لیا جاتا ہے جیسے کہ مسلمان مسجد میں جا کر عبادت کرتے ہیں اس طرح عیسائی چرچ میں جا کر مذہبی رسومات وعبادات ادا کرتے ہیں اور اُن کے پادری حضرات اُن کو عیسائیت کی تعلیم دیتے ہیں۔

3. Catholic Education:

اس سے مراد عیسائی مذہب کے قدیم فرقے کی تعلیم لی جاتی ہے جہاں پر کیتھولک فرقے کے عیسائی پادری حضرات اپنے خاص قدیمی روائتی انداز میں عیسائیوں کو عبادت کرواتے ہیں اور انہوں تعلیم دیتے ہیں۔

Profession

Branches of Professional Education!

1. Teacher Education

استاد کی تعلیم سے مراد ایسی تعلیم ہے جو کہ ایک استاد کو اس مقام تک پہنچنے سے پہلے حاصل کرنا ہے اور ایک مؤثر استاد بننے کے لئے ضروری ہے کہ اس کے پاس علم کا ہونا ضروری ہے کیونکہ جب تک ایک استاد کے پاس علم نہیں ہوگا اس وقت تک وہ مؤثر استاد نہیں بن سکتا۔ مؤثر کے علاوہ وہ استاد ہی نہیں بن سکتا۔

2. Forestry Education:

فارسٹری ایجوکیشن سے مراد جنگلات اور جنگلی حیات کی تعلیم ہے۔ جو لوگ اعلیٰ تعلیم یافتہ ہوتے ہیں یا زراعت میں اعلیٰ تعلیم یافتہ ہوتے ہیں وہ جنگلات کے بارے میں جانتے ہیں۔ وہ خوبیوں اور خامیوں سے آگاہ ہوتے ہیں ماہرین کی رائے کے مطابق 25% جنگلات ہونا ضروری ہیں جبکہ ہمارے ملک پاکستان میں صرف 8% جنگلات ہیں۔ جنگلات کسی ملک کی ترقی میں بہت اہم مدد ومعاون ہوتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

3. Agriculture Education:

اس سے مراد زراعت کی تعلیم ہے جو لوگ زرعی علوم میں اعلیٰ تعلیم یافتہ ہونگے وہ زراعت کی تیزی اور ترقی کے بارے میں بہتر طریقے سے جانتے ہونگے وہ زراعت کی ترقی کی طرف زیادہ توجہ دیں گے تو ملک ترقی کرے گا وہ ترقی یافتہ ممالک کی صف میں آنے لگے گا۔اس کے برعکس اگر ملک میں لوگ زراعت کی تعلیم سے واقف نہیں ہونگے تو وہ زراعت کو جدید طریقوں سے ہم آہنگ کرنے سے گریز کریں گے اور وہ توجہ بھی نہیں دیں گے اور وہ زرعی فصلوں میں جدید ادویات کا استعمال کر کے جڑی بوٹیوں کا خاتمہ کیسے کریں گے۔اگر وہ زراعت کی تعلیم سے آگاہ ہوں گے تو زراعت کی تعلیم سے زیادہ پیداوار حاصل کر سکیں گے۔

4. Industrial Education

اس سے مراد صنعتی تعلیم ہے یعنی اگر صنعت میں شامل لوگ یا کام کرنے والے لوگ اعلیٰ تعلیم یافتہ ہونگے تو صنعت بہت جلد ترقی کرے گی اس طرح اگر مزدور بھی تعلیم یافتہ ہونگے تو زیادہ پھرتی اور چابک دستی سے کام کریں گے اس کے برعکس اگر جاہل ہونگے تو نہ ملک ترقی کرے گا اور نہ ہی صنعت ترقی کرے گی۔

5. Labour Education:

اس سے مراد مزدور کی تعلیم ہے۔اگر کسی کارخانے یا صنعت میں کام کرنے والے افراد تعلیم یافتہ ہونگے تو وہ زیادہ پھرتی اور چابک دستی سے کام کریں گے۔اور جس ملک کے مزدور جتنے زیادہ تعلیم یافتہ ہونگے وہ ملک اتنا ہی ترقی کرے گا کیونکہ کسی ملک کی ترقی کا انحصار اس ملک کے کام کرنے والے افراد پر بھی منحصر ہے۔

6. Nursery Education:

نرسری ایجوکیشن سے مراد ابتدائی تعلیم ہے ابتدائی تعلیم ہوگی تو وہ اعلیٰ تعلیم کی طرف زیادہ رجوع بھی کریں گے اور حاصل بھی کر سکیں گے اور اس کے برعکس اگر لوگ ابتدائی تعلیم ہی نہ رکھتے ہونگے تو وہ اعلیٰ تعلیم حاصل نہیں کر سکیں گے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

7. Occupational Education:

اس سے مراد پیشہ وارانہ تعلیم ہے۔اور یہ تعلیم صرف وہی لوگ حاصل کرتے ہیں جنہیں کسی خاص شعبے سے لگاؤ ہوتا ہے یا جانا ہوتا ہے مثلاً ٹیچنگ پروفیشن میں جانے کے لئے (M.Ed, B.Ed)یا(M.A edu)وغیرہ ہیں۔ یہ تعلیم صرف وہی لوگ حاصل کرتے ہیں جنہیں اس شعبے میں جانا ہوتا ہے۔

Socialogical Set up.

Socialogical Set up سے مراد معاشرتی مطابقت ہے یعنی افراد معاشرے میں بہتر مقام حاصل کرنے کے لئے درج ذیل تعلیم حاصل کرنا ضروری سمجھتے ہیں اور یہ صرف ایجوکیشن ہی دے سکتی ہے۔ایجوکیشن کے بغیر انسان کا کوئی چارہ کار نہیں ہے۔ اگر انسان صرف تعلیم یافتہ بن جائے تو یہ ساری ایجوکیشن اس کے پاس خود بخود آ جاتی ہے۔

i. Citizenship Education:

اس سے مراد شہریت کی تعلیم ہے۔ مثلاً ایک ہی گھر کے افراد ایک دوسرے سے عادات گفتگو میں ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں لیکن تعلیم ان سب کو مل جل کر رہنے اور معاشرے کے ساتھ بہتر سلوک روا رکھنے کی ترغیب دیتی ہے۔ یہ تعلیم کی ایسی شاخ ہے جو شہریوں کے دفاع کا فروغ کرتی ہے اور اس کو Citizenship ایجوکیشن کا نام دیتے ہیں۔ اور یہ شہریوں کے حقوق کی حفاظت کرتی ہیں۔

2. Civic Education:

انسان جب اپنے حلقے سے بڑھ کر باہر کی دنیا میں معاشرہ میں قدم رکھتا ہے۔ اور یہ تعلیم اپنے حلقے اور تمدن میں نہ صرف تعلقات بڑھانے میں مدد دیتی ہے بلکہ اس کی بری عادات کو ختم کرنے کی ترغیب دیتی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

3. Culture Education:

Enrichment excellence transmission from one nation to another.

اس میں تین چیزیں ہیں جس سے آپ اس کی جامع تعریف کر سکتے ہیں۔

(i) The way you think.
(ii) The way you do.
(iii) The way you believe in.

تعلیم کی وہ شاخ جو کہ اپنے رسم ورواج وغیرہ کو برقرار رکھنے میں مدد دیتی ہے بلکہ اس ثقافت کو سنبھال رکھنے میں بھی مدد دیتی ہے۔

The basic work of education is to transfer of the culture to other generation.

4. Home Education:

Home Education سے مراد گھر کی تعلیم ہے۔ تعلیم کسی بھی گھر کا اہم ترین فریضہ سرانجام دیتی ہے۔

1. This education understands the members of family.
2. Life adjustment in home education.

5. Family Life Education

خاندان کے ساتھ زندگی گزارنے کی تعلیم۔ اگر ایک شخص تعلیم یافتہ ہوگا تو پھر ہی وہ اپنے خاندان کے ساتھ گھر والوں کے ساتھ بہتر مطابقت اختیار کر سکے گا اور بہتر ماحول پیدا ہوگا۔ اس کے برعکس ایک ان پڑھ شخص گھر میں بہتر ماحول پیدا نہیں کر سکتا۔ اور نہ ہی اچھی زندگی گزار سکتا ہے۔

6. Sex Education:

اس سے مراد جنس کی تعلیم لی جاتی ہے۔ اگر دونوں مخالف جنس اعلیٰ تعلیم یافتہ ہوں گے تو بہتر وقار اور مقام حاصل کر لیں گے اور وہ ایک دوسرے کے باہم تعلقات سے بہتر واقف ہونگے ہمارے ملک پاکستان میں کوئی ایسا رواج نہیں یا اس طرح کی تعلیم کا کوئی بندوبست نہیں ہے۔ جس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی وجہ سے اکثر نوجوان ناواقفیت اور نہ تجربہ کاری کی بناء پر بے راہ روی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ جس سے وہ معاشرے کے لئے مسائل کا سبب بنتے ہیں۔ جبکہ غیر ممالک میں جنسی تعلیم پر کسی قسم کی کوئی پابندی نہ ہے۔ اور وہاں پر بچوں کو سن بلوغت سے پہلے جنسی تعلیم سے روشناس کرا دیا جاتا ہے۔ تاکہ اُن کے لئے صحیح اور غلط کا فیصلہ کرنے میں آسانی ہو۔ جنسی تعلیم کے ذریعے ہم اپنے طلباء کو صحت اور اُس کی حفاظت اور مہارت کی تعلیم دیتے ہیں۔ کہ زندگی کو صحت مندانہ انداز میں کیسے گزارنا اور حقیقی خوشیاں کیسے حاصل کرنی ہیں۔

ملک پاکستان ایک اسلامی معاشرے کا دعوے دار ہے۔ لہذا اس طرح کی تعلیم پر تو کوئی قدغن نہیں مگر شرم وحیا کے پردے قائم رکھتے ہوئے گناہ ثواب کے تصور کو مدنظر رکھتے ہوئے ضرور نوجوانوں کو جنسی تعلیم سے آگاہ کر دیا جائے تاکہ وہ اپنے نفع ونقصان کو بخوبی سمجھ سکیں۔

خصوصاً جدید الیکٹرونک میڈیا کمپیوٹر، انٹرنیٹ، ٹی وی، کیبل، وی سی ڈی اور وی سی آر ذریعے جو جنسی لعنت پھیلائی جارہی ہے اُس کو روکا جا سکے اور اُس کے نقصانات سے ملک وقوم کے نوجوان ونونہالان نسل کو محفوظ کیا اور بچایا جا سکے۔ جب تک ہمارے صاحب بست وکشاد (حکمران ومذہبی علماء کرام، اساتذہ کرام اور والدین) خصوصی توجہ نہ دیں گے۔ اُس وقت تک نہ ممکن ہے اور ان پر لازم ہے کہ وہ اپنے بچوں پر خصوصی توجہ کریں اور خود بھی عملی نمونہ بن کر مثال پیش کریں۔ (جزا کم اللّٰہ فی احسن الجزا)

7. Liberal Education:

اس سے مراد آزاد تعلیم ہے۔ یہ فرد کو اپنی مرضی کے مطابق کام کرنے کا اختیار دیتی ہے تاکہ وہ اپنی مرضی کے مطابق مضامین، پیشہ اور تعلیم اپنائے۔

"Liberal education selected according to the personal attitude".

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

8. Moral Education:

اس سے مراد اخلاق کی تعلیم لی جاتی ہے۔انسان کلچر کا محتاج ہے اور کلچر (Sacrifice freedom and Education) کا محتاج ہے۔یہ علم کی وہ شاخ جس میں انسان کو اخلاقیات (Morality) کی تعلیم دی جاتی ہے

9. Norcatics Education:

اس سے مراد منشیات کی تعلیم ہے یعنی اگر ایک فرد تعلیم یافتہ ہوگا تو وہ منشیات کے نقائص سے واقف ہوگا اور ان کے استعمال سے واقف ہوگا کہ ان کو استعمال کرنا مضر ہے یا مفید یہ ساری باتیں ایک تعلیم یافتہ شخص ہی جان سکتا ہے۔

10. Parent Education:

اس سے مراد والدین کی عزت اور خاطر تواضع کرنے کی تعلیم ہے۔جس سے طلباء میں والدین سے عزت اور محبت سے پیش آنے کا درس دیا جاتا ہے۔دین اسلام کو یہ شرف حاصل ہے کہ اُس نے والدین کو ایک خاص مقام عطا فرمایا ہے۔کہ اللہ اور اُس کے رسول کے بعد اگر کسی کا کوئی مقام ہے تو وہ والدین کا ہے۔جبکہ کے اس کے مقابلے میں دنیا کی تہذیبوں میں والدین کے عزت کا کوئی تصور نہیں ملتا۔جبکہ امریکہ میں بسنے والے لوگوں کو اپنے کلچر پر بڑا ناز ہے وہاں کے لوگ اپنے والدین کو اپنے ساتھ رکھنا گوارہ نہیں کرتے۔یہاں تک کہ صورت حال یہ ہے کہ (U.S A) میں تقریباً (500) Old Age Hostal کی ایسی شاخیں ہیں جس میں بوڑھے والدین رہتے ہیں جن کی کوئی عزت نہیں کی جاتی۔وہ جب کام کرنے کے قابل نہیں ہوتے تب ان کو ہاسٹل میں داخل کروادیا جاتا ہے۔صرف نوجوانوں کو تعلیم کے ذریعے احساس دلوایا جاتا ہے کہ وہ والدین کی عزت کریں اور تعلیم کے ذریعے یہ فرد کو احساس دلوایا جاتا ہے کہ وہ کسطرح والدین کے ساتھ سلوک کرے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

Scientific Approach:

اس میں یہ دیکھا جاتا ہے کہ اس مضمون کی ایجوکیشن میں سائنس کی کیا اہمیت ہے۔ کیا فوائداورنقصانات ہیں۔

1. Science Education:

ہم جانتے ہیں کہ ایجوکیشن نے بھی سائنس کا روپ اختیار کرلیا ہےاورایجوکیشن کوایک سائنس کادرجہ دے دیا گیا ہے۔ایجوکیشن بھی بطور سائنس کے طور پر استعمال کی جارہی ہے۔

2. Education Technology:

سائنس تمام مضامین میں بہت اہمیت کی حامل ہے۔ سائنس ایجوکیشن میں جو بھی مضامین ہوتے ہیں چاہے وہ تدریس کے پیشہ سے تعلق رکھتے ہوں۔ تعلیمی ٹیکنالوجی بھی کسی ملک کی ترقی میں پیش پیش ہے جتنے زیادہ کسی ملک میں لوگ تعلیمی ٹیکنالوجی میں ماہر ہوں گے اتنا ہی وہ ملک ترقی کرے گا۔

(Application Scientific approach in scientific Technology.)

3. Research Education:

تحقیقی تعلیم بھی کسی ملک کی ترقی میں بہت اہمیت رکھتی ہے۔ تحقیق کا مطلب کسی بھی چیز کا تجزیہ کرنا ہوتا ہے کہ یہ چیز کیسی ہے۔ کس استعمال میں لائی جائے اور کیسے لائی جائے۔

4. Educational, measurement, assesment and testing.

"Qualified approach in exam is called measurement".

مثال کے طور پر طالب علم کو چیک کرنا ہو تو

"Measurement asses Evaluation 60% marks".

To interpret to have judge evaluation data testing to called interpret and have a judge.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

5. Special Education:

ایجوکیشن کی وہ شاخ جومطالعہ بھی مہیا کرتی ہے اور خصوصی تعلیم کے بارے میں معلومات بھی فراہم کرتی ہے۔ طالب علم کئی طرح کے ہوتے ہیں۔ کچھ طلبہ کو استاد کو بعض اوقات تعلیم سے ہٹ کر زیادہ توجہ دینی پڑتی ہے۔ یہ ان کے لئے جنہیں طلبہ کو زیادہ توجہ کی ضرورت پڑتی ہے۔ اس کو (Special) تعلیم کا نام دیتے ہیں۔

Misscellenous Education:

اس میں متفرق تعلیم ہے۔ یعنی اس میں ہر قسم کی تعلیم ہے۔

1. Environmental Education:

اس سے مراد ماحولیاتی تعلیم ہے۔ ماحولیاتی تعلیم کسی بھی سوسائٹی کے ماحول کے مطابق تعلیم دی جاتی ہے۔ یہ بنیادی طور پر بڑی اہمیت کی حامل ہے۔ 70% بیماریاں صرف ماحول کی وجہ سے پیدا ہوئی ہیں ماحول کو صرف تعلیم ہی صاف ستھرا رکھ سکتی ہے۔

2. Childhood Education:

آج کل طالب علموں کو خاص طور پر بچوں کی تعلیم و تربیت اور صحت و صفائی وغیرہ کے بارے میں خیال رکھنا چاہیے۔ ان کے بارے میں اقدامات کرنے چاہیں۔ امریکہ میں باقاعدہ یونیورسٹیوں ایم اے چائلڈ ہڈ کی ڈگری تک کی تعلیم دی جاتی ہے۔

3. Comparative Education:

ایجوکیشن میں جتنی بھی فیلڈز ہیں ان میں بچوں کو ایسی تعلیم دی جانی چاہیے جو بچوں کے ماحول کے ساتھ موازنہ کر سکے کیونکہ اکثر تعلیم بچے کے ماحول کے بالکل خلاف ہوتی ہے۔ وہ ایسا نہیں کرتے تو وہ ساری زندگی پریشان رہتے ہیں۔ اس قسم کی ایجوکیشن بہت سارے ڈسپلن کو کنٹرول کرنے کے قابل بناتی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

4. Consumer Education:

آمدنی وسائل سے حاصل ہوتی ہے۔ پھر ایک صارف اپنی حیثیت کے مطابق خرچ کرتا ہے۔ انسان کے اندر تقریباً چار سو خواہشات ہیں۔ جس میں صرف 10% خرچ کرتا ہے یا پوری کرتا ہے۔ اس کو ہم صارف کی تعلیم کا نام دیتے ہیں۔

5. Population Education:

مالتھس کا کہنا ہے چونکہ اس نے آبادی کا نظریہ پیش کیا کہ آبادی میں اس قدر تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے کہ آبادی ہندسی حساب سے بڑھ رہی ہے جبکہ وسائل بہت کم ہے۔

This is due to immense population. growth populaiton shortage of resources.

اگر ہم دیکھیں تو چائنا کی آبادی بہت زیادہ ہے مگر اس کے وسائل بھی بہت زیادہ ہیں جبکہ پاکستان میں یہ صورتحال نہیں ہے۔

6. Co-operative Education:

اس میں طالب علموں کو مل جل کر رہنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔ تعلیم کے جتنے بھی شعبے ہیں سب کے اپنے اپنے اصول وضوابط ہیں۔ تعلیم کی اگر تمام (activies) کو ملا دیا جائے، انتظامی اور وفاقی امور دونوں کو ملا کر اکٹھا کام کیا جائے تو اسے Co-operative کا نام دیتے ہیں۔

7.General Education:

اس سے مراد عام تعلیم لی جاتی ہے یعنی اگر لوگوں کے پاس عام تعلیم ہوگی تو وہ دوسروں کے ساتھ behave کرنا جانتے ہونگے اور ان کے پاس عام معلومات وغیرہ ہونگی۔ اگر کسی کے پاس عام تعلیم نہ ہو یعنی دوسروں کے ساتھ (behave) کرنا نہیں جانتے ہوں گے اور ان کے پاس عام معلومات بھی نہیں ہونگی تو ان کے لئے معاشرے میں رہنا مشکل ہو جائے گا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

8.Health Education:

تعلیم کی اس شاخ میں صحت کے بارے میں دیکھا جاتا ہے اور معلومات فراہم کی جاتی ہے۔ صحت سے متعلق تمام امور کا جائزہ لے کر اس کی بہتری کے لئے کام کیا جاتا ہے۔

9.Technical Education:

اس میں مختلف قسم کے علوم وفنون اور مہارتیں وغیرہ لوگوں کو سکھائی جاتی ہیں۔ یہ شاخ تمام تعلیمی شعبوں کی ٹیکنالوجی سے متعلق ہوتی ہے۔ اس کا مقصد لوگوں کو زیادہ سے زیادہ ماہر اور کاریگر بنانا ہوتا ہے۔

10.Library Education:

اس میں لائبریری سے متعلق لوگوں کو تعلیم دی جاتی ہے کہ لائبریری کو کیوں اور کیسے استعمال کرنا ہے۔ کتابیں کیسے استعمال کرنی ہیں اور لائبریری سے کیسے خریدنی ہیں۔

11.Military Education:

اس سے مراد وہ تعلیم ہے جو فوج کے بارے میں تعلیم دیتی ہے اوزاروں کو جوڑنا اور دفاع سے متعلق تعلیم دی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ فائرنگ وغیرہ بھی سکھائی جاتی ہے۔

12.Educational Psychology:

اس میں نفسیات کے بارے میں طلبہ کو معلومات دی جاتی ہے۔ اور یہ بہت حد تک طلباء کے مسائل ان کے نفسیاتی تقاضوں کے مطابق حل کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ تعلیم کی وہ شاخ جو طلباء اور اساتذہ کی تدریس سے متعلق تمام مسائل کا جائزہ لیکر ان کو حل کرنے کا طریقہ بتاتی ہے۔

13.Urban and Rural Education:

دیہاتی لوگوں کو شہروں کی طرف ہجرت کرنے یا نہ کرنے میں بہت حد تک مدد دیتی ہے۔ یہ ایک طرف سے دیہاتی ماحول کا مطالعہ کرتی ہے اور دوسری طرف ان کے مسائل کو حل کرنے کی طرف توجہ دیتی ہے اور اس ایجوکیشن کا بہترین مقصد دیہاتی اور شہری علاقوں کے لوگوں کی ترقی کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دینا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

14.Educational Philosophy:

فلاسفی کی تعلیم انسان اور اُس کے نظریات کا مطالعہ کرتی ہے۔فلاسفی دو لاطینی زبان کے الفاظ سے مل کر بنا ہے۔(love of wisdom)یعنی کہ دانائی اور حکمت کی باتوں سے محبت جس سے معاشرے کے اندر بسنے والے لوگوں سے کس طرح پیار کرنا ہے اور کس طرح اُن کو محبت والی زندگی گزارنے کے نظریات سے آگاہ کرنا ہے۔تاکہ وہ حقیقی نظریہ حیات سے وقف ہو کر فلسفہ حیات کو سمجھ سکیں اور آپنے مالک حقیقی کے حضور سرخرو ہو سکیں۔

15.Female Education:

تعلیم کی یہ شاخ ہمارے معاشرتی اور معاشی مسائل کو حل کرنے میں مدد دیتی ہے۔یہ شاخ عموماً عورتوں کی شرح خواندگی بڑھانے کے لئے ان کے معاشرتی مسائل کا جائزہ لیتی ہے اور عورتوں کی نفسیات کو سمجھنے میں مدد دیتی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعلیم ایک نئے تناظر میں

Education a New Perspective
(As a new trend)

''علم ایک ایجاد ہے اور اس کے پیچھے جو ایک مختلف چیز پوشیدہ ہے وہ جبلتوں کا کھیل، ہیجانات، خواہشات، خوف اور قبضہ کرنے کی خواہش ہے۔ علم اس مرحلے میں حاصل ہوتا ہے جس میں یہ تمام عناصر ایک دوسرے کے خلاف باہم مل جل کر جدوجہد کرتے ہیں۔ علم ہمیشہ مقید، تابع اور دلچسپ ہوتا ہے۔''

مسلمہ دعوے/اعلانات جیسے ''علم نیکی ہے'' اور ''علم طاقت ہے'' سے لے کر اس کے حالیہ منظّم برتاؤ/رویے تک، علم پر گفت وتنقید ہمیشہ سے ایک مسئلہ رہا ہے۔ سائنسی انقلاب کی یہ ایک مسلسل کامیاب کہانی ہے۔ بعد ازاں سترہویں (17) صدی نے علم کو ایک یکساں، تصوراتی، طریقاتی اور اداراتی رخ عطا کیا ہے۔ جدید دور سائنسی ترقی کے ثمرات سے اس قدر متاثر ہوا ہے کہ مثبت تجرباتی، سائنسی طریقہ علم کی تمام اقسام کے لئے ایک معیاری اور وضاحتی ماڈل/نمونہ بن گیا ہے۔

عصرِ حاضر کے اس تصور سے ایسی بے اطمینانی کہ ''علم کی صرف ایک ہی معتبر قسم ہے'' نے علم کو دوبارہ وضاحت کرنے کی ضرورت کو ترک کر دیا ہے۔

عموماً مختلف ڈکشنریوں کی تعریفات میں علم کی تمام مفاہمت شامل ہے۔ جیسے براہ راست آگاہی، فہم وفراست، سمجھ بوجھ، تعلیم، علمیت وغیرہ۔

تاہم جب ہم علم سے متعلق دوسرے مفاہیم، اقسام اور طریقوں کو دریافت کرتے ہیں تب اس مسئلے کی پیچیدگی کا فرق اور تفاوت واضح ہو جاتا ہے۔

اسی طرح Saniotology میں حالیہ رجحانات، Speech-act تصوری discourse-analysis اور knowledge-power کے جدید تصور نے علم کے تصور کو مزید مبہم اور ناممکن الوقوع بنا دیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یونانی فکر کے ابتدائی مراحل پر protagoras کا یہ دعویٰ کہ ''انسان ہر چیز کو ماپنے کی سوئی ہے'' ممکنہ علم میں انسانی موضوع کی اہمیت کی طرف ایک واضح قطعی اشارہ تھا۔ فاعل مفعول، علم رکھنے والا اور علم کا جاننے والا، انسان اور کائنات، انسان کی عقلی تاریخ کی نشو ونما کے مسلسل مراحل میں علم کے بنیادی درجات ہیں رہے ہیں۔ ''انسان جو نا صرف قوانین، تھیوریز، ادارے اور پورے دنیاوی مناظر کا موجد ہے بلکہ زندگی کے تمام ظاہری خدوخال کا بھی موجد ہے۔

یہ کہ تمام علم انسانی مرتب کردہ ہے ان مختلف طریقوں سمتوں کو منعکس کرتا ہے جس میں انسانی تجربات سمجھائے گئے ہیں۔ ان کی درجہ بندی کی گئی اور یہ وہ مضمون ہے جو مظاہر قدرت کی تمام اجسام میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے مثلاً طبعی، سماجی، انسانی فن مشہور ہیں۔

علم یقیناً صرف منتشر معلومات کا مجموعہ نہیں ہے بلکہ اس کا تعلق سمجھ، فہم کے پیچیدہ طریقوں سے ہے جو انسان کے اختراع کردہ ہیں۔ اس کے علاوہ علم جاننے والے علم کے عامل ہیں۔ یہ کہا جاتا ہے کہ علم بغیر عاملین کے ممکن نہیں۔ انسان مختلف چیزوں اور ان کے مابین علمی تعلق کا علم حاصل کرتا ہے اس سے ایک اصطلاح جنم لیتی ہے جسے ''علم کی اقسام/حالتیں'' کہتے ہیں۔ الفاظ، حرکات وسکنات، تجاویز اختلافات کی مدد سے انسان علم کا رسمی ڈھانچہ تشکیل دیتا ہے۔ تجاویز اور عواضی علامات کے سیٹ ان علم کی اقسام کو بطور ''تصور'' واضح کرتے ہیں۔ جب یہ علم کی اقسام تشکیل دی جاتی ہے تو انسانی تجربہ قابل فہم ہو جاتا ہے۔

پی ایچ ہرسٹ (P.H. Hirst) نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ ''چار (4) نکاتی معیار کو سامنے رکھتے ہوئے علم مختلف سمتوں میں پھلتا پھولتا ہے۔''

جو کہ حسب ذیل ہیں:

۱۔ بنیادی تصورات جو کہ تشکیل/ہیئت کے لئے بنیادی یا مخصوص نوعیت کے ہیں۔

۲۔ ممکنہ تعلقات کا ایک جال ہے جن کے ذریعے تجربہ کو سمجھا جائے۔

۳۔ تجربہ کو پرکھنے کے لئے مخصوص مہارتیں اور تکنیک۔

۴۔ تجربہ کے مدمقابل قابل پرکھ یا آزمائش۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آسانی کی خاطر ان علم کی اقسام کو ریاضی، طبعی سائنسی، سماجی سائنسی، فنون لطیفہ، ادب وغیرہ کی صورت میں تشکیل دیا گیا ہے۔ علم کی اس طرح تنظیم مخصوص اور نظریاتی نوعیت کے تجزیے اور فہم میں مدد دیتی ہے۔(1)

علم کی تنظیم کے لئے کوئی بھی Hirst کی اس کسوٹی یا معیار سے متفق ہوسکتا ہے۔ تاہم یہ متنازعہ دعویٰ کہ علم کی ہر شاخ یا قسم کو تجربے کے بمقابلہ آزمایا جائے کو تنقیدی جانچ یا آزمائش کی ضرورت ہے۔ ظاہر ہے اس معیار میں ممکنہ تجربات جو کہ طبعی سائنس کی خصوصیت ہے، پیمائش، مقداریت، مشاہدہ اور معروضیت بھی شامل ہیں۔ سائنسی علم وہ علم ہے جو منظم انداز میں اکٹھا کیا گیا ہو۔ منقسم کیا گیا ہو آپس میں جوڑا گیا ہو۔ اور جسکی وضاحت کی گئی ہو جیسے مدار میں ترتیب کو ایک تجربہ کے ذریعے بیان کیا جاتا ہے۔

فرانسیس بیکن (1564-1642ء) گیلیلیو (1564-1642ء)، اور کیپلر (1571-1630ء) کے دور سے تجرباتی سائنس علم کی دنیا میں حکمران ہے۔ نیوٹن (1642-1727ء) کے طریقہ کی ادراک کی کامیابی نے اسے ایک ماڈل کا درجہ دے دیا۔ اٹھارویں (18) صدی عیسوی جو کہ ایک روشن خیال دور سمجھی جاتی ہے نے سائنس کی وسعت سماجی منظر نامہ، آگاہ دماغ، معاشرہ کی نوعیت تک بڑھا دی ہے۔ کارل مارکس (1818-1883ء) نے پیداواریت اور معاشرہ کا معاشی ڈھانچہ کے مابین تعلق کو سماجی شعور کی بنیاد بنایا۔

جبکہ j.s.mill (1806-1873ء) نے انسانی سوچ، جذبات اور عمل کو انسانی فطرت کے قائم شدہ مستحکم قوانین کے تابع کیا۔ انیسویں صدی میں تشریح و تاویل کی حریف روایت نے واضح سمجھ بوجھ اور تشریح پر توجہ مرکوز کی، رویے کی وجوہات کے مطالعے سے پلٹتے ہوئے اعمال کے مفاہیم و معنی کی طرف توجہ دی۔

---

1. "Science in a free Society, N.T.B. London. Fayerabend, pp128-129"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب ہم کومٹے Durkheim، ویبر اور مارکس کو positivism کے لیبل تلے اکٹھا دیکھتے ہیں تو علم کی تمام اقسام کے متعلق دعوے محض تجربے کا نام لیتے ہیں اور مطمئن ہو جاتے ہیں۔ قابل فہم طور پر تجربیت، عقلیت اور وضاحتی طور پر منصوبے کا عزم ایک ہی چیز کی طرف مائل ہوتے ہیں وہ ہے "چیزوں کی ترتیب کو دوبارہ پیدا کرنا۔ جس میں ہر واقع کو اس کی ترتیب کے لحاظ سے آنا چاہیے۔ فطرت کے سخت و بے رحم قوانین اور اس کی وجوہات دی گئی ہیں۔ (1)

بے شک بیسویں صدی میں، سائنسی طریقہ نے علم کے نمایاں طریقہ کی حیثیت سے انقلابی وسعت اختیار کر لی ہے۔ معاشرتی سائنس بڑھتی ہوئی طبعی سائنس کے تیز دھارے میں شامل ہوگئی ہے۔ اور علتی مشاہدے کے ذریعے علم حاصل کرنے کے فعلیاتی طریقہ کی شکل اختیار کر لی جس میں تھوڑے سے حقائق سے وسیع نتائج اخذ کیے جاتے ہیں۔ لہٰذا اس بلند و بانگ دعوے میں دلیل ہے کہ سائنسی انقلاب مکمل تھا۔ (2)

لیکن کیا جاننے کے سائنسی اور نیم سائنسی طریقوں کو لفظ عام کی جگہ استعمال ہونے کی اجازت دے دی جائے۔ بے شک معاشرتی سائنسی مضامین جیسے نفسیات، عمرانیات، تعلیم وغیرہ سائنسی انقلاب کے سائے تلے ظاہر ہوئے۔ چنانچہ مثبت سائنس کے نمایاں تصورات کا غلبہ جیسے معروضیت، پیش گوئی، یقینیت، مواد کا اکٹھا کرنا، مشاہدہ، تجرباتی طریقہ وغیرہ، مجوزہ نتائج میکانکی اصولوں کا بڑے پیمانے پر استعمال سے جیسے انسانی سماجی رویے کی وضاحت کرتے ہوئے اگر انسانوں کو طبعی چیزوں (مشینوں) کی حالت میں گھٹا دیا جائے اور ان کے افعال کو بھی اسی طرح علتی قوانین کے تابع رکھا جائے جو کہ حیاتیاتی طریقوں یا مراحل پر بھی قابل نافذ العمل ہے۔ یہ بے شک تخفیفی پروگرام کی روح ہے جو بیسوی صدی میں ظاہر ہوا۔

---

1. "Holis Morlin, The philosophy of social science, cambridge university, press New Dehli, 2002."
2. "Henry John, The Scientific Revolution and the origins of Modern Science,Palgrave, china 2002.(2nd Ed) P-112".

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طبعی سائنسوں کی تدوین ویقین نے طبعی سائنس کی تحقیق کے لئے انتظامی ماڈل مہیا کیا۔اور Reductionism (کم کرنا) کی طرف رہنمائی کی۔تخفیفیت کے ایجنڈے کے آئٹم میں شامل تھا کہ دوسروں میں سماجی رویوں کو سائنسی تفتیشی طریقہ میں تبدیل کرنے کی ضرورت کا احساس جگانا اور سماجی و معاشرتی سائنس میں استعمال کے لئے طبعی سائنسی طریقوں اور تکنیکوں کو عاریتاً استعمال کرنے کی ضرورت لیکن اس طرح کا ایجنڈا سماجی منظرنامے کے مخصوص نوعیت کے متعلقہ مسائل سامنے لاتا ہے۔اور ہرطرح کی تشریحات کو علتی ،فعلیاتی نوع میں تخفیف اور طبعی سائنسی نظریہ کی تحریات جب وہ طبعی سائنس میں استعمال ہوتے ہیں۔

بظاہر ایک انسان کی فطرت ونوعیت بنیادی طور پر ایک ایٹم کی خصوصیات سے مختلف ہوتی ہیں۔مثال کے طور پر نفسیاتی اعمال، انتخاب کی آزادی، اخلاقی مقصد، سماجی منظرنامہ کی پیچیدگی، انسانی رویوں اور اعمال کو سیکھنے میں رسم ورواج کا کردار جوانسان کو حقیقی مواد میں تعلیل سے باز رکھتی ہیں۔یہ بات واضح ہے کہ فرضی استخراجی طریقہ انسانی اعمال کی دنیا میں ایک محدود کردار ادا کرسکتا ہے۔سماجی تناظر اوصافی طور پر مختلف ہوتا ہے۔اور طبعی سائنسی تصورات اور طریقوں کا پوری طرح سے اطاعت پذیر نہیں ہوتا۔اس تناظر میں نظریہ کا کردار بہترین طور پر لگ بھگ تعمیمات کے محدود کردار میں دیکھا جاسکتا ہے۔عالمگیری اور قابل قبول وضاحت کی بہ نسبت طبعی سائنس کی تبدیلی نوعیت کی تشریحات نے طبعی سائنس کے مثالی نمونہ میں تخفیف نامنظور کردی۔اس لئے اب جو چیز درکار ہے وہ ہے نظریاتی توضیحی ماڈل کی سماجی سائنس کی ضرورت کے مطابق تخفیف ہے۔

ایک متبادل توضیحی ماڈل ،اگرچہ فلسفیانہ پیٹرونچ نے اپنے عہد ساز کام

"The idea of social science"

معاشرتی سائنس کا نظریہ میں پیش کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی کے ساتھ ابتدا کرتے ہوئے وہ طبعی سائنس اور فلسفہ کی نوعیت کی مماثلت واضح کرتا ہے۔ Logical positivistic تصور کے برخلاف، وہ فلسفہ کو محض تصورات کی وضاحت کے باضابطہ کردار تک محدود نہیں کرتا اور گفتگو کی دنیا سے تضادات دور کرنے کے لئے بھی استعمال نہیں کرتا۔ ثانوی نوعیت کے مضامین جیسے سائنس، آرٹس وغیرہ کو ڈیل کرتے ہوئے،

ونچ (winch)، اس کے برعکس، ان مضامین کو مابعد طبیعات اور علمیات کے فلسفیانہ دائروں میں ان کی جڑیں تلاش کرتا ہے۔ تلاش حقیقت کے تجرباتی اور قیاسی طریقوں سے موازنہ کرتے ہوئے وہ یہ دلیل دیتا ہے۔

"جہاں تک مخصوص حقیقی چیزوں اور ان کے اعمال (مراحل۔ طریقہ کار) کی نوعیت وجوہات واثرات کے سائنسی تفتیش کا تعلق ہے۔ فلسفی کا تعلق حقیقت کی نوعیت سے بالعموم ہے جو ہمیں خالص حقیقت سائنس سے پرے لے جاتا ہے۔ یہ کوئی تجرباتی سوال نہیں ہے بلکہ ایک تصوراتی سوال ہے۔ اس کا تعلق تصور حقیقت کی قوت وتوانائی سے ہے۔ فلسفیانہ سوالوں کی طاقت وگیرائی کو تجرباتی سائنس کے پیش بینی معنوں میں نہیں سمجھا جاسکتا۔ اس کا جواب مخصوص مثالوں کی تعمیمات سے بھی نہیں دیا جاسکتا۔ چونکہ فلسفیانہ سوالوں کا مخصوص جواب پہلے ہی ان مثالوں کی قبولیت میں (جو حقیقی ہیں) استعمال ہو چکا ہے۔(1)

ونچ (Winch) کے دلائل کا سب سے اہم نقطہ اس موقف میں پوشیدہ ہے کہ فلسفہ کا تعلق صرف دنیاوی ظاہری اشیاء کے وجود کو ثابت یا رد کرنے کا نام نہیں ہے بلکہ ظاہریت کے تصور کو تفصیل سے بیان کرنے کا نام ہے۔ اب اس کے نزدیک تفصیل (کسی تصور کی) بیان کرتے ہوئے دو سوالوں پر توجہ مرکوز کی جاتی ہے۔

۱۔ کس حد تک حقیقت قابل فہم ہے؟ ۲۔ حقیقت اور زبان میں کیا تعلق ہے؟

چنانچہ فلسفی کی دلچسپی لسانی الجھنوں کو دور کرنے میں پوشیدہ نہیں ہے بلکہ ان الجھنوں کو سلجھانے میں ہے جن کا تعلق زبان کی نوعیت سے عموماً ہے۔(2)

---

1. Winch, The idea of a social science and 'its relation to philosophy" Routledge s kegan paul Ltd London. 1970 (P.8-9).
2. Winch, ...do.......... (p-12)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(Tractatus) میں Wittgenstein کا مؤقف زبان اور دنیا کے مابین تعلق کے بارے میں منطقی مطلب یہ ہے کہ زبان کا فلسفیانہ برتاؤ درحقیقت ایک مکالمہ یا گفتگو ہے جس کا تعلق دنیا سے ہے۔ حقیقت اس طرح زبان کی صورت میں پیش کی جاتی ہے جس طرح تصورات دنیا کے تجربات کی صورت میں مہیا ہوتے ہیں۔ اسی ے حقیقت وفہم زبان میں پوشیدہ تصورات کے معنی اور ان کے استعمال پر مبنی ہے۔ حقیقت کی سمجھ سے متعلق سوال اس طرح ایک علمیانہ سوال ہے کیونکہ اس میں سمجھ اور مفہوم شامل ہیں کہ کس طرح کوئی فرد کسی چیز کی سمجھ حاصل کرتا ہے۔ بے شک فہم کی یہ کسوٹی سائنس، آرٹ، مذہب وغیرہ میں مختلف ہو۔ تب بھی علمیت کا مقررہ کام قطعی و فیصلہ کن نوعیت کا رہے گا یعنی کہ ان شرائط کو بیان کرنا جن کو پورا کیا جا سکے اگر فہم یا سمجھ کا کوئی معیار مقرر ہے۔

مفہوم اور زبان کو تفویض شدہ کردار نے ونچ کے لئے یہ دعویٰ کرنا آسان بنا دیا کہ طبعی سائنس کے اہم نظریاتی مسائل کو تجرباتی تحقیق کے بجائے قیاسی تصوراتی تجزیے کے ذریعے فلسفیانہ طور پر حل کیا جا سکتا ہے۔ (1)

لیکن اس علمیانہ کوشش کو کس طرح سماجی زندگی کے فہم کے ساتھ مربوط کیا جائے۔ کیونکہ سماجی تعلقات سماجی حقیقت کے متعلق تصورات کا اظہار ہوتے ہیں۔ فرد کو یہ تلاش کرنا چاہیے کہ کس طرح یہ تصورات قائم کئے جاتے ہیں۔ Prima Facie، اس میں ایک خاص صورتحال Situation کی سمجھ وفہم شامل ہے جس میں کوئی فرد اپنی زندگی گزارتا ہے۔

کسی بھی زبان کو سیکھنے کے لئے انسانی معاشرہ مقدم وضروری چیز ہے۔ سماجی اعمال و رویوں کا انحصار اس معاشرے پر ہوتا ہے جس میں کسی فرد کی تربیت ہوتی ہے۔ جس میں وہ دوسروں سے زبان سیکھتا ہے جو اس کی غلطیوں کی اصلاح کرتے ہیں۔

---

1. Winch, The idea of a social science and 'its relation to philosophy" Routledge s kegan paul Ltd London. 1970 (P.17).

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اسے زبان اور معاشرے کی روایات سکھاتے ہیں۔ سماجی افعال کو پسندیدہ یا ناپسندیدہ تصور کیا جاتا ہے نا کہ صحیح یا غلط۔ یہ کسی سبب یا علت کی وجہ سے با قاعدہ نہیں ہوتے بلکہ قوانین کے تابع ہوتے ہیں۔ ہماری سماجی گفتگو کا سب سے بنیادی درجہ مفہوم یا سمجھ ہے اور انسانی عمل کو صرف اس کے مطلب معنی سمجھنے کے بعد سمجھا جا سکتا ہے جو کہ زبان اور تصورات کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ معنی خیز کام صرف اس لئے قابل فہم ہے اپنی معنی خیزیت اور قانون کی اطاعت پذیری کی وجہ سے۔ طبعی منظر نامہ کی خصوصیات با قاعدگی، یکسانیت، وضاحت اور تسلسل ہیں۔ سماجی زندگی بے قاعدگیوں، غیر تسلسل، توقف اور ابہام سے لبریز ہے جو کہ زبان علامت، جسمانی اشارہ، خلاء، تشبیہات، خاموشی وغیرہ کی صورت میں ظاہر کرتی ہے۔ ان کی باطنیت تصوراتی نوعیت کی ہے۔ اور ان کا زیادہ بہتر موازنہ گفتگو میں خیالات کے تبادلے سے کیا جا سکتا ہے بہ نسبت طبعی نظام میں طاقتوں کے باہم عمل سے۔(1)

بے ضابطگی کے عمل کے طور پر کسی واقعہ کی خصوصیت اندرونی نوعیت کی ہے جس میں ایک واقعاتی خصوصیت کسی بم کے دھماکے کی طرح نہیں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سماجی اعمال مختلف نوعیت کے رویوں جیسے خواہشات، توقعات، لقبات جو تصورات میں مجسم ہیں، میں جکڑے ہوئے ہیں۔ سماجی زندگی کے اس ڈھیلے ڈھالے تانے بانے کو مبہم ساختہ فہم و عقلیت سے سمجھا جا سکتا ہے۔ فعلیاتی تجسّس کے برعکس، سماجی سائنس زندہ علم ہے اس مبہم پیچیدہ، متن کے متعلق سماجی علم کو صرف پورے منظر نامے میں ایک بصیرت سے سمجھا جا سکتا ہے۔

سماجی سائنس میں Positivist مثبت رجحانات سے بڑھتی ہوئی بے اطمینانی نے عمر عصر discourse theory میں دلچسپی بڑھا دی ہے۔ مثال کے طور پر Jaoques Derrida نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ

---

1. Winch, The idea of a social science and 'its relation to philosophy" Routledge s kegan paul Ltd London. 1970 (P.128)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''کہ جب زبان نے عالمی مسئلوں کو اپنی گرفت میں لیا تو ہر چیز discourse بن گئی''۔ (1)

''اسی طرح Laclan, اور Mouffe نے گفتگو کو اس بات پر زور دینے کے لئے استعمال کیا کہ ہر سماجی ہیئت و وضع معنی خیز ہے۔ جس میں معقولیت اشیاء کے وجود کے ساتھ ملی ہوئی ہے''۔(2)

تجرباتی وضع کے برخلاف، ان تصورات کی گرائمر کو نظریاتی سیاق وسباق درکار ہے۔ Discourse theory ایک طرح سے زبان اور سماجی تعلقات کے درمیان تمثیل کا ایک منطقی پھیلاؤ ہے۔ 20 ویں صدی کے لسانی رخ نے اپنا دباؤ ''زبان کا استعمال'' سے ہٹا کر ''سیاق وسباق میں گفتگو'' کی طرف کر دیا ہے۔(3)

Derrida کا تصورِ گفتگو بطور متن یا تحریر جس میں سماجی تجربہ کو بطور اختلافی منطق وضع کیا جاتا ہے اور Foucault کا گفتگو کا تجزیہ یہ نشاندہی کرتا ہے کہ گفتگو اور معقولیت مشتق اداروں سے منسلک ہوتی ہیں جو اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہیں کہ یہ سماجی تعلقات کے نظام کے ساتھ معنی ہیں۔

Foucauldian کا تصور طاقتِ علم روابط کا ایک پیچیدہ سلسلہ ہے اور اس کے مضامین اور بہت سے مضامین کا احاطہ کرتا ہوا مطالعہ کو بالکل ایک نئی روشنی میں لا کھڑا کیا ہے، انسانی علم کے درجہ کے لئے دوررس نتائج کے ساتھ۔

1. Derrida "of Grammatology" (translation, G.C.Spivak) John Hopkins university press, London, 1976. (p 280)
2. Mouffe & Laclan, "Post Martism without Aplogies" New Left Review, 1987-p.84
3. Van Dijk, T, "Discourse as structure and process" sage, London 1997. (p.3)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علم کا ایک جامعہ تصور بطور a field of knowledge اس حقیقت کی تصدیق کرتا ہے کہ یہ صرف ایک فطری منظر نامہ نہیں ہے۔ آپ اس پر کسی بھی زاویہ سے نگاہ دوڑائیں۔ یہ انفرادی انسان اور انسانی معاشروں پر توجہ مرکوز رکھتا ہے۔ پھر اس کے ثقافتی پہلو کو بھی مدنظر رکھنا ضروری ہے۔ وہ جو تعلیم سے فائدہ حاصل کرتے ہیں یعنی متعلم اور وہ جو تعلیم دیتے ہیں دونوں انسان ہیں۔ اسی لئے وہ طبعی سائنس کے طریقوں میں معمول نہیں ہے۔ پورا سماجی منظر نامہ معنی خیز ہے اور معنی پر زبان کے ذریعے نظر دوڑائی جاتی ہے نا کہ صرف افعال کے ذریعے۔ جیسا کہ Halis نشاندہی کرتا ہے کہ سچائی وضاحت سے مقدم نہیں ہے۔

''جو ہم تجربہ کرتے ہیں اس کو بیان کرنے کے لئے ہمیں تصورات کو استعمال کرنا چاہئے''۔ تصورات صرف مظاہر قدرت کے ذریعے ہی نہیں ملتے بلکہ وہ مظہر قدرت کی درجہ بندی میں ملوث ہیں۔ (1)

ہمعصر Discourse تھیوری نے سماجی تعلقات کی غیر فعلیاتی بنیادوں کو مزید نمایاں کیا ہے۔ حال ہی میں گلوبل ''مارکیٹ لاجک'' کے ظاہر ہونے سے استاد شاگرد اور نصاب کے مابین تعلقات کو پھر سے ترتیب دیا گیا ہے جیسا کہ جنس، صارف اور اشیاء کو پیدا کرنے والے کا باہمی تعلق۔ (2)

چنانچہ تعلیم کو بطور سماجی سائنس تشریح و توضیح اور تجزیے کے لئے ایک نئی کوشش درکار ہے۔ سماجی سائنس نئے تناظر میں اور ہمعصر توضیحی نمونوں کی روشنی میں دیکھی گئی اور تعلیم کے لئے بطور مضمون دوررس نتائج رکھتی ہے۔ عموماً یہ تعلیم کی سماجی سائنسی بنیادوں کے ایک issue کے طور پر ظاہر ہوئی ہے۔ (3)

1. Halis & Morlin, "philosophy of Social Science." Cambridge university press, New Delhi, 2002. p.70-71
2. Ahier and Esland, Education Training and Future work, Routledge, Londons N.Y (1999).pp-191
3. Martusewicz,R,A & Reynolds won (Ed) "inside out, contemeporary critical perspectives in Education St, Martirus press New York (1994) (pp 103).

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعلیم بطور ایک ملا جلا مضمون جبراً یا ضرورتاً اپنے مواد اور طریقۂ کار کے لئے درج ذیل سماجی سائنسوں پر انحصار کرتی ہے نفسیات، معاشیات، تاریخ عمرانیات وغیرہ۔ اسی لئے سماجی سائنس کو سمجھنے میں (بطور علم کی ایک منفرد شاخ کے) حالیہ ترقی تعلیم کے لئے نمایاں اور اہم شاخ ہے۔

مختلف نظریاتی مثالیں جیسے General theory اور discourse theory وغیرہ کو ہمعصر فلسفیانہ توضیحی روایات میں design کیا گیا اور model بنایا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ کیوں قطعی نوعیت کے تعلیمی discourse کے مسائل پر اکیسویں صدی کے موڑ پر توجہ مرکوز کی گئی۔ جیسے

1. Globalison
2. Feminist theory
3. Multiculturalism
4. Critical pedalogy etc.

تعریفی تناظر میں حالیہ تبدیلی جس کو نام دیا گیا ہے۔

"The plastic, sense of education"

اور جس کو ''معاشرے کے ساتھ تعامل'' سمجھا گیا۔(1)

نتیجہ کے طور پر سمت اور محدود مطالعاتی طریقے جو positive Science کے لئے مخصوص ہیں وہ ان تکنیک کے لئے راہ ہموار کر رہے ہیں جیسے

1. Linguistic analysis,
2. Intertextuality
3. Discourse analysis (2)

---

1. Matheson David et alced "An introduction to the Study of Education" DavidFulton publishers London 1999 (p.2)
2. Ball J.B, (Ed) "Foucaul to and Education" (1990),
& Trend The Crisis of Meaning in culture and Education(1995).

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

Mcclellan مختصراً تعلیم کا سماجی سائنس کے ساتھ موازنہ کرتا ہے۔

"تعلیم واضح طور پر سماجی سائنس کے ذریعے کسی چیز کا مطالعہ ہے۔ بے شک تعلیم کا فہم، تمام معاشرتی سائنسوں کا موضوع ہے۔ کوئی بھی چیز جو ہم تعلیم کے بارے میں جاننا چاہتے ہیں کو سماجی سائنس کی کسی بھی شاخ میں تلاش کرنا چاہیے۔" (1)

تعلیم کو بطور سماجی سائنسی مضمون کے لیتے ہوئے، اس کا اپنا نیا توضیحی ماڈل develop کرنے کی ضرورت اور طبعی سائنس کے طریقوں اور تکنیکوں سے مختلف طریقوں کو اپنانے کی تاکید کی گئی ہے۔ اس نمونہ جاتی تغیر کے تعلیم بطور مضمون پر بہت اہم اثرات ہیں۔ نصاب کی تنظیم، تعلیمی تحقیق کے ساتھ ساتھ تعلیمی گفتگو، آنے والے ابواب میں ان پر روشنی ڈالی جائے گی اور تفصیلی تجزیہ کیا جائے گا۔

1. Mcclellan J.B "Philosophy of Education" prentice Hall inc. New Jerrcy (1976).

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ہفتم

تعلیمی ڈسپلن بطور ایک مضمون

Educational Discipline as a Subject

اس سوال کی طرف آنے سے پہلے، کہ آیا تعلیم ایک مضمون ہے یا تعلیم کا مضمونی درجہ کیا ہے آیئے دیکھتے ہیں کہ لفظ Discipline کا روز مرہ استعمال میں کیا مفہوم ہے۔

Discipline کی اصطلاح لاطینی لفظ Disciplina سے نکلی ہے جس کے دوہرے مفہوم تھے جو کہ آج بھی ہیں۔ یہ قدیم علوم جیسے فلسفہ، موسیقی، بلاغت اس کے ساتھ ساتھ طاقت اور ضبط کے مسئلوں کی طرف بھی اشارہ کرتی ہے جیسے مثال کے طور پر۔ "Anilitary Discipline"

علم اللسان کے حوالے سے بات کرتے ہوئے لفظ Discipline تدریسی عمل Learning Situation میں متحکم ہے۔ یہ قوانین یا کسی بھی طرح کی تربیت کی پیروی کے تصور کو پھیلاتا ہے۔ ممکن ہے وہ اصول سیکھے ہوئے ہوں جیسے کہ گرامر اخلاقیات کے اصول۔ یا وہ جن کا تعلق تعلیم کے طریقہ سے ہو مثلاً مشق اور تربیت کے اصول یا وہ کسی بھی چیز کو سیکھنے کے لئے لازمی عمومی اصول ہوں جیسے خاموشی کے اصول اور خوراک کے اصول۔ اس طرح کے اصول خارجی طور پر بھی متعلم پر مسلط کیے جا سکتے ہیں یا متعلم خود بھی ان کو لاگو کر سکتا ہے۔ جب کبھی ہم قوانین کی بابت تصور کرتے ہیں بطور ایک نظام ترتیب کے، اس کے دماغوں پر اثرات کے حوالے سے تو Discipline کی بات کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

مزید تکنیکی اصلاح میں Discipline کی تعریف "بطور ایک علم کے حصے یا جانی پہچانی شاخ جو عقلی تعلیم کی حدود میں واقع ہوکرتے ہیں۔ جس کے کچھ یقینی قوانین یا معیارات بھی ہوں"۔(1)

1. Kirger Joseph, Encyclopaedia of Education (Discipline) New York philosophical Library 1971. pp3.99

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس بیان کردہ پیمانہ میں درج ذیل نکات بھی شامل ہیں۔

۱۔ اس کے مطالعے کے لئے وقف شدہ علماء کی تعداد۔

۲۔ ان علماء کی نسبتی اہمیت۔

۳۔ علمی حلقوں میں Discipline نظم وضبط کی عمومی اہمیت۔

۴۔ اس کی عمر اور تاریخ۔

۵۔ ایک قومی بلکہ بین الاقوامی علمی معاشرہ کا قیام ووجود۔

۶۔ ایسے معاشرے کی رکنیت اور قومی وبین الاقوامی علمی معاشروں میں اسکا مقام۔

''تعلیم بطور ایک مضمون'' اس فقرے سے ہم کیا مطلب لیتے ہیں۔ ایک ایسا مضمون جو کالج یا یونیورسٹی کی سطح پر پڑھایا جاتا ہو۔ محدود معنوں میں، یقیناً ایسا ہی ہے لیکن اگر ہم تعلیم کے مقام و رتبہ پر بطور ایک مطالعاتی مضمون کے نظر دوڑائیں تو اس کے مفہوم کا دائرہ وسیع ہو جاتا ہے۔ مضامین کی حالیہ تاریخ قدیم مضامین کو بطور خالص یا حقیقی علمی مضامین کے (title) عنوان کو غیر مستحق سمجھا جاتا ہے۔ قدر گھٹانے والے اعتراضات کے خلاف تین اوصافی جوابات درج ذیل ہیں۔

۱۔ سب سے بڑی علمی ڈگری ان لوگوں کو دی جاتی ہے جو تعلیم کا عالمانہ مطالعہ مکمل کر لیتے ہیں

۲۔ نفس مضمون اور اس کا مطالعہ ان مضامین کے مشابہ ہو جو جانے پہچانے مضامین ہیں۔

۳۔ تعلیم میں ایک مضمون بننے کی پوری صلاحیت ہے اگر تعلیم کے عالم کو تحقیق ومطالعہ کے زیادہ کٹھن پیمانہ کو اپنانا ہوگا۔

وہ جو اس حقیقت سے انکار کرتے ہیں کہ تعلیم کبھی بھی ایک مضمون کا مقام نہیں حاصل کر سکتی، اس کو ایک پیشہ ورانہ مضمون سمجھتے ہیں جیسے ادویات یا انجینئرنگ وغیرہ۔ اس لئے تعلیم کو اپنے بنیادی تصورات، نظریات اور طریقوں کو بنیادی علمی مضامین جیسے فلسفہ، نفسیات وغیرہ سے اخذ کرنے چاہئیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

walton اور kuethe مضمون کی تعریف اس انداز میں کرتے ہیں۔

" A body of subject matter made of concepts, facts and theories, so ordered that it can be deliberately and systematically taught." (1)

تصورات، حقائق اور نظریات سے بنا ہوا نفس مضمون جو اس طرح مرتب کیا گیا ہو کہ اسے سوچ بچار سے اور منظم طور پر سکھایا جا سکے"

یہ بلاشبہ ایک وسیع تعریف ہے جو ایسی سرگرمیوں کو بھی بطور مضمون شامل کر لے جیسے کرکٹ کھیلنا اور پھولوں کی سجاوٹ اس میں امتیازی قوت کی کمی ہے اور مضامین اور غیر مضامین کے درمیان فرق واضح کرنے میں ناکام ہو جاتی ہے۔

مرتب شدہ مضامین کو مجموعہ کی حیثیت اختیار کرنے کے لئے تعلیم کو روایتی مضامین کا راستہ اختیار کرنا چاہیے۔

۱۔ اس کے آزمائش کئے ہوئے کام رمواد کو اکٹھا کرنا چاہیے۔

۲۔ اس کے تصورات کو deal کرنے کے لئے موزوں تکنیک پیدا کرنی چاہیے۔

۳۔ متعلقہ انسانی منظر نامہ کے علم کا جائز دعویٰ۔

۴۔ ایک عقلی روایت جو ماضی، حال و مستقبل کے تحقیقی کام کے مابین تسلسل فراہم کرتی ہو۔

۵۔ نمایاں علماء کا بلند درجہ عقیل مضمون کی نمایاں خصوصیات۔

دو صدیاں قبل یونیورسٹیوں کو مضمونی خطوط پر منظّم کیا گیا ہو مخصوص شعبوں کے ساتھ ڈیپارٹمنٹ، سکول اور ایک مضمونی یونیورسٹیوں کی شکل میں۔ مزید برآں مضامین متفرق معاشرتی سائنس کی کڑی حدود میں نمودار ہوئے جیسے نفسیات، علم بشریات، معاشیات، سیاسیات وغیرہ۔

کوکلمینز (Kocklemans) اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ

"Each discipline internalized its aims, and became increasingly specialized so that study within it became rather rigidly Compartnentalized in terms of autonomous principles (Ed)". (2)

1. Walton and J.Ruethe J.(Edu) The Discipline of Education university of wisconsin press Madison.(1963). (p.5)
2. Koclemans, Joseph J. "Inter disciplinarity is Higher Education" The Pennsylvania state university press, 1979. (p.2)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''ہر مضمون نے اپنے مقاصد تشکیل دیئے اور بہت جلد انفرادیت وخصوصی مہارت پیدا کر لی تا کہ اس مضمون کا مطالعہ آزاد وخود مختار اصولوں کی اصطلاح میں منقسم ہو جائے''۔

اس قدر تیز تقسیم نے مخصوص اصطلاحات کو جنم دیا، معقول مشقیں، تکنیک اور طریقہ کار نظریات اور توضیحی ماڈل وغیرہ کو بھی جنم دیا۔ مضامین کی خود مختاری نے فطری حدود دائرہ کار کو عیاں کیا جو کہ مضمون کی نوعیت کے لئے درکار ہوتے ہیں۔ ''اب ہر مضمون اپنے اندرونی اصول رکھنے کا دعویٰ کرتا ہے۔ اور ہر مضمون نے طریقہ کار کے مطابق اور مفروضات کے لحاظ سے تشکیل دے لئے ہیں۔ جن کو کسی دوسرے مضمون میں نہ تو ترجمہ کیا جا سکتا ہے نہ کسی بنیادی مضمون میں قابل سراغ (تلاش) ہے۔ (1)

معاشرتی سائنسی مضامین نے اپنے اسٹرکچر کو طبعی سائنسی مضامین کی طریقہ پر استوار کیا ہے جس طرح انہوں نے سائنسی انقلاب کے درمیان تشکیل پائی۔ طبعی سائنسوں کی بنیادیں اور مضامین ترکیب معاشرتی سائنس سے بالکل مختلف ہیں اول الذکر نے اپنی سرگرمیوں کی بنیاد واضح اصولوں پر اس انداز میں رکھی ہے کہ یہ مسلسل علم کے دائرے کو منظم انداز میں پھیلا سکتا ہے۔ تفتیش، جوازیت کا پیمانہ اور تحقیقی طریقہ کار عموماً سائنسی مضامین سے لئے جاتے ہیں اور بذات خود سائنسی علم کا ایک لازمی حصہ تشکیل دیتے ہیں۔ یہ دیئے گئے سائنسی تحقیق میں موروثی ہوتے ہیں۔ جب ظاہر ہو جائیں تو انہیں جوازیت اور معقولیت کے مراحل سے گزارا جاتا ہے۔ اس عمل کے دوران، یہ اپنا قیاسی کردار برقرار رکھتے ہیں حتیٰ کہ تھیوری کی تشکیل کے آخری مرحلے کے دوران قیاس اولین کی معقولیت و وضاحت حتیٰ کہ بنیادی مفروضہ بھی صرف نسبتی واجبیت کے درجے پر پہنچ سکتا ہے۔ عمومی مفروضہ اور حتمی اصولوں کو پھر فلسفیانہ تفتیش کے دائرے میں منتقل کر دیا جاتا ہے جسے ہم فلسفۂ سائنس کہتے ہیں۔

1. Koclemans, Joseph J. "Inter disciplinarity is Higher Education" The Pennsylvania state university press, 1979. (p.2)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرضی، استخراجی طریقہ کار طبعی سائنس کی عملی روح کی طرف مائل ہے اور جو معاشرتی سائنس میں ناقص دریافت کیا گیا ہے۔(1)

ان کی علمیاتی درجہ پر کوئی مشترکہ اتفاق رائے نہیں ہے۔ تھیوری کا درجہ اور تفتیش کے طریقہ کار اس کے ساتھ ساتھ توضیحی ماڈل اختصار کے مسئلے کا شکار ہیں۔ نتیجہ کے طور پر مضامین کی حد بندی اتنی واضح طور پر نہیں کی جا سکتی۔ معاشرتی سائنسی مضامین کی کثیر جمیت رکثیر پیمائشیت موروثی کثرت مضامین کو جنم دیتی ہے۔ چنانچہ اصناف کی بگڑی ہوئی اشکال ہر معاشرتی سائنس میں مستقلاً وقوع پذیر ہوتی رہتی ہے۔ (2)

نمایاں ہوتی ہوئی معاشرتی سائنس یعنی کہ تعلیم کثیر مضمونی کا کلاسیکی کیس ہے۔ ممکن ہے یہ دعویٰ بھی کیا جائے کہ مضامین کے پیمانہ کو موثر طور پر معاشرتی سائنس میں عموماً اور تعلیم میں خصوصاً استعمال یا لاگو نہیں کیا جا سکتا تو کیا بغیر کسی مضامینی پیمانہ کے ہمیں نئے مضامین ممکنات یا امکان کو نکال باہر پھینکنا چاہیے۔ کیا سختی سے نافذ العمل تصور مضمون کو اس امکان میں مانع ہونا چاہیے کہ اصولوں اور مستحکم و قائم شدہ مضامین کے طریقہ کار کا مشترکہ سیٹ تشکیل دیا جا سکے؟ تعلیم کے حوالے سے، اس طرح کے بنیادی اہمیت کے سوالات کا تسلی بخش جواب قطعی اور فیصلہ کن ہیں۔

تعلیم بطور مطالعہ کے جڑیں نکال سکتی ہے اور اس کو محفوظ بھی کیا جا سکتا ہے۔ اگر اس کے نفس مضمون، طریقہ کار اور تحقیقاتی طریقوں سے متعلق بنیادی مسائل کو اچھی طرح سکھایا جائے اور مضبوط بنیادوں پر حل کیا جائے۔

---

1. Khan Asif Iqbal (Urdu) "Amozish Journal of Education and Inter-Disciplinary Research (Bilingual). Govt. college of Education Lahore (Vol2) 2001.(pp.1.10)"

2. Martuse Wieze Renolds, (Ed) "Contemporary Critical Pespectives in Education" St.Martirus press, New York, 1994. (p.5)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حتی کہ نصف صدی کے وقفے کے بعد بھی، پاکستان میں تعلیم کو محض ایک مشق تصور کیا جاتا ہے بجائے ایک مضمون کے۔حتی کہ بطور مضمون بھی اس کو ایک منفرد و ممیز مضمون کا درجہ دینے میں بھی ہچکچاہٹ پائی جاتی ہے۔اس کے لئے کوئی واضح اور مختصر تعلیمی طریقے نہیں ہیں۔ تعلیمی بحث اور تحقیق میں مستعمل تصورات اور اصطلاحات شبہ اور اچھی طرح سے واضح تعریف نہیں کئے گئے۔کبھی کبھار کوئی تعلیمی اصطلاح استعمال ہوتی ہے۔نفسیاتی، معاشرتی اور فلسفیانہ تصورات اور سوچ بچار کے طریقے نا قابل شناخت طور پر استعمال کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ "تعلیم کے بطور ایک علیحدہ مضمون کے درجے کے متعلق شبہات کو منطقی طور پر حق بجانب ثابت کیا جاتا ہے۔(1)

کالجوں اور یونیورسٹیوں کے نصابی مضامین کے شامل حال ایشوز (Issues) کو بھی اچھی طرح سے علیحدہ علیحدہ نہیں کیا گیا۔ یہ مسائل دوسرے معاشرتی سائنسی مضامین کے ساتھ منطبق ہوتے ہیں۔مخصوص منطقی ڈھانچہ اور تصورات کے سیٹ (جن کے تعلقات متعین کرتے ہیں کہ کیا معنی خیز دعویٰ یا سوال اخذ کیا جاسکتا ہے) مہیا نہیں ہیں۔طریقہ کار کی آزمائش کے کوئی حقیقی تعلیمی طریقے نہیں ہیں جو تحقیق نتائج و حاصلات کی جوازیت کو قائم کرنے کے لئے اختراع کئے گئے ہوں نظریہ پیش کرنے اور وضاحت کرنے کے لئے کوئی حقیقی تعلیمی طریقہ کار نہیں ہے جن کی بنیاد ان کے اپنے مخصوص حقائق پر ہو اور جو اس مضمون میں منفرد نوعیت کے حامل حقائق ہیں۔ اس لئے جب کوئی تعلیم سے نفسیات، فلسفہ وغیرہ کی طرف رخ موڑتا ہے تو وہ ان میں واضح فرق قائم کرنے میں ناکام ہو جاتا ہے۔مثلاً تعلیم کو محض (احناف میں دھبا) کے تناظر میں اخذ نہیں کیا جاسکتا بلکہ یہ تو دوسرے مضامین کا معاملہ ہے جو کہ تعلیم کے نفسِ مضمون کے لئے بنیادیں مہیا کرتے ہیں۔ دوسرے مضامین تعلیم کے میدان میں خامیوں کو پورا کرنے اور خلا کو پر کرنے میں اپنا جائز کردار ادا کرتے ہیں حتی کہ بنیادی اجزاء جیسے نظریہ تعلیم کو بھی باہر سے درآمد کرنا پڑا ہے۔

1. Khan Asif Iqbal "Amozish Journal of Education and Inter Disciplinary Research" (Bilingual) Govt College of Education Lahore 2001.(p.18)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے شک یہ بات شک وشبہ سے بالاتر ہے کہ دوسرے مضامین تعلیمی مقاصد، طریقہ تدریس، تحقیق تکنیک وغیرہ میں نمایاں کردار ادا کرتے ہیں۔ معاشرتی، اخلاقی اور نفسیاتی حقائق و تصورات کو تعلیم کے مطابق و موزوں کرنے کے لئے ایک سنجیدہ کوشش کی جانی چاہیے۔ اگر دوسرے مضامین سے ضروری فرضیے اخذ کرنے ہوں تو وہی فرضیے تعلیمی نظریہ میں کس طرح تصدیق کئے جاسکتے ہیں۔ پوری کی پوری بحث فیصلہ کن مسئلہ پر مبنی ہے یعنی کہ تعلیم کا مقام بطور ایک آزاد و خود مختار مضمون کے اور بطور منفرد علم کے شاید اس سوال کا جواب تعلیم کی نوعیت کے کثیر مضمونی اوصاف کی پہچان میں پوشیدہ ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعلیم کا نصاب بطور ایک مضمون کے

Educational Curriculum Discipline As a Subject

نفس مضمون کا تصور و مفہوم:

وسیع تعلیمی تناظر میں، نفس مضمون کا تصور واضح کرتے ہوئے عموماً یہ تصور کیا جاتا ہے کہ نفس مضمون تین اصطلاحوں کے مابین ایک درمیانی اصطلاح ہے۔

کوئی فرد (استاد) کسی فرد (طلباء) کو کوئی چیز (xyz) سکھاتا ہے لیکن یہاں ہمارا مرکز نگاہ نفس مضمون پر ہے جو کہ تدریس اور تعلیم کے لئے مواد ہے۔ تاہم بطور ایک عقلی تصور کے، اس کو متعلقہ چیزوں کے حوالے کے بغیر سمجھنا یا برتاؤ کرنا ناممکن ہوگا۔

شیفلر (Scheffler) کے تجزیہ "The Language of Education" کو بیان کرتے ہوئے، ہم طلباء کو صرف نفس مضمون ہی نہیں پڑھاتے، بلکہ ہمیں طلباء کو کچھ سکھانا بھی ہوتا ہے

ہینڈرسن (Henderson) اپنے مضمون "Uses of Subject Matter" میں دلیل دیتے ہوئے کہتا ہے کہ ''ثمر آور نفس مضمون کے تصور کے لئے یہ ضروری ہے کہ استاد کی کم از کم تین اہم امور میں مدد کرنی چاہیے۔

۱۔ جماعت میں تفکر، مقاصد کے لئے نفس مضمون کا انتخاب۔

۲۔ نفس مضمون کی تنظیم کیونکہ اس کے مرکب اجزاء میں کوئی تعلق ہے۔

۳۔ طلباء کا جائزہ اور نفس مضمون کا حصول۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نصاب تعلیم بطور ایک مضمون کے

اب ہم تعلیم اور نصاب کے قریبی تعلق کو دیکھتے ہیں۔ ''نصاب'' کی شکل میں تعلیم کیسی ہوتی ہے؟ یا ''تعلیم'' نصاب کی شکل میں کیسا ہوتا ہے؟

جب تناظرات کو خصوصی توجہ دی جائے لگی اور قائم شدہ فرضوں اور توضیحات کو سوالات کی شکل میں ڈھالنے سے جوش و جذبہ کے ذریعے تعلیم کا تصور تبدیل ہو گیا۔ تو نصاب کا قدیم تصور تعلیم کے ساتھ بطور ترسیل منسلک ہوا جس کے نتیجے میں Reproduction Theory نصاب میں نمایاں ہوگئی۔ تب تعلیم کو اصول تعلیم و تربیت سے زیادہ بطور تعلیم کو اہمیت دی جانے لگی تو Critical Theory نمایاں ہوگئی چنانچہ تعلیم نے اپنا کھیل نصاب بطور ایک آلہ کی مدد کے ساتھ کھیلا۔

جان لینن John Lennon، (1970) اپنی مشہور زمانہ کتاب "working class Hero" میں لکھتا ہے کہ تعلیم کا عمل ایک مداخلت ہے کسی بھی فرد چیز کو یا تو بطور نمایاں ثقافت کے ایک حصے کے دریافت کرنے کے بعد اس کو کوئی نام دیا جاتا ہے (Folks on Hill) یا بطور مغلوب کے اس کا مشاہدہ کیا جاتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ ''تعلیم گھر جانے والے راستہ پر چلنے کا نام ہے۔ تا کہ وہ بھی ''پہاڑی باشندے'' کی مانند بن سکیں''۔

لینن کہتا ہے کہ گھر ایک پھندا ہے اور یہ کہ سکول راستہ کی نشاندہی اور تراش کر دینے کے ساتھ مختلف منازل کی یقین دہانی کی خدمت بھی سرانجام دیتا ہے۔ سکول اور نصاب دراصل گول قید خانے ہیں۔ سکولوں میں نصاب طلباء اور اساتذہ کی روزمرہ زندگی کی بطور نامنظوری کا کام بھی کرتا ہے۔ ہماری وضاحت وتشریح اور خلاف قیاس بطور پر نفی کی جاتی ہے۔(1)

---

1. Lenon Jhon, "Working Class Hero", Jhon Lennon and the Plasttc one Band, Apple Music Landon, 1970. (P.106)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فوکالٹ (Foucault) اپنے ایک انٹرویو میں pierce Boncenne کے ساتھ اپنے اس تصور کہ لوگوں کو عادات اور جسمانی حرکات کے ساتھ محدود کر دیا جائے جو کہ تعلیمی نظام کی پریکٹس بھی ہے۔ یہ عمل دراصل تعریف اور نفی کا عمل ہے۔ اس کے نتیجے میں جو چیز عمل میں آئی وہ موقع کے ذریعے انسانی اطاعت پذیری کی ایک مکمل تیکنیک تھی۔ محدودیت، حفاظت، کڑی نگرانی، افعال کی مسلسل نگرانی مختصر یہ کہ انتظام وانصرام کی ایک مکمل تیکنیک تھی جس کا قیدی اپنی سزا کی حدود میں تبدیلی کا ایک محض مظاہرہ تھا۔ (1)

نصاب نے ورکنگ کلاس ہیروز کی تخلیق کی کوششوں کو بطور تعلیمی نظام کی پیداوار مربوط کر دیا۔ دوسرے علمی مضامین میں نصابی نظریات اور علماء نے تعلیم میں Reproduction تھیوری کا مطالعہ کیا ہے۔ ایسا عمل جس میں تعلیم نہ صرف پہاڑی لوگ / باشندے تخلیق کرتی ہے بلکہ وہ بھی جن تک رسائی ناممکن ہے اور جوان کی خدمت کے لئے بنے ہیں۔ آسان الفاظ میں، ری پروڈکشن کا تصور یہ ہے کہ سکول (عیاں اور پوشیدہ دونوں قسم کے نصاب کے ذریعے سکول اسٹرکچر اور کنٹرول پر اس کا زور و تاکید) حالیہ معاشی نظام اور ناہموار معاشرتی کلاس کی تقسیم کے تسلسل کو قائم رکھنے کا فریضہ سرانجام دیتے ہیں۔ اس تھیوری پر انحصار کرتے ہوئے، سکول طلباء کو اس معاشی نظام میں داخل ہونے کے لئے تیار کرتے ہیں، ایک بہت بڑے معاشی کرہ / حلقے میں پیداواریت کا اسٹرکچر اور سکول کے اسٹرکچر کے مابین مطابقت کے ذریعے سے۔ دوسرے الفاظ میں سکول بااختیار افراد کو اپنا اسٹیٹس برقرار رکھنے میں مدد کرتے ہیں۔ تعلیم میں معاشرتی تعلقات کا اسٹرکچر نہ صرف طلبا کو مضامین کے سوالات کا عادی / خوگر بناتا ہے بلکہ ذاتی وضع، ذاتی اظہار کے طریقے، ذاتی تشخص اور معاشرتی کلاس کی پہچان بھی پیدا کرتا ہے جو کہ نوکری / ملازمت کی مطابقت حاصل کرنے کے لئے ناگزیر لوازمات ہیں خصوصاً تعلیم کے معاشرتی تعلقات، منتظموں اور اساتذہ کے تعلقات، استاد اور طلباء کے تعلقات، طلباء اور ان کے کام کی نقل کام کی درجاتی تقسیم ہیں۔ (2)

---

1. Kritzman "Michel Foucault: politics, Philosophy culture: Interviews and other writings" (1977-1984) Routledge Crape Hall. New York. 1988.(p.105)
2. Bowles and Gintis (p-131)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نتیجہ خیز ادب نے نصاب کو معاشی اسٹرکچر کی پیداواریت کرنے والا ثابت کیا ہے اور اسے ری پروڈکشن تھیوری سے منسوب کیا ہے۔ ری پروڈکشن تھیوری نے ورکنگ کلاس ہیروز کو جنم دیا۔ ان پر جو جبر کیا گیا اور دوسروں پر سکولوں میں کیا گیا اور ایسے ذرائع بیان کیے کہ ان کی پہاڑ تک رسائی ناممکن تھی سوائے غلاموں کے ری پروڈکشن تھیوری سخت قائدانہ کنٹرول میں بطور ایک معمولی آغاز کے قابل قدر تھی جس نے تعلیمی نظام کو تنقید سے آزاد کیے رکھا۔ سوائے مثالی تعلیمی فلسفیانہ موقف کے لیکن ری پروڈکشن تھیوری پر بھی جلد ہی تنقید کی گئی اس کی سادگی اور استقلال کی وجہ سے عورت اور مرد کو اتنا سادہ اور مستقل مزاج نہیں بنایا گیا بلکہ وہ مزاحمت کرتے ہیں۔ اس فہم کے ساتھ ایک مزاحمتی ادب نے جنم لیا۔

Resistance theory میں کام کا آغاز سیاسی نصاب میں ری پروڈکشن کی تاکید و دباؤ کو ختم کرنے کے لئے ہوا۔ اور پھر Reproduction Resistance/ بطور ایک منطقی عمل کی طرف مڑ گیا۔ 1980ء کے وسط میں، اس نے روزمرہ تعلیمی مشق کو اپنا فوکس بنالیا بالخصوص نسل، کلاس اور جنس کے تدریسی اور سیاسی مسائل۔ مزاحمت تقریباً وضع شدہ مضمون کے تعلم کا عمل بن جاتا ہے۔ اور مزاحمتی عمل جو نئے مضامین کی ممکنہ تخلیق کی طرف نشاندہی کرتا ہے۔ مزاحمت یہاں تعلیم کا ''حاصل'' یعنی مختتم پیداوار ہے۔ اس کی سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب ''Learning to Labour'' کس طرح ورکنگ کلاس کے بچے جاب حاصل کرتے ہیں۔

پاول ولز (Pawl Willis, 1977) نے مزاحمت کے تصور کی اہمیت کی وضاحت کی سکول اور وسیع تر معاشرتی اور معاشی اسٹرکچر کے مابین تعلقات کی پیچیدگیاں اور تضادات کے زیادہ سے زیادہ فہم حاصل کرنے کیلئے ولز نے یہ مشاہدہ کیا کہ ورکنگ کلاس کے لڑکوں نے اپنے انگلش سیکنڈری سکول کے خفیہ نصاب اور سرکاری نصاب کے خلاف مزاحمت کی۔ اس نے لکھا کہ اس مزاحمت کی جڑیں شاپ فلور ثقافتوں میں ہیں جوان کے خاندان کے افراد اور معاشرے / طبقے کے ارکان سے متاثر زدہ ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ولز (willis) کے تصور مزاحمت میں یہ واضح ہے کہ پیداواریت کا عمل قابل بحث تھا۔ اوراس وجہ سے ری پروڈکشن تھیوری کی مستقل مزاجی کی اصلاح ضروری تھی۔

Resistance Theory تعلیم کے سیاسی تجزیہ میں ایک بہت مشہور تصور رہا ہے۔ بے شک 1985 کے بعد سے، سکولوں میں اساتذہ اور طلباء کے روزہ مرہ تجربات کے تجزیے میں نقطۂ آغاز کے طور پر استعمال ہوتا رہا ہے۔ کس طرح اساتذہ اور طلباء دونوں سکول کی جبری پالیسیوں practicesاور تنظیم/ڈھانچہ کے خلاف مزاحمت کرتے ہیں۔ اور ان روزمرہ مخالفتوں کا کیا نتیجہ نکلتا ہے؟

ان سوالات سے بچنے کیلئے ایک مختصر پھلانگ لی جاتی ہے وہ سوالات جن کا تعلق تدریسی مشقوں کی متبادل اقسام کی تخلیق سے ہے جو طلباء اور اساتذہ کو علیحدہ کرسکیں اور ان تعلیمی اور معاشرتی تنظیم/ڈھانچہ کی تبدیلی کی طرف رہنمائی کرسکیں۔

اس طرح critical pedagogy کی بحث نے تنقیدی تعلیمی طبقہ میں اہمیت و شہرت حاصل کرلی۔ نصاب میں یہ مکمل اور جزوی تفسیر نے ری پروڈکشن تھیوری اور Resistance theory کی شکل میں، critical pedagogy کی طرف رخ موڑ لیا۔ جب تدریس کی نمایاں اقسام دریافت ہوگئیں۔ Freire (فریرے) نے اس طرح کی تدریس کو (Bacnking Sducetion) قرار دیا۔

فریرے (Freire1971) کے نزدیک طلباء کو خالی بنک تصور کیا جاتا ہے اور اساتذہ کا کام ان خالی بنکوں کو جہاں تک ممکن ہوسکے علم کے کھاتوں سے بھرنا ہے۔ اس نظام میں تدریس کا بنیادی مقصد ترسیل ہے۔ معلومات اور اختیارات ایک ہی رخ میں بہتے ہیں۔ استاد بطور ذریعۂ علم اور اساتذہ اور طلباء خرچ کرنے کا ضبط وتحمل سے بننے والے ہیں۔ تعلیم خرچ کا عمل ہے۔ یہ تدریسی طریقہ ایک معاشرتی و معاشی نظام کی تخلیق ہمیں مدد دیتا ہے جس کو صرف اور بقاء کے لئے اختیارات سے وابستگی درکار ہوتی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترسیل پر اس تاکید کے برعکس (Critrical Pedagogy) تبدیلی پر زور دیتی ہے۔ یہ تدریس اساتذہ کو بطور دانشور تصور کرتی ہے اور طلباء کو بطور علم منظر عام پر لانے والا تصور کرتی ہے بجائے علم کو صرف کرنے والے۔ critical pedagogy بنیادی سوالات کیوں اور کیسے پر تنقید کرتی ہے اور طلباء میں یہ شعور پیدا کرتی ہے۔ اور یہ شعور طلباء کی نہ صرف تدریس تعلم اور نصاب میں مدد کرتا ہے بلکہ زندگی کے تمام شعبوں میں ہوشیاری سے اور دانائی سے ردعمل میں help مدد کرتا ہے۔ بے شک یہ ایک حقیقت ہے کہ تعلیم نے علم کو منظم کرنے میں بہت مددی ہے نصابی تھیوری کو منظر عام پر لانے میں اور مختلف لیولز/ مدارج کے لئے اور مقاصد کے لئے نفس مضمون کے انتخاب میں بھی مددی ہے۔ حالیہ ادب نے نصاب میں بنکاری نظام کی مضر اثرات کی طرف نشاندہی کی ہے۔

لیکن تعلیم کے مضمون میں بنکاری تعلیم اور تعلیم کے مفید اثرات بغیر کمی کے جاری ہیں۔ ان سب سے بڑھ کر، نصاب کی تدوین کرنے والے اس مضمون کی اصل روح کی خلاف ورزی کئے جا رہے ہیں۔ غیر ضروری مواد شامل کر کے اور اس کو بطور تعلیم پیش کر دیتے ہیں۔ تحقیق اور مطالعہ کے طریقہ کار مضمون کی اصل نوعیت کے خلاف ر برعکس ہیں اور اس مضمون کے دائرہ کار اور وضع دونوں کی ضروریات سے انحراف کرتے ہیں۔ بحث طلب سوال یہ ہے کہ نصاب کس نوعیت اور شکل کا ہونا چاہیے جہاں تک تعلیم بطور مضمون کا تعلق ہے؟ جیسا کہ اوپر ہم بیان کر چکے ہیں کہ تعلیم نا صرف ایک نظریاتی مضمون ہے بلکہ ایک عمل اور ایک مشق ہے۔

بطور تصوراتی قواعد، یہ پیچیدگی سے مختلف معاشرتی سائنس جیسے فلسفہ، نفسیات اور عمرانیات سے جکڑی ہوئی ہے۔ مزید برآں بطور ایک گفتگو کے، جس کا موضوع علم کے بارے انسانی تعامل ہے۔ اس نے بنیادی طور پر مفہوم اور فہم و فراست سے ڈیل کرنا ہے۔ اس لئے ساختہ نصاب تعلیم کے مضمون کے لئے موزوں نہیں ہے اضافی طور پر تعلیم ایک مضمون ہے جو کہ نا قابل تقسیم طور پر ثقافت اور انسانی نشوونما سے منسلک ہے جو کہ نصاب سازی کے عمل کو مزید پیچیدہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنا دیتا ہے۔ اسی لئے یہ قابل ترجیح ہے کہ ایک ڈھیلی ڈھالی ساخت سے متعلق علم کی رسائی نفس مضمون کے انتخاب کے سلسلے میں طریقہ تدریس سے متعلق، مطالعہ کے طریقے، تخمینہ اور جائزے کے حکمت عملی کے متعلق استعمال کیا جائے۔

تعلیم کے مضمون میں مطالعاتی (areas) کی شناخت نازک مسئلہ ہے۔ بے شک ایسا مواد مہیا کرتا ہے جو تعلیمی مسائل پر اپنی توجہ مرکوز کرتا ہے۔ تعلیمی اصطلاحات کا ایک یقینی مجموعہ بھی دستیاب ہے۔ تاہم زیادہ تر تعلیمی بحث اصل حقیقت میں باہم متن سے متعلق ہے مثلاً "تعلیم کیا ہے" کا مفہوم اور وضاحت کے لئے ہمیں نفسیات کے سیکھنے کے نظریے کو سمجھنا ہوگا۔ اکثر اوقات یہ خالصتاً فلسفیانہ یا نفسیاتی عبارت ہے جو متعلم کو تعلیمی مسائل کی صحیح اور جامع مفہوم کو حاصل کرنے کے قابل بناتی ہے۔ اسی طرح بطور ایک عمل اور سرگرمی کے، یہ زیادہ قابل قبول ہے کہ متعلقہ مواد کی تشریح اور جائزے کے لئے شماریاتی طریقے استعمال کئے جائیں۔ منتخب شدہ نفس مضمون کو ایسے شماریاتی تھیوری اور فارمولا شامل کرنے کی ضرورت ہے جو کہ تعلیم کی "Field-based" سرگرمیوں کے لئے درکار ہوتی ہیں۔ عملی طور پر، تعلیم انفرادی اور گروہی زندگی دونوں عناصر کی نمائندگی کرتی ہے۔ لہٰذا تعلیمی سلیبس کو ہلکا معاشرتی رنگ دینا بھی ضروری ہے۔ یہ کثیر مضمونی اور مخالف نفسِ مضمون کو تدریسی طریقوں کا ایک پیچیدہ سیٹ درکار ہے اس امکان کے ساتھ کہ ان کا میلان فہم وفراست کی طرف ہوگا جو کہ تعلیمی بحث کے لئے درکار ہوتی ہے۔ ظاہر ہے اس طرح کی سرگرمی میں ایسی گوناگوں اپروچ کو مخصوص نوعیت کی تعلیم اساتذہ کی حکمت عملیوں کی ضرورت ہوتی ہے۔

تعلیمی نفس مضمون کا استاد بہت سارے مضامین میں برابر ماہر نہیں ہوسکتا اور ایک یقینی سطح پر اس میں تعلیم کی صلاحیت بھی ہونی چاہیے۔ اس طرح غیر تعلیمی تخصیص کار تعلیم کے مضمون کے ماہر کے لئے درکار ہے۔ ہمعصر مابعد جدید تناظرات میں، تعلیم کی معاشرتی سائنسی بنیادوں نے تعیم کے مضمون میں نصاب سازی پر ایک نئی نظر اور جائزہ کی ضرورت کو متعارف کرایا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

Discourse Anal اور معاشرتی لسانیات والوں کی پیش کردہ پرکھ/بصیرت نے تعلیمی متن/عبارت میں تصورات اور مفہوم پر مرتکز ہونے کی ضرورت پر زور دیا ہے۔

Michel Foucaults کے power-knowledge تعلق پر نئی روشنی نے نصاب کی structuralist تھیوری کو ابتر کر دیا ہے۔ اگر علم کی تنظیم سچائی کی سیاسی میکانیت کے تابع ہے، نصابی متن یا عبارت میں سچائی کے دعوے اور تکنیک کی ویلیو پر تدریسی سلیبس اور تعلم کے طریقہ کا حصہ دار بننے کی منظوری کا دعوی نہیں کر سکتے گلوبل لیول پر، اس طرح کے مسائل کو دھکیل دیا گیا ہے جیسے جنسی تعصب، نسلیت، کثیر ثقافت اور ری پروڈکشن تھیوری۔ یہی وہ مسائل ہیں جو تعلیم میں جو نصابی پیکج کو بگاڑ دیتی ہیں اور بے اثر کر دیتی ہیں۔ حالیہ گلوبل ازم کی روشنی میں، تحقیق و مطالعہ کے موجودہ معاشرتی سائنسی تکنیک مسائل کا شکار ہو چکی ہیں اور ان پر نظر ثانی کی جا رہی ہے ان کو دوبارہ تشکیل دیا جا رہا ہے۔ تعلیم بطور ایک معاشرتی سائنس ان سے ماورا نہیں ہو سکتی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعلیم کی کثیر مضمونی بطور معاشرتی سائنس

Inter Disciplenarity of Education as a Social Sience

Covering more than one subject

تعلیم بذات خود ایک سے زیادہ مضامین پر مشتمل مضمون ہے۔ اور ایسا خاص طور پر معاشرتی سائنسوں کی دنیا میں ہوتا ہے کہ جب کوئی ایک فرد یہ دریافت کرتا ہے کہ انسان نے اپنے انفرادی اور معاشرتی مسئلوں کو ان لائنوں پر منقسم اور مرتب نہیں کیا جن کی بنیاد تعلیمی مضامین میں رکھی گئی۔ اگر معاشرتی سائنس حقیقی انسانی مسئلوں کی تفتیش میں متجسس ہیں تو پھر انہیں ان مسائل کی تفتیش کرنی ہوگی جن کا انسان کو روز تجربہ ہوتا ہے۔ اس فیلڈ میں کام کی تقسیم اور تخصیص بنیادی طور پر کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ جب تک کہ کوئی یہ محسوس نہیں کرتا کہ مختلف معاشرتی سائنسی مضامین کے نفس مضمون اور عنوانات ایک دوسرے پر منطبق ہیں۔

معاشرتی سائنسوں میں سے کوئی بھی مکمل طور پر انسانی محرکات، زبان، خاندان مختلف گروپس، مذہبی اداروں، سیاسی اور معاشی زندگی سے تعلق منقطع کرنا پسند نہیں کرے گی۔ مختلف معاشرتی سائنسی مضامین ایک جیسے مسائل یا ملتے جلتے انسانی مسائل کا مطالعہ کرتے ہیں۔ اور پھر نظریہ پیش کرتے ہیں۔ اگر ایسا ہی ہے تو پھر کوئی بھی معاشرتی سائنس تنہا اپنے متعلقہ مسائل حل نہیں کر سکتی۔ وہ مضامین جن کا تعلق انسانوں سے ہے، ان میں ایک موروثی خطرہ جو اکیلا کام میں درپیش ہوتا ہے وہ ہے ان کی تعممات اور تھیوریوں کی جوازیت کی قربانی دینی پڑتی ہے۔ آج کل معاشرتی سائنس میں تعممات اور نتائج کی جوازیت کو چیک کرنے کے لئے دستیاب بہترین ذرائع یہ ہیں کہ ان کی پیمائش کسی دوسرے معاشرتی سائنس کے ویسے ہی متعلقہ مسائل پر مبنی تعممات اور نتائج کے برخلاف کی جائے۔ چنانچہ کثیر مضمونی نوعیت میں اور معاشرتی سائنسوں کے نفس مضمون کی بناوٹ کے لحاظ سے موروثی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معاشرتی اور طبعی دونوں سائنسوں میں، کسی مخصوص مضمون کا بنیادی مسئلہ (یعنی کثیر مضمونی) نتائج وتصورات کو متعین کرنا ہے جو وہ مضمون ضرور مستعار لیتا ہے اور یہ فیصلہ کرنا کہ کن معاملات میں اسے دوسرے مضامین کے ساتھ سمجھوتہ کرنا ہے تاکہ یہ اپنے پیروں پر کھڑا ہو سکے مضبوطی سے۔ان تمام شہادتوں سمیت جو اس کے ضابطے کی جوازیت کو یقینی بنانے کے لئے درکار ہیں۔وہ پیمائش جو سائنس کو دوسرے مضامین سے درکار ہے اور جس کے ساتھ یہ کام چلاتی ہے معاملہ کرتی ہے وہ اس کی اپنی ساخت کی بُنت کے لئے اجزاء فراہم کرتی ہے۔یہ محض تخفیف کا معاملہ نہیں ہے بلکہ مختلف مضامین کے مابین ایک مسلسل نقطۂ تعامل ہے تاکہ مسئلہ کا جامع فہم حاصل کیا جاسکے لہٰذا کوئی بھی معاشرتی مضمون ضابطہ کی جوازیت کا دعویٰ نہیں کرسکتا جو اس کی اپنی روایتی حدود کے اندر رہ کر تشکیل پائے بلکہ مضمون مخالف تبادلہ کے ذریعہ ٹھوس ضابطہ حاصل کرنا چاہیے۔

انسانی مسائل ان لائنوں پر مرتب یا منقسم نہیں کیے جاتے جو معاشرتی سائنسی مضامین کے مابین حدود و قیود، ساخت اور تقسیم کے ساتھ مطابقت رکھتی ہوں۔ ہر معاشرتی مضمون دوسرے کے بنیادی طریقوں پر انحصار کرتا ہے تاکہ اپنے مروجہ ضابطے کی جوازیت کو چیک کرسکے۔مثلاً سماجی طاقت بارے تحقیقی حاصلات و ضابطے، گروپوں کے مابین کشمکش یا لیڈر شپ جیسے کہ عمرانیات (Sociology) کے شعبے میں سکھائی جاتی ہے، نفسیات، علم بشریات، سیاسیات اور تاریخ مکمل طور پر مخالف یا علیحدہ نہیں ہوسکتے۔اگر ان میں سے کسی ایک مضمون کا بھی جوازیت کا دعویٰ ہے۔ان کے ضابطے اور تحقیقی نتائج کو شناخت کی ضرورت نہیں تاہم انہیں باہم موبوط اور تابندی ہونا چاہیے۔بصورت دیگر ان میں سے کچھ یا تو باطل ہوجاتے ہیں جیسا کہ عموماً ہوتا ہے۔ان کا تعلق مختلف مظاہر سے ہوتا ہے جنہیں غلطی سے ایک جیسے Labels مل جاتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری طرف جب مختلف معاشرتی مضامین سے حاصل کردہ نتائج و ضابطے ایک دوسرے کو تقویت اور مربوط کرنا شروع کرتے ہیں تو پھر جوازیت کی آزمائش اور دعوے سنجیدگی سے کیئے جاسکتے ہیں۔ تب ہمعصر انسانی مسائل میں ان کا اطلاق کے بارے میں سمجھ و لگن شروع ہو جاتی ہے۔ وہ مسائل جن کا تعلق کثیر مضمونی سے ہے جہاں جوازیت کے مسائل برتر اعلیٰ ہیں اور جہاں کثیر مضمونی تنگ نظری کی اصلاح کرنے والے بالآخر دریافت کئے جاتے ہیں۔ بلاشبہ یہ بات درست ہے کہ تخصیص کار، ادارہ سازی اور تقسیم کار شعبہ جاتی قواعد کے ذریعہ علم کے حصہ جات کا باعث بنتی ہیں۔ اس حصوں میں بٹے ہوئے علم کے وسیع میدان (Areas) کی یکساں تصویر حاصل کرنے کے لئے، جامع تجزیہ ضروری معلوم ہوتا ہے۔ وہ جو اس طرح کہ تجزیوں میں ملوث ہیں انہیں سائنسی تفتیش کی تکنیکوں کے روایتی طریقہ کار سے ہٹ کر چلنا چاہیے۔ ایسی ہی ایک کوشش غیر مضمونی رویہ کا اطلاق ہے اگرچہ اس اپروچ (پہنچ / رسائی) کی مضمونی رویوں کے علاوہ بھی ضرورت ہے پھر بھی ان سب سے ہٹ کر چلنے اور راستہ بنانے کی ضرورت ہے۔ ہمیں ایسے طریقہ تفتیش ایجاد کرنے چاہئیں جو روایتی طریقوں سے مختلف ہوں اور معمولی اور کثیر مضمونی تفتیش کے لئے مربوط دائرہ کار مہیا کریں مثلاً ممکن ہے کہ یہ کام جدید تبدیل شدہ مضمونی تحقیقی منصوبوں کے ذریعے کیا جاسکے۔

معاشرتی مضامین میں دوطرفہ تبادلہ:

اصطلاح کثیر مضمونی کا مطلب ہے کہ نئے تحقیقی میدان کی دریافت جو کہ نئے مضامین کے لئے راہ ہموار کریں گے۔ اس لئے یہ تمام مضمونی اعتراضات کو دور کریں گے علم کے نئے مضامین کے ظہور پر۔ اس طرح نئے علم کا ظہور اور اضافہ کا امکان یقینی ہے۔ علم کا مرکب پن معاشرتی سائنسی مضامین کے مابین ایسے ہی ایک نقطۂ تعامل کا متقاضی ہے۔

انسانی تعاملات کا تجزیہ کرنے کے لئے اسٹرکچر لیول تجزیہ کا معاشرتی لیول ہے جس میں گروپ، معاشرتی تنظیمیں، قرابتی نمونے یا ثقافتی نمونے (معاشرتی اقدار اور اصولوں پر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشتمل) تجزیے کی اکائی ہے۔رسمی نمونے اور ثقافتی نمونے دونوں انسانی افراد کے مابین تعامل کے پیداوار ہیں جو کہ معاشرتی اکائی کا حصہ ہیں اور جو زندگی کے اہم کاروبار میں مصروف کار ہیں اور کچھ بننے کی جدوجہد کررہے ہیں اور دوسروں کے ساتھ اپنا رتبہ بہتر بنانے کی کوشش کررہے ہیں۔افراد کے مابین ماضی اور حال میں تعامل ، انسانی تعلقات اور ان کی ثقافت کے نمونے تبدیلی کے ماتحت ہیں۔ نئے حالات (تکنیکی، معاشی، سیاسی، ثقافتی) کے تحت مزید تعاملات یا ان حالات کے تحت جو اخلاقی اقدار کے مابین کشمکش اور تناؤ کو جنم دیتے ہیں لیکن بالآخر تبدیلی کا نتیجہ مستقل انتشار یا بے ترتیبی نہیں ہے بلکہ نئے مستحکم نمونوں کی طرف رجحانات ہیں مثلاً نفسیات اور عمرانیات کو لیجئے جو کہ مضامینی تناظر میں سب سے زیادہ اکمل معاشرتی سائنس ہیں۔ دونوں لیولز پر واقعات مستقلاً منتقل ہوتے رہتے ہیں۔

کثیر مضمونی مطابقت دو کے مابین تعلق پر مشتمل ہوتی ہے۔ان دو تعاملات کے مابین تعاملات کا مطالعہ کرتی ہے۔مختلف حالات کے تحت ان کے نسبتی وزن کو دریافت کرتی ہے۔ معاشرتی مضامین کے لئے کثیر مضمونی مطابقت ایک ضروری امر ہے۔کیونکہ ان میں سے کوئی بھی اکائی بذات خود مکمل نہیں ہے۔نہ ان میں سے کوئی تجزیہ ایک محدود نظام کی نمائندگی کرتا ہے۔ درحقیقت نظریاتی ماڈل کی جوازیت کا آخری ٹیسٹ اور تجزیہ کے کس لیول پر تحقیقی نتائج ان کی مناسبت ہے اور دوسرے کسی لیول پر ان کی تائید ہے۔مطابقت کے لئے ایسی کوششیں مشترکہ مثالی نمونہ کی تشکیل کے لئے ضروری ہیں کونسی مضبوط بنیاد پر کوئی بھی مضمون تشکیل پاسکتا ہے بغیر یک مضمونی کے اجارہ دارانہ دعوؤں کے۔کثیر مضمونی کوششوں نے خاص طور پر، نئے نئے کثیر مضامین کی راہ ہموار کی ہے۔ چند مثالوں میں یہ کثیر مضامین باقاعدہ مضامین کی صورت اختیار کر گئے اپنے شعبوں، پیشہ ورانہ میگزین، ادبی وعلمی معاشروں قومی اور بین الاقوامی کانفرنسوں کے ساتھ۔ کچھ اور مثالوں میں، نئے مضامین حقیقی و اصلی مضامین کے چھوٹے ماتحت مضامین کی صورت اختیار کر گئے۔ بہت سے مسائل کا حل جو کسی معاشرے کو متاثر کرتے ہیں ان کا حل کثیر مضامین کے ذریعے تلاش کیا جاسکتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کثیر مضمونی تعلیم اور تعلیم بطور کثیر مضمون:

عموماً یہ تصور کیا جاتا ہے کہ تعلیم بطور ایک ادارہ کے کام کرتی ہے جو اپنے معاشرے کے افراد کی تربیت کرتی ہے تا کہ وہ مفید کام کر سکیں لیکن یہ سماجی کردار بھی ادا کرتی ہے۔ قابل قبول سماجی رویے بھی ہے اور بنیادی اقدار رویوں کو تقویت پہنچا کر کردار ادا کرتی ہے۔ ایک تعلیمی تجربہ کردار بھی ادا کرتا ہے۔ ایک ایسا نظام جو تخصیص کار اور پیشہ واریت کے ذریعے معروضی طور پر محفوظ کرتا ہے۔ اگر مضامین اور مخصوص مطالعہ یونیورسٹی کی پیداوار ہیں اور یونیورسٹیاں بدلے میں یقینی قسم کے معاشروں کی پیداوار ہیں۔ اور بہت سے مضامین کے تعلیمی مطالبہ کو ہمیں تعلقات مرکز نگاہ میں رکھنے چاہئیں۔ غیر مضمونی تعلیم سے درج ذیل مقاصد بھی حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

۱۔ تعلیم کی تکمیل:

کثیر مضامینی تعلیم طالب علم کے لئے مکمل تعلیمی تجربہ کی فی الحقیقت کوشش کرتی ہے۔ یہ طالب علم کی حوصلہ افزائی کرتی ہے کہ وہ انسانی علم کے مختلف حصوں کا ادراک بڑے اور مکمل دائرہ کار کے اندر رہ کر کرے جیسا کہ کوکلمینز (kockelmans) اسے بیان کرتا ہے کثیر مضامین میں سائنسی وحدت کی بحالی کی کوشش کرتی ہے۔

۲۔ آزادی تفتیش:

کثیر مضمونی تعلیم زیادہ آزادی تفتیش کے مواقع فراہم کرتی ہے بہ نسبت روایتی مضامین کی تعلیم کے کیونکہ طالب علم صرف ایک فیلڈ میں محدود نہیں ہے کسی بھی تصور مرکزی خیال یا مسائل کے تعاقب میں بلکہ بہت سے فیلڈ میں اس نے اپنا کام پھیلایا ہوا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ اختراعات:

کثیر مضمونی تعلیم کے بارے میں عموماً یہ تصور کیا جاتا ہے کہ وہ طلباء کو تنگ روایتی سوچ کے بندھنوں سے آزادی کے مواقع فراہم کرتی ہے اور حقیقی بصیرت اور تفکر حاصل کرنے کا موقع دیتی ہے روایتی طور پر زیادہ تر عقلی تفتیش اور تحقیق علیحدہ مضامین کی حدود میں منعقد کی جاتی ہے۔ مضامین کے نقطۂ انقطاع کی تلاش میں کم سے کم جدوجہد صرف کرتے ہیں۔ اسی لئے یہ بات قابل معیار معلوم ہوتی ہے کہ نئے علوم کے لئے زیادہ مواقع ہیں کہ وہ مربوط تفتیش سے نمودار ہو اور مضامین کے مابین تعلق قائم کرلے۔

کثیر مضامین کی تعلیم یہ مطالبہ کرتی ہے کہ وہ عقلی آزادی، اکملیت اور تخلیقیت کی روایتی انسانی اقدار کو کوئی شکل دی جائے۔ دوسری طرف خصوصی تعلیم، تعلیمی اور پیشہ ورانہ دونوں اس وقت کی ضرورت ہیں۔

کثیر مضامین تعلیم کی مختلف حصوں میں تقسیم کے خلاف مستقل مزاجی سے قائم ہے۔ ان میں سے ہر حصہ خودمختار اور تنگ نظر ماہرین کے گروپ کی زیر نگرانی ہے۔

تعلیم و تحقیق میں کثیر مضمونی کے حمایتی تخصیص کار کے خلاف نہیں ہیں۔ بے شک وہ تسلیم کرتے ہیں کہ ہمعصر علم کی پیچیدہ مشکل کو تخصیص کار کی ضرورت ہے بلکہ تجربہ کار کے خلاف ان کا اعتراض یہ ہے کہ یہ وسیع یکساں سوچ کے دائرہ کار سے علیحدہ ہے جس کی بنیاد اصلی انسانی تشویش سے ہے۔

کثیر مضامین تعلیم کی ضرورت یا طلب مستند انسانی تعلیم کی طلب پر مشتمل ہے۔ ایسی تعلیم جس کے وسیع تفکر کے دائرہ کار میں تجربہ کار اور ٹیکنیکی ماہرین شامل ہوں جو مربوط علم کی حوصلہ افزائی کرے اور انفرادی اختراعات اور آزادی تفتیش جس میں بہت زیادہ ہو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعلیم بطور سائنس

Education as Science

اب ہم ایجوکیشن کا مطالعہ بطور سائنس کریں گے کہ ایجوکیشن نے بھی سائنس کا روپ دھارلیا ہے۔ ایجوکیشن اور سائنس کا آپس میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔ اور ایک دوسرے کے ساتھ گہرا تعلق ہے بلکہ ایجوکیشن نے سائنس کا روپ دھارلیا ہے۔ جیسے ہم مندرجہ ذیل نکات کی روشنی میں بیان کرتے ہیں۔

1. Experimental method of research in Education:

ایجوکیشن میں بھی تجرباتی طریقہ کے ذریعے ریسرچ کی جاتی ہے۔ ایجوکیشن میں بھی اس طرح ریسرچ کی جاتی ہے جس طرح سائنس کی ایجوکیشن میں بھی وہی ٹیسٹ انوالو ہیں جو کہ کسی اور دوسرے سائنسی مضمون میں ایجوکیشن نے بھی سائنس کا درجہ اختیار کرلیا ہے۔

جس طرح سائنس کے مضمون میں سب سے پہلے کوئی مسئلہ بیان کیا جاتا ہے۔ اس طرح ایجوکیشن میں بھی وہی طریقہ کار اختیار کیا جاتا ہے۔ پھر اپنے پاس سے مفروضات بیان کئے جاتے ہیں پھر اس کے متعلق اعداد وشمار اکٹھے کئے جاتے ہیں اور ان سب کا تجزیہ کیا جاتا ہے۔ پھر ان سے نتیجہ اخذ کیا جاتا ہے کہ ہم کس حد تک اور کہاں تک سچے ہیں اس طرح پھر بعد میں اگر نتیجہ اچھا ہو تو پھر اس کی (Specialization) کرتے ہیں۔

2. Systematic body of knowledge:

یہ علم حاصل کرنے کا ایک مسلسل عمل ہے۔ اس طرح سائنس میں ایک تسلسل ہے۔ ایجوکیشن نے بھی سائنس کا روپ دھارلیا ہے۔ ایجوکیشن کو بھی سائنس کا درجہ دیا گیا ہے۔ اس کی بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس کو جس ماحول میں اپنایا جائے اس ماحول میں ڈھل جاتی ہے۔ اس کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ یہ آئندہ نسلوں کو اپنی ثقافتی ورثہ منتقل کرتی ہے۔

"Transmission of the social heritage to other generation:"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور دوسرا کام جو کہ نہایت اہم ہے جو کہ معاشرے کی تعمیر و تشکیل ہے۔ اور انسان کے موزوں رجحانات کی تربیت کرتی ہے یعنی انسان کے خیالات رجحانات کی تشفی و تشفی کرتی ہے۔ اور ان کی تربیت اور رہنمائی کرتی ہے اور تعلیمی و تجرباتی نفسیات کا مطالعہ کرتی ہے۔ اور بچوں کی استعداد کا مطالعہ نفسیاتی طریقے سے کرتی ہے کہ بچوں کو کیا اور کب اور کیوں پڑھانا ہے۔ اور یہ بچوں کے لئے ان کی استعداد کے مطابق نصاب تشکیل دیتی ہے اور اس طرح مدرسے کے نظم و نسق کا مطالعہ کرتی ہے اور بعد میں تعلیمی نتائج اخذ کرتی ہے۔

3. Teaching method adopted in scientific way:

ہم جانتے ہیں کہ ایجوکیشن نے سائنس کا روپ دھار لیا ہے۔ تعلیم کے اصول پوری دنیا میں لاگو کیے جاسکتے ہیں۔

"Teaching method in scientific way in the education well".

یعنی استاد کو اپنی تدریس میں سائنسی طرز اختیار کرنا چاہیے۔ اگر سائنسی طریقہ اختیار کرے گا تو تدریس زیادہ مؤثر اور دیرپا ہوگی جس طرح ایجوکیشن نے سائنس کا روپ دھار لیا ہے۔ اس میں دوسرے مضامین اور سائنس کے مضامین میں سائنسی طریقہ تدریس اختیار کرنا چاہیے۔

4. Inductian and deductian method of teaching / arguments

سائنس کی تدریس کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اس میں استخراجی اور استقرائی طریقہ تدریس اختیار کرنا چاہیے۔

"Inductian and deductian method."

Inductian, Rull. یعنی استاد کو پہلے مثالیں دینی چاہئیں اور پھر دلائل دینے چاہئیں استاد کو اور پھر دلائل دینے چاہئیں۔ یہ تدریس زیادہ مؤثر اور دیرپا ہوتی ہے۔ جبکہ deductian Rull میں پہلے دلائل اور پھر مثالیں پیش کی جائیں یہ بھی تدریس کو مؤثر بنانے کا اہم طریقہ ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر ایک قابل استاد اپنی تدریس میں استخراجی اور استقرائی طریقہ تدریس اختیار کرے تو تدریس زیادہ مؤثر اور دیرپا ہو گی۔

5. Generalization:

Irrespective of any part of the world. Theory of herbert spencer.

Herbert Spencer کا کہنا ہے کہ لازمی طور پر دوسرے مضامین کی طرح ایجوکیشن نے بھی سائنس کا روپ دھار لیا ہے۔ آرٹس کا نہیں ایجوکیشن کا مضمون علیحدہ نہیں ہے۔ دنیا کے سارے مضامین ایجوکیشن کی شاخ ہیں جو سائنس سے تعلق رکھتے ہیں اس کے حامی بھی اس بات پر یقین رکھتے ہیں صرف سائنس ہی انسان کو خوشیوں سے مالا مال کر سکتی ہے۔ یہ سائنس نہ ہو تو دنیا پھیکی اور بے رنگ ہو جائے یہ ساری انجینئرنگ ٹیکنالوجی ساری ایجوکیشن اور سائنس کا روپ ہیں۔

مثال جن لوگوں کے گھر کا میڈیا سائنس سے روشناس ہو گا وہ سائنس میں ترقی کریں گے اور جن لوگوں کے گھر میڈیا سائنس سے روشناس نہیں ہو گا وہ جلد ترقی نہیں کریں گے۔

سائنسی رجحان

Scientific Tendency

ایجوکیشن میں Scientific Tendency (سائنسی رجحان) کا مطلب کسی چیز میں کسی وصف کا موجود ہونا سائنسی مضامین میں اسے ایک پر وقار اور بہت اہم جگہ کا مقام دینا ہے۔ اس رجحان کے پیروکار اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ سائنسی مضامین کا مطالعہ افراد کو کامیاب اور پر امن زندگی گذارنے کی طرف لے جاتی ہے اور اصولی، مشاہداتی، تجرباتی اور تحقیقاتی زندگی گزارنے کی ترغیب دیتی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

According to Herbert Spenecer.ہربرٹ سپنسر کے نزدیک

In education. the meaning of scientific tendency is to include and give prominent place to scientific subject. the protagamists of this tendency believe that only by the study of scientific subjects an individual can lead a full and complete life

اور یہ سائنسی رجحان انسان کے اندر فنی سائنسی صنعتی اور ترقیاتی اور ایٹمی انقلاب لے آتا ہے۔ سائنسی مضامین اختیار کرنے سے انسان کے اندر تحقیق اور جستجو کا جذبہ پروان چڑھتا ہے اور اس میں ہر طرح کے رجحان پیدا ہوتے ہیں۔

"Technical Scientific industrial electronic Atomic revaluation"

1. Opposition to literary Education:

یہ سائنسی مضامین ادبی تعلیم کے مخالف ہیں۔ ادب سے مراد آرٹس کے مضامین کی تعلیم لی جاتی ہے مثلاً تاریخ،لسانیات،جغرافیہ،شہریت،فلسفہ،نفسیات وغیرہ سائنسی مضامین نے ادبی تعلیم کی سخت مخالفت کی ہے۔ ہمارا یہ خیال ہے کہ نصاب لوگوں کی خواہش کے مطابق بنایا جائے۔ جبکہ سائنس مضامین کے حامیوں کا یہ خیال ہے کہ اگر سائنسی مضمون اختیار کر لیا جائے تو بہت بہتر ہے۔ اگر اس کے برعکس اگر ادبی تعلیم کو شامل کر لیا تو لوگوں کا دماغ خراب ہو سکتا ہے۔ جبکہ ایسا ہرگز ہرگز نہ ہے۔ بلکہ دنیا میں خوشی محبت ادبی مضامین ہی سے ہے۔ جو انسان کی حقیقی روحانی خوشیوں کا سبب بنتے ہیں۔

2. Enphasis on Curriculum:

اس میں سائنس دانوں کا یہ کہنا ہے کہ نصاب ہمیشہ بچوں کی صلاحیت، قابلیت اور ذہنی استعداد کے مطابق ہونا چاہیے اور نصاب قدرتی بھی ہو اور سائنسی طریقہ کار کی بنیاد پر ہو اور اس کو مذہب کا قائل نہیں ہونا چاہیے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ مگر ہم (مصنف) اس بات سے متفق نہیں ہیں۔ ہمارا اس بات پر مکمل یقین ہے کہ جہاں سائنس کا علم اختتام پذیر ہوتا ہے وہیں سے اسلام اور اُس کی تعلیمات کی حقانیت کا آغاز ہوتا ہے۔ اس لئے مذہب کی تعلیم حاصل کرنا ہر ایک شخص کے لئے لازمی وملزم ہے۔

3. Importance of science in curriculum:

اور نصاب بناتے وقت ہمیشہ سائنس کو زیادہ اہمیت دینی چاہیے اور بچوں کو مکمل طور پر سائنس کی طرف راغب ہونے کی کوشش کرنا چاہیے اور نصاب شروع سے ہی ایسا تشکیل دیا جائے جس کی بنیاد سائنسی طرز پر ہو نہ کہ آرٹس پر ہو۔

4. Freedom in selection of subjects:

ان کا یہ کہنا بھی ہے کہ طالب علموں کو مکمل آزادی دینی چاہیے کہ وہ اپنی رضامندی کے مطابق نصاب وغیرہ تشکیل دیں۔ امریکہ (USA) میں تقریباً ایک ہزار سے بھی زیادہ سائنسی مضامین ہیں وہاں پر طلباء کو مکمل آزادی ہے کہ وہ اپنی مرضی کے مطابق مضمون اختیار کریں۔ وہ عموماً سائنس کا مضمون اختیار کرتے ہیں۔

5. Need of love and sympathy:

ان کا یہ کہنا ہے کہ طالب علموں کے ساتھ مکمل ہمدردی سے پیش آنا چاہیے۔ ان کے ساتھ پیار ومحبت کا جذبہ روا رکھنا چاہیے۔ سختی نہیں کرنی چاہیے کیونکہ اس طرح بچے احساس کمتری کا شکار ہو جاتے ہیں ان کے ساتھ انتہائی محبت اور پیار سے پیش آنا چاہیے۔

6. Importance of inductive and deductive method:

سائنسی طریقہ تدریس میں استقرائی اور استخراجی طریقہ اپنانا چاہیے اور اس کو اہمیت دینی چاہیے کیونکہ اس کے ذریعے تدریس زیادہ مؤثر اور دیرپا ثابت ہوتی ہے اور طلبہ کو اس طریقہ تدریس کے ذریعے بہت جلدی سبق یاد ہو جاتا ہے۔ لہٰذا طریقہ تدریس میں ضروری ہے کہ استخراجی اور استقرائی طریقہ تدریس اختیار کرنا چاہیے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

7. Knowledge of nature through sciences.

اوراس طرح فطرت کا علم بھی سائنس کے ذریعے حاصل کرنا چاہیے اگر ہر چیز کا علم سائنس کے ذریعے سے حاصل کیا جائے گا تو تب دیرپا ہوگا اور بہت جلد سمجھ میں آ جائے گا اور طلبہ کو کسی قسم کا مسئلہ درپیش نہیں ہوگا۔ انہیں کسی قسم کی تحقیق کی ضرورت نہیں پڑے گی

8. Importance of concrete and direct objects:

پوری آزادانہ تعلیم ہی صرف شہریت کی تربیت اور پیشے کے انتخاب میں مدد کرسکتی ہے۔ دنیا سکڑ کر رہ گئی ہے۔ لوگ سمندر کی طرف رواں دواں ہیں جو کہ وہاں سے بہت سارے ذرائع تلاش کرنے کی طرف رواں دواں ہیں۔ لوگوں کے سامنے ہر وقت مقصد رکھا جائے آبادی اس قدر زیادہ ہے کہ لوگوں کے پاس وقت نہیں ہے۔

طالب علم کے اندر خوداعتمادی پیدا کی جائے (Indirect) طالب علم کی تربیت کی جائے بلکہ طالب علم کی تربیت کچھ اس طرح سے کی جائے کہ وہ صرف اپنے ساتھ مقصد رکھے۔ حتی کہ دل کی دھڑکن بھی سائنسی طریقہ کے مطابق ہونی چاہیے یہ اس وقت ہوگا جب سائنسی طریقہ میں بات ہوگی۔

9. Liberal Education:

آزاد تعلیم سے مراد ایسی تعلیم جو کہ شہریت اور پیشہ اپنانے میں بہت حد تک مدد دیتی ہے اور فرد کو مختلف حالات و واقعات کا سامنا کرنے کے لئے تیار کرتی ہے۔

"Liberal education is that which is essential for vocation and citizenship and prepares the individuals for various tasks and fantasias of life."

10. Development of scientific attitude:

دنیا سکڑ کر رہ گئی ہے حتی کہ ہر وقت سائنسی طریقہ کار اور ہر مقصد اور کام میں سائنسی طریقہ کار کو اختیار کرنا چاہیے۔ اپنے رویوں اور کردار کو بھی سائنسی طریقہ کار کے مطابق اپنانا چاہیے۔ سائنس دانوں کا یہ کہنا ہے کہ حتی کہ دل کی دھڑکن بھی سائنسی طرز کے مطابق ہونی چاہیے۔ اس سے مراد (Naturalistic) فطری ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

Educational news of spencer

1. Critism of literacy Education:

ادبی تعلیم کا مخالفت سے جائزہ لینا چاہیے یعنی کہ ادبی تعلیم نہیں ہونی چاہیے۔ سائنس ادبی تعلیم کی بڑی مخالف ہے۔ سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ صرف سائنس ہی سائنس ہونی چاہیے ادبی تعلیم نہیں ہونی چاہیے۔

2. Emphasis on science Education:

سائنس کی تعلیم پر زیادہ سے زیادہ دباؤ ڈالنا چاہیے نہ کہ دوسرے مضامین پر۔ سائنس پر زیادہ سے زیادہ توجہ دینی چاہیے آرٹس کے مضامین پر نہیں لوگوں کو زیادہ سے زیادہ سائنس کی طرف راغب کرنا چاہیے۔

3. Five type of activities:

سائنس دانوں کے نزدیک طلباء میں سائنسی تعلیم کے ذریعے درج ذیل سرگرمیوں کو پروان چڑھایا جاسکتا ہے۔ مگر ہمارے خیال میں۔ مصنف کے نزدیک ادبی تعلیم کے بغیر نہ ممکن ہے۔ کیونکہ بچوں کو ادبی تعلیم دے گے تب حسب ذیل سرگرمیاں پروان چڑھیں گی۔

i. Direct minister to self preservation.

ا۔ بلاواسطہ خوداعتمادی یا حفاظتی ہو۔

ii. Indirect minister to self preservation.

۲۔ بالواسطہ خوداعتمادی یا خودحفاظتی ہو۔

iii. Having their end.

۳۔ اس کا اختتام ضرور ہو۔

iv. Having involved in maintainence of proper social and political relation.

۴۔ اور یہ کسی ضرور سیاسی، معاشرتی مناسب جماعت کے ساتھ تعلق رکھتی ہو۔

v. Those which make up leisure life devoted to the glorification of tasks and feeling.

۵۔ اس کے ساتھ ان کو تسلط کرنا چاہیے جو اسے خوشی دے سکیں اور زندگی کے اہم مقاصد سے خوشیاں سے واقف کرنا چاہیے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعلیم بطور معاشرتی سائنس

Education as a Social Science

ایجوکیشن بطور معاشرتی سائنس سے مراد "وہ معاشرتی تعلیم ہے۔ جس کے ذریعے معاشرہ اور اس سے متعلقہ تمام امور کو سائنسی طریقہ کار سے سوچا اور سمجھا جاتا ہے"۔ جسے ماہرین تعلیم و ماہرین عمرانیات نے مختلف انداز سے بیان کیا ہے۔ جس کے اہم نکات درج ذیل ہیں۔

1. Study of man-in society, his behaviours, his ideas and institutian.

جس میں انسان کے کردار اور اُس کی سرگرمیاں، خیالات، رویے اور اُسکے معاشرتی اداروں کا مطالعہ کرتی ہے"۔

2. Relationship with the economy and social mobility.

ایجوکیشن سائنس سوسائٹی کے ساتھ تعلقات بڑھانے میں بہت حد تک مدد دیتی ہے اور افراد کو معاشرے کے ساتھ تعلقات بڑھانے کی طرف افراد کو راغب کرتی ہے۔

3. Relationship with man and social system.

معاشرتی سائنس افراد کو ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر رہنے کی ترغیب دیتی ہے اور انہیں سکھاتی ہے کہ وہ کس طرح ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر رہ سکتے ہیں۔

4. Relationship between education and social change.

معاشرتی سائنس تعلیم اور معاشرتی رویوں کی تبدیلیوں کے درمیان تعلق قائم کرتی ہے اور معاشرتی سائنس انسان کو تعلیم کی طرف زیادہ سے زیادہ رغبت دلاتی ہے۔

5. Row of school in complex process where values and attitudes are required.

معاشرتی سائنس سکول کے بچے کی شخصیت، کردار اور اُس کے اقدار میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔ کیونکہ سکول ہی ایک ایسا ادارہ ہے جہاں پر بچے کی شخصیت پر گہرے سماجی اثرات مرتب ہوتے ہیں اور سکول بچے کی شخصیت پر گہری چھاپ لگاتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

6. Teacher is capable of thinking logically and rationally about whole range of social phenomena. that he incountes in his personal life.

معاشرتی سائنس کی بدولت استاد اپنے منطقی، خیالاتی، ذاتی رویوں میں تبدیلی لاتا ہے اور وہ اپنی ذاتی زندگی کا معاشرتی سائنس کے ذریعے محاسبہ کرتا رہتا ہے۔

7. Teacher has ability to sort out feets and value judgement. the respect of evidence. the capacity for making generalization.

معاشرتی سائنس کے ذریعے استاد میں حقیقتیں تلاش کرنے کی صلاحیت موجود ہے اور اقدار کو جج کرنے کی صلاحیت بھی موجود ہے اور اس میں وہ اپنے تجربات کے ذریعے کسی بھی واقعہ کو تخصیص اور تعیم کرنے کی صلاحیت موجود ہے۔

استاد ہمیں اس قابل بناتا ہے کہ وہ منطقی اور جذباتی طور پر اس قابل ہو کہ وہ جہاں کہیں جس ماحول میں زندگی گزارے بہتر طور پر کام سرانجام دے سکے۔

رسوم ورواج وہ ضرورتیں ہیں جو اصول وقوانین وضوابط ایک سوسائٹی میں رہنے والوں اور بسنے والوں کے ساتھ پیش آتے ہیں جنہیں ہم دوسروں کے ساتھ اپنے تجربات کی بنا پر share کرتے ہیں۔ اس بناء پر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ایجوکیشن کا بطور معاشرتی سائنس کے ساتھ بھی گہرا تعلق ہے۔ ایک سائنس اس وقت تک معرض وجود میں نہیں آسکتی جب تک معاشرہ کے ساتھ مل جل کر کام نہ کرے۔ معاشرہ کے لوگ اس میں بہت اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

ایجوکیشن سکول اور معاشرہ و معاشرتی سائنس:

تعلیم سکول میں حاصل کی جاتی ہے اور چھوٹے بچوں کو گھر میں تربیت دی جاتی ہے لیکن اس سے استاد اور تعلیم کا مکمل لائحہ عمل سامنے آیا ہے۔ اس طرح سکول اور معاشرہ اور تعلیم کا آپس میں گہرا تعلق ہے اور ایک دوسرے کے ساتھ چولی دامن کا ساتھ ہے۔ اس لئے ماہرین عمرانیات کا یہ خیال ہے کہ Education is a social Science ہے۔ تعلیم کا حاصل کرنا ہر ایک کیلئے لازم ہے۔ کیونکہ دنیا میں جو کچھ ہے وہ طبعی اور معاشرتی سائنس ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعلیم اور سماجی تبدیلی:

Social Mobility and Education

پی۔اے۔سوروکن (P.A. Sorokin) کے نزدیک تعلیم اور سماجی تبدیلی سے مراد یہ ہے۔

"By social mobility is meant any transmition of an individual from one portion to another in a consulted on of social group and status".

یعنی ایک انداز سے دوسرے انداز ایک سسٹم سے دوسرے سسٹم کی طرف جو اپنے آپ کو تبدیل کرے وہ تمام معاشرتی سماجی تبدیلی کے معنوں میں آتی ہے۔معاشرتی رویوں کے اندر آنے والی تبدیلی رویوں کے اعتبار سے رویوں کے اظہار۔عادات رسم ورواج میں جو تبدیلی آرہی ہے۔کمپیوٹر، انٹرنیٹ سسٹم، الیکٹرک میڈیا، ٹی وی، ریڈیو کے ذریعے ایک سوسائٹی میں جو معاشرتی تبدیلیاں آرہی ہیں دوسرے معاشرے میں منتقل ہورہی ہیں ایک معاشرے کے اقوال خیالات انداز واطوار وغیرہ تبدیل ہورہے ہیں۔

تاریخ انسانی اس بات پر شاہد ہے کہ ایتھنز اور اسپارٹا یونان کے بڑے شہر تھے اور ان دونوں کا آپس میں تہذیب تمدن کے عتبار سے ہر وقت مقابلہ لگا رہتا تھا۔ایتھنز کے لوگ تعلیم یافتہ اور سماجی تصورات کے حاملین تھے۔جبکہ اس کے مقابلے میں شہر سپارٹا کے رہنے والے جنگجو اور فوجی تھے۔کبھی ایتھنز والے ادبی اور علمی طاقت کے بل بوتے پر غالب آجاتے اور کبھی سپارٹا والے اپنی طاقت کے بل بوتے پر ایتھنز پر چھا جاتے اور ایک دوسرے کے معاشتی رویے بدل کر رکھ دیتے۔مگر با آخر علمی اور ادبی طاقت ہی غالب آتی تھی۔

جدید ماہرین تعلیم اور ماہرین عمرانیات اس بات پر متفق ہیں کہ سماجی تعلیم اور سماجی تبدیلی گفتگو کے ذریعے وتحریر کے ذریعے معاشرے کے لوگوں میں عزت واحترام پیدا کرنے کے لئے ہی ایک بہترین آلہ ہے۔کیونکہ ان لوگوں کے دلوں میں انسانیت کا احترام ہوتا ہے یہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں کے دلوں میں گھر کر لیتے ہیں۔ جب بھی کسی قسم کے خیالات (convey) کرنا ہوں یا convert کرنے ہوں تو ہمیشہ انداز گفتگو سے اور ہمیشہ نرم سے مدلی لوگوں میں نرمی پیدا کی جاتی ہے۔ حکمرانی دل کی نہیں بلکہ خیالات سے پیدا ہوتی ہے۔ بعض اوقات کچھ لوگوں کے الفاظ میں اتنی کشش ہوتی ہے بعض لوگوں کی گفتگو اتنے نرم لہجے میں ہوتی ہے۔ اگر آواز کے اندر جوش و جذبہ اور کشش نہ ہو تو آدمی اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتا۔ انسان کے اندر شعاعیں بولتی ہیں جو آنکھوں کے ذریعے معلوم ہوتی ہیں۔ کہ انسان کے دل کے اندر کتنا احترام ہے۔ مگر اس کے لئے بھی محنت اور ریاضت کی ضرورت ہے۔

Types of Social Mobility: سماجی تبدیلیوں کی اقسام:

1. Horizental social mobility:

"Transfer of profession or status when social status remain the same."

2. Vertical social mobility:

"The relation involved when social stratum is uplifted."

خوبیاں (Merits)

۱۔ فرد کی مکمل نشوونما	۲۔ اہلیت کی بنیاد پر سہولت
۳۔ اصول انصاف	۴۔ فطری ترقی اور نشوونما
۵۔ معاشرے کی ترقی	۶۔ خوشی اور فلاح
۷۔ پیشہ وارانہ تربیت	۸۔ بناوٹ کی ترقی

فرد کی مکمل نشوونما:

اس کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اس سے فرد کی مکمل نشوونما ہوتی ہے اور فرد اپنے آپ کو ایک مکمل فرد سمجھنے کے قابل ہو جاتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہلیت کی بناء پر سہولت:

دوسری خوبی یہ ہے کہ اسے اہلیت یا قابلیت کی بنیاد پر سہولت دی جاتی ہے اور اس میں اہلیت پیدا کرنے کا باعث بنتی ہے۔

عدل و انصاف:

تیسری خوبی اس کے اندر یہ ہے کہ اس میں اصول و انصاف پایا جاتا ہے۔اس سے انسان کے اندر یہ خوبی پیدا ہوتی ہے جو کہ ایک انسان کے لئے بہت فائدہ مند ہوتی ہے۔

فطری ترقی اور نشو ونما:

ان کی چوتھی خوبی یہ بھی ہے کہ فطری ترقی جب تک فرد کے اندر نہیں ہوگی اس وقت تک نشو ونما مکمل نہیں ہوتی اس لئے معاشرے کا ایک مکمل اور اہم فرد بننے کے لئے فطری ترقی اور نشو ونما ضروری ہے۔

معاشرے کی ترقی:

یہ معاشرے کی ترقی کی طرف خوب توجہ دیتی ہے اور لوگوں کو اس کی طرف راغب کرتی ہے

خوشی اور فلاح:

کوئی انسان اس وقت تک کامیابی اور خوشی حاصل نہیں کر سکتا جب تک اسے فلاح نہ ملے

پیشہ وارانہ تربیت:

اور یہ انسان کی پیشہ ورانہ تربیت کرتی ہے۔اور اس کو کسی مخصوص پیشہ کی جانب ترغیب دیتی ہے اور تربیت کرتی ہے۔

بناوٹ کی ترقی:

بناوٹ کی ترقی بھی بہت ضروری ہے۔بناوٹ کی ترقی بھی اس میں بہت ضروری ہے اور ملک کی معاشی ترقی میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکول اور معاشرہ
School and Society

سماجی یا معاشری تبدیلی میں سکول ایک اہم کردار ادا کرسکتا ہے جس کو ہم درج ذیل نکات کی روشنی میں دیکھ سکتے ہیں۔

ا۔معاشرتی ضرورتوں کی تکمیل:

سکول اور معاشرہ دونوں مل کر معاشرتی ضرورتوں کی تکمیل کرتے ہیں بلکہ انہیں پورا کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔

۲۔نونہالوں کی تربیت:

سکول کا اور معاشرہ کا سب سے اہم کام نونہالوں کی تربیت کرنا ہے اور ان کی زندگیوں کو مستقبل کے لئے سنوارنا ہے۔

۳۔سکول اور معاشرہ کا باہم مل جل کر کام کرنا:

سکول اور معاشرہ دونوں باہم مل کر معاشرے کی ضروریات کی تکمیل کرتے ہیں اور دونوں مل کر معاشرے کی ترقی کی راہ ہموار کرتے ہیں۔

۴۔تعلیمی عمل میں اہم کردار:

سکول اور معاشرہ تعلیمی عمل میں اہم کردار ادا کرتے ہیں یعنی پڑھنے پڑھانے اور سیکھنے سکھانے کے عمل میں سکول اور معاشرہ بہت اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۔ سکول	معاشرہ
انتظامیہ	شہری
صدر معلم	والدین
اساتذہ	طلباء

۶۔ تعلیمی عمل میں والدین کی شرکت:

تعلیمی میدان میں والدین کی شرکت بہت ضروری ہے۔ اگر اس میں والدین شرکت نہ کریں تو تعلیمی عمل بہت جلد مکمل نہیں ہوتا۔

۷۔ بچوں کی کارکردگی میں شرکت:

سکول اور معاشرہ بچوں کی کارکردگی میں بھی شرکت کرتا ہے اور بڑا ہی اہم کردار ادا کرتا ہے۔ بچوں کو نئے سے نئے کاموں کی طرف راغب کرتا ہے۔

۸۔ رپورٹس:

معاشرہ اور سکول بچے کی سالانہ رپورٹس بھی تیار کرتے ہیں اور اسے اس قابل بناتے ہیں کہ بچہ آگے چلنے کے قابل ہے یا نہیں۔

۹۔ اساتذہ اور والدین کی انجمن کا کردار:

سکول اور معاشرہ والدین اور اساتذہ کی انجمن میں بہت اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

۱۰۔ سکول اور معاشرہ کے تعلقات:

سکول اور معاشرہ اور اس کے بچوں کے ساتھ افراد کے بہت گہرے اور ہر نوعیت کے تعلقات ہوتے ہیں۔ اور افراد کو ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر رہنے کی ترغیب دیتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعلیم ایک فن ہے

Education is An Art

آرٹ وہ فن ہے یا سرگرمی ہے جس کے ذریعے سے کسی واضح اور مفید مقاصد کے تحت اشیاء، حالات اور واقعات میں تبدیلی کے اظہار میں استعمال ہوتا ہے۔

تعلیم وہ فن ہے کہ جس سے ان چیزوں کے بارے میں جاننا جو پیش آنے والے انداز میں ہوتے ہیں مثلاً حالات وواقعات کو سامنے رکھ کر ان کے بارے میں جاننا یا جاننے کی کوشش کرنا۔

ا۔ اشیاء

۲۔ حالات

۳۔ واقعات

تعلیم ایک ایسا فن ہے جو انسانی سرگرمیوں وتخلیقی صلاحیتیں اور دلچسپیاں کا مجموعہ ہے۔ جس سے انسان اپنے اندر کی صلاحیتوں کو نکھارتا ہے۔

قرآن مجید کے اندر اللہ رب العزت نے مختلف مثالوں کے ذریعے اپنی شہکار تخلیقات کا بڑی تفصیل سے ذکر کیا ہے مثلاً اونٹ کس طرح پیدا کیا؟۔ آسمان کو کس طرح سے بنایا؟ اور زمین کو کس طرح بچھایا؟ زمین، پانی، ہوا، آگ وغیرہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے شاہکار ہیں۔ انسان اپنے رویوں، سوچوں اور اقدار کو کس کس انداز سے پیش کرتا ہے۔ کھانا تو ہر کوئی کھاتا ہے مگر کھانے کے طریقے ہر کسی کے مختلف ہیں۔ زندگی گزارنے کا ہر ایک کا طریقہ مختلف ہے۔ استاد کی ذات بذات خود ایک بہت بڑا شاہکار ہے جو اس فن سے پورا فائدہ نہیں اٹھاتا وہ کچھ نہیں جانتا مگر ایک ایجوکیشن ہیوہ سائنس یا فن ہے جو سب انسانوں کو زندگی گزارنے کا فن سکھاتی اور بہتر طریقہ کار بتاتی ہے۔ ایجوکیشن ہی انسان کو اچھے انداز گفتگو کے ذریعے بات چیت کرنا سکھاتی ہے۔ تعلیم اس عمل کو یعنی اس فن کو (appreciate) کرتی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اشیاء:

وہ چیزیں جو طلبہ کے زمرے میں آتی ہیں ان کی کوشش کا انداز یا حاصل کرنے کا طریقہ بہت مختلف ہوتا ہے ایک علم جتنا اپنے فن میں با کمال ہوگا اتنا ہی لاجواب ہوگا اور اس طرح اشیاء یعنی انسان ایک اہم ذریعہ جس سے وہ چیزوں کے استعمال کا ڈھنگ جانتے ہوئے سلیقے اور شعار سے اپنے فن کا اظہار کرتا ہے۔

حالات:

فنکار کا اچھی کارکردگی کے لئے موزوں حالات کا ہونا بہت ضروری ہے۔ جب تک فلاسفر کے ظاہر اور باطن خوشگوار نہیں ہونگے اس وقت تک حالات خوشگوار نہیں ہونگے۔ اس لئے کسی کام کو کرنے سے پہلے حالات کا جائزہ لینا بہت ضروری ہے۔

واقعات:

Reality کے اندر رہتے ہوئے وہ حالات واقعات اور جن کو وہ اصل شواہد بیان کرتا ہے۔ جس طرح حالات واقعات کا سازگار ہونا بہت ضروری ہے۔ اس لئے اس میں معاشرے کے رجحانات وغیرہ کو بھی دیکھا جاتا ہے اور فطری خواہشات کو بھی دیکھا جاتا ہے۔ وہ طریقے اور اطوار ہمیں بتاتے ہیں کہ ہمیں گفتگو کس طرح کرنی ہے۔ ذہانت کیا ہے۔ modificaiton بھی کریں انسان روایات کا بانی بھی ہے اور محافظ بھی ہے۔ روایات کو آنے والی نسلوں میں کنٹرول کرتا ہے۔ اگر وہ طلبہ کو اچھی باتیں سکھائے گا تو طلبہ اسے آنے والی نسلوں تک منتقل کریں گے۔ استاد بھی ایک دنیا کا سب سے بڑا فنکار وہ ہے جو کہ طلبہ کو اپنے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کرتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوبیاں:

تعلیم ایک ایسا فن ہے جب ہم مکمل طور پر اُس کے اصولوں کے مطابق اپنے آپ کو ڈال لیں گے تو علمی فن سے درج ذیل خوبیاں ہمارے سامنے آئیں گے۔

۱۔ استاد کا کام معاشرے کی تشکیل ہے۔

۲۔ استاد مواد کو طلبہ کے سانچے میں ڈھالتا ہے۔

۳۔ استاد کا کام عام پتھر سے مورتی بنانا ہے۔

۴۔ ثقافتی اقدار کے اندر موضوع تبدیلی لانا ہے۔

۵۔ ٹیکنالوجی میں تبدیلی

۶۔ نصاب میں تبدیلی

۷۔ زبان میں تبدیلی

۸۔ ظاہری خدوخال میں تبدیلی

انسانی رویوں کو تبدیل کرنے والی چیز کو ایجوکیشن کا نام دیتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ہشتم

نصابِ ڈسپلن

Curriculum of the Discipline

"Each Society has its regime of truth; Its general politics of truth; that is the types of discourse which it accepts and makes function as truth the mechanisms and instances which enable one to distinguish true and false statements; the means by which each is sanctioned; the techniques and procedures accorded value in the acquisition of true; the status of those who are charged with saying what counts as true"

M.Foucault, "truth and power"

ایم فو کالٹ اپنی کتاب ''سچائی اور طاقت'' میں لکھتے ہیں۔ ''ہر معاشرہ کا اپنا سچائی کا طریق وڈھنگ اور نظام ہوتا ہے۔ اس کی سچائی کے عمومی اصول ہوتے ہیں۔ وہ اس کی گفتگو کے انداز ہی ہیں جو یہ قبول کرتا ہے اور اس اہم کام کو صحیح ثابت کرتا ہے۔ وہ میکانیت اور مثالیں جو ایک فرد کو صحیح اور غلط بیانات کے درمیان فرق کرنے کے قابل بناتے ہیں وہ ذرائع جن کے ذریعے ان سب کی تصدیق وتوثیق ہوتی ہے۔ سچائی کے حصول میں باہم موافق تکنیک اور طریقے ان کا رتبہ ومقام جن پر سچائی کا ذمہ لگایا گیا ہے''۔

تصورِ نصاب کو بطور موضوع بحث لینے سے پہلے اس سوال کا جواب دینا ضروری ہے کہ نصاب کیا ہے؟ لفظ نصاب ''currer'' "Carrer" سے اخذ کیا گیا ہے جو کہ ایک لاطینی زبان میں نصاب کے لئے ''Curriculum'' کا لفظ بڑے وسیع معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ "Curriculum" کا مطلب ہے دوڑنے کا راستہ۔ ایک مقام سے دوسرے مقام تک ترقی کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحریک، سکول کالج یا یونیورسٹی کے مخصوص مطالعاتی کورس کے مطابق تدریسی رتعلّم کے مرحلے میں ایک مخصوص متعین شدہ راستہ، جس پر چلا جاتا ہے۔ نصاب سلیبس کے مجموعہ یا مضامین کی فہرست سے بھی بڑھ کر کوئی چیز ہے۔ یہ ایک "مکمل سیکھنے کا عمل ہے جس کی منصوبہ بندی کی جاتی ہے اور سکول کے ذریعے جس کی رہنمائی کی جاتی ہے چاہے یہ سکول کے اندر یا باہر منعقد ہو"۔

دوسرے الفاظ میں، اس کو اس تمام کام میں نمایاں ہونا چاہیے جس کی استاد منصوبہ بندی کرتا ہے اور اپنے طلباء کے ساتھ سرانجام دیتا ہے ہم نصابی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ سلیبس بھی چنانچہ نصاب کو بہ حیثیت مجموعی یوں تصور کیا جاسکتا ہے۔

"پہلے سے متعین کیے ہوئے تعلیم کے تجربات، مطلوبہ تعلیمی نتائج جو علم اور تجربہ کی منظم تعمیر نو کے لئے تشکیل دیئے جاتے ہیں جو سکول کی سرپرستی میں طلباء کی مسلسل اور ارادی نشوونما ذاتی اور سماجی قابلیت کے لئے وقوع پذیر ہوتے ہیں"۔

مزید برآں یہ بھی دلیل دی جاسکتی ہے کہ ہمیں نادیدہ نصاب سے بھی صرف نظر نہیں کرنا چاہیے وہ تعلیم جو متعین کیے ہوئے نصاب کے علاوہ ایک طرح کی ضمنی پیداوار ہے کہ ہمیں رسمی اور حقیقی نصاب میں اہم فرق منظم کرنا چاہیے جو سلیبس یا نصابی خاکہ کے برعکس سکھایا جائے۔ نصاب کی تعریف کا حقیقی مسئلہ صرف یہ نہیں ہے کہ علم کے کونسے حصے یا نصاب کے قابل قدر حصوں کو شامل کیا جائے بلکہ نصاب تو یہ ہے کہ تدریس کے لئے ہماری اپروچ (پہنچ) کونسی ہونی چاہیے کیا ہماری تشویش صرف یقینی علم، نقش مضمون یا مہارتوں کی ترسیل ہے متعینہ مقاصد کے حصول کے لئے یا نشوونما کے یقینی مراحل کی ترویج کے لئے۔ دوسرے الفاظ میں یہ نصاب صرف کسی ایک تعریف پر مشتمل نہیں ہے بلکہ یہ بہت زیادہ تعریفوں پر مشتمل ہے مزید برآں جو بھی تعریف ہم استعمال کرتے ہیں وہ نصابی منصوبہ بندی کے لئے ایک خاص رسائی کی طرف رہنمائی کرتی ہے کہ ہر تعریف اپنی ذاتی اور مختلف منصوبی نمونہ کی تشکیل سازی کرتی ہے اب کئی سالوں سے نصاب پر بحث صرف تعلیمی نظریات تک محدود نہیں رہی ہے بلکہ مضامین بمقابلہ کثیر مضامینی مطالعہ،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روایت بمقابلہ ترقی پسندیت یا مواد بمقابلہ مراحل۔ اس کے علاوہ یہ سیاسی نظریات کے مقابلے کے لئے اکھاڑہ بن چکا ہے جامعاتی بمقابلہ مساوات عامہ پیشہ ورانہ/آلاتی بمقابلہ آزادی پسند وغیرہ۔ بالخصوص قابل ذکر بات یہ ہے کہ نصاب پر کنٹرول حاصل کرنے کے لئے ایجنسیوں کا مقابلہ شروع ہو چکا ہے۔ خارجی سیاسی کنٹرول کے حامی اپنا دباؤ ڈال رہے ہیں۔ اس حقیقت کے خلاف کہ پچھلی ایک چوتھائی صدی کے تجربے نے یہ ثابت کر دیا ہے۔

"کہ واحد موثر نصاب وہ ہے جو طلباء کی تائید سے تشکیل دیا جائے اور اساتذہ کے فیصلوں اور روز بروز کے ان کی آراء کو مدنظر رکھ کر بنایا جائے"۔

نصاب بطور تصور علم واقدار اور ان کی ترسیل سے بہت مربوط ہے۔ تعلیم بنیادی طور پر علم کے ساتھ منسلک ہے اور تعلیم کا سب سے اہم کردار فہم وفراست کے تناظر میں مختلف علم کی حالتوں کی ترسیل ہے۔ تعلیم علم کی اقسام کے ساتھ ساتھ متناسب مطالعہ کے لئے طریقے اور تکنیک بھی فراہم کرتی ہے۔ مضامین تحصیل علم کی ضروریات کے مطابق تخلیق کیے جاتے ہیں اور معقول و مدلل حدود کے اندر رہ کر کام کرتے ہیں تاہم علم کی اقسام مختلف مضامین کی کثیر مضمونی اور مخالف مضمونی ضروریات کو متعین کرتی ہیں۔ اور ایسا علم کی ترسیل اور جامع فہم کو تصور میں رکھ کر کیا جاتا ہے۔

نصاب علم کے طریقے اور تکنیک تشکیل دیتا ہے انہیں قابل تدریس حصوں میں منظم کرنے کے بعد۔ یہ علم کی تنظیم ان معمولی حصوں کی تدریسی صلاحیت کو مزید آسان کر دیتا ہے۔ اسی لئے نصاب فہم کے درجات leverls تدریسی طریقے اساتذہ کی تربیت، نفس مضمون، تعلم کے حاصلات اس کے ساتھ ساتھ وہ تمام درکار طریقوں کو بھی شامل کرتا ہے۔ اس تناظر میں نصاب کو مناسب علم کی ترسیل مناسب تیکنیکوں کے ذریعے مناسب تناظر میں دینے کا ایک ذریعہ/آلہ تصور کیا جاسکتا ہے۔ اب اہم کام جو درپیش ہے وہ صحیح سمت outline کا یقین ہے کہ بطور تعلیم دینے والے ہمیں کس قسم کا علم طلباء کو دینا چاہیے کہ وہ تمام چیزیں جن کی ہم طلباء کو تدریسی ماحول کے ذریعے ترویج کرنا چاہتے ہیں۔ اس کام کی عمومی تخصیص ہمیں یہ یاد دہانی کراتی ہے کہ ہمیں صرف حقائق کے متعلق معلومات یا اصول علم و تربیت ہی نہیں بہم پہنچانا چاہیے بلکہ علم کا صحیح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفہوم سکھانا چاہیے ہمیں صرف یہ جان لینے تک ہی نہیں محدود رہنا چاہیے بلکہ مختلف قسم کے کام کیسے کرنے چاہئیں اس بارے میں بھی جاننا چاہیے۔ تھوڑی دیر کیلئے حقائقی معلومات کا تصور کریں اور اس کی مہارتوں اور قابلیتوں کو بھی تصور میں لائے۔ زندگی کا ہر پہلو سینکڑوں مختلف تاریخی تفصیلات رکھتا ہے۔ حقائق اور نئے معلومات کی دریافت میں حالیہ ہلچل نے علم کو تہہ و بالا کردیا ہے۔ یہ بات واضح ہے کہ مختلف اقسام کی کثرت علم ہے۔

سب سے بڑا مسئلہ جو ہمیں درپیش ہے جہاں تک نصاب کا تعلق ہے وہ ہے انتخاب کا مسئلہ۔ جو چیز ہمیں درکار ہے وہ ہے اصول جس کے ذریعے ہم علم کے ہجوم میں سے انتخاب کے قابل ہوسکیں۔ ان اشیاء کا انتخاب جو علم و تعلیم سے متعلق ہے۔ وہ اشیاء جن کی تعلیم دی جانی چاہیے، مطالعہ کیا جانا چاہیے اور اسکول کالج اور یونیورسٹیوں میں سکھائی جانی چاہیے۔ نصابی مواد کے یقین اور اصول انتخاب سے پہلے علم کی اقسام کے بارے میں ہرسٹ (Hirst) کے تصورات کو جاننا ضروری ہے۔ اس کے مطابق علم کو مختلف قابل شناخت حصوں/اقسام میں علیحدہ کیا جاسکتا ہے۔ یہ اقسام محض معلومات کا مجموعہ نہیں ہیں بلکہ تجربات کو سمجھنے کے مکمل طریقے ہیں جو کہ انسان نے حاصل کیے ہیں۔ (1)

علم کی قسم سے مراد ایک مختلف طریقہ ہے جس کے ذریعے ہمارے تجربات قبول شدہ عوامی علامات کی صورت میں ڈھالے جاتے ہیں۔ اس طرح وہ علامات عوامی مفہوم رکھتی ہیں۔ تجربات کے برخلاف ان کا استعمال قابل آزمائش ہے اور ثابت شدہ علامتی اظہارات کے تسلسل میں ایک ارتقائی ترقی ہے۔ اس طرح علامات کے استعمال سے تجربات کو مزید کھوجا جاتا ہے۔ اور ان ذرائع کے ذریعے یہ ممکن ہوگیا ہے کہ فرد کے ذاتی تجربات کو وہاں اچھے طریقے سے سمجھا جاسکے۔ روزمرہ کی زندگی میں ہماری عمومی معلومات کی حد کے اندر رہ کر بھی علم کی مختلف اقسام کو دیکھا جاسکتا ہے۔ ان سے نئی اقسام کی نشوونما ہوتی ہے جو ہماری عمومی علم سے یقینی عناصر لیتے ہوئے مختلف انداز میں پھل پھول چکی ہیں۔ (2)

---

1. Peters R.S "Ethics and Education" George Allen and Unwin Ltd. London, 1966. (P.122).
2. Ibid .... (p.128)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علم کی مکمل اقسام درج ذیل امتیازی خصوصیات رکھتی ہیں:

۱۔ مرکزی تصورات جو کہ اپنے وصف میں مخصوص ہوتے ہیں جیسے کشش، اعداد، افراد، معاشرہ، گروہ افعال میٹرک طریق پیمائش۔ پودوں میں خوراک پیدا کرنے کا عمل۔

۲۔ تجربات کے یقینی پہلو، ممکنہ تعلقات کا ایک جال جس میں تجربات کو سمجھا جاسکتا ہو اور وہ حالت رمشکل ایک منطقی ساخت اختیار کر لیتی ہے۔ مثال کے طور پر معاشیات کی اصطلاحات اور بیانات کو محدود انداز میں معنی خیز طور پر سمجھا جاسکتا ہے۔

۳۔ قسم (شکل) کے مخصوص بیانات اور اظہارات براہ راست یا بالواسطہ تجربہ کے برعکس قابل آزمائش ہیں اس (Form) کی مخصوص نوعیت کے پیش نظر۔

۴۔ وہ اقسام جو بیانات کی آزمائش اور تجربات کی پرکھ کے لئے منفرد مہارتیں اور تیکنیک استعمال کرتی ہیں ان کے نام ہیں آرٹس اور انسانیت۔

اوپر بیان کئے گئے تناظر میں ہرسٹ (Hirst) نے علم کی مختلف اقسام کی درجہ بندی کی ہے جیسے طبعی اور انسانی سائنس، آرٹس فلسفہ وغیرہ۔ اس کے نزدیک علم کے میدان تب جنم لیتے ہیں جب علم کسی مخصوص مظاہر قدرت کے گرد ایک سے زیادہ اقسام میں اپنی جگہ بنا چکا ہوتا ہے۔ علم کی اقسام کے برعکس، یہ میدان یا شعبے ممکن ہیں اپنا مخصوص تجرباتی اسٹرکچر نہ تشکیل دیں۔ انہیں صرف نفس مضمون کے ذریعے ہی اکٹھا کیا جاسکتا ہے، علم کی تمام اقسام کو استعمال کرتے ہوئے۔ نفسیات اس کی ایک بہترین مثال ہے جس میں علم کی مختلف اقسام اس کے تصورات اور بیانات کے جواز اور مفہوم کے لئے باہم مل کر کام کرتی ہیں۔

ہرسٹ (Hirst) کو اس کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ علم کی ایسی تنظیم کو کیوں نہیں تشکیل دینا چاہیے جو عملی، نظریاتی اور مخصوص دلچسپیوں کے مطابق ہو۔(1)

1. Peters R.S "Ethics and Education" George Allen and Unwin Ltd. London, 1966. (P-131)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان دلائل سے نصاب کا مفہوم واضح ہو گیا ہے۔ سلیبس اور نصاب کو اس طرح تشکیل دینا چاہیے کہ طلباء کو علم کی بنیادی اقسام کے باہم مربوط پہلوؤں سے متعارف کرایا جائے۔ اس سے علم کا پھیلاؤ مکمل طور پر کور (cover) ہو جاتا ہے۔ چنانچہ ہرسٹ (Hirst) طاقت کے سیاسی، معاشرتی اور فطری پہلوؤں کے مطالعہ کی مثال دیتا ہے۔ نمونے کا عملی منصوبہ بشمول ریاضی سائنس اور آرٹس، علاقائی مطالعہ بشمول جغرافیائی، صنعتی، تاریخی اور معاشرتی مقاصد لیکن اہم بات یہ ہے کہ اس نوعیت کی رسائی، پہنچ کی بہت محدود اہمیت ہے۔

لائن پروجیکٹ طریقوں کو علم کی اقسام یا مضامین کا مطالعہ کو تسلیم کرنا چاہیے۔ مختلف مضامین کی مختلف پہنچ کا فہم جیسے طبیعات، ادب، ریاضی وغیرہ۔ لیکن یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ ترقی یافتہ معاشروں میں سکول اس معاشرے کی اقدار کی منتقلی جاری رکھتے ہیں۔ ہمیں نصاب کو محض علم کی ترسیل کا ذریعہ سمجھنے والا رجحان ترک کر دینا چاہیے بلکہ یہ تو ایک توازن ہے علم کے مابین جس کی ترسیل کی جائے رویے اور عقائد کی نشوونما کی جائے، اقدار قائم کی جائیں۔ افراد کو معاشرے کے قابل اور مفید ارکان میں تبدیل کرنا۔

وسیع نظریاتی معنوں میں ہرسٹ (Hirst) تعلیم کا ایک ایسا تصور قائم کرنا چاہتے ہے جس کی تعریف اور توثیق بذات خود علم کی اہمیت و نوعیت پر قائم ہو نہ کہ طلبا کی پیش گوئیوں پر، معاشرے کے مطالبات اور سیاستدانوں کے توہمات و عارضی خیالات پر۔

ممکن ہے کہ کوئی فرد اس کی خواہش پر ترس کھائے کہ نصابی منصوبوں کی بنیاد علم پر ہونی چاہیے لیکن کچھ وجوہات کی بناء پر اس امن خواہش کی تکمیل ممکن نہیں ہے۔ مزید برآں نصاب تشکیل دیتے ہوئے، کوئی بھی فرد معاشرے کو نظر انداز نہیں کر سکتا بالخصوص عملی مسائل کا سامنا جیسے دستیاب وسائل کی کمی، بے جا مداخلت۔ یہ بھی ممکن نہیں کہ کوئی فرد ان تمام مطالبات کو ٹھکرا دے اور اپنی مرضی اور آزادی سے نصاب بنائے اور طلباء کے رجحانات سے صرفِ نظر کرے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈسپلن کا مواد (نصاب) اور اصول

Content of the Discipline and its Principle

کوئی بھی مضمون صحیح معنوں میں اس وقت ڈسپلن کہلانے کا مستحق ہوگا جب اس کا کوئی موزوں نصاب ہوگا وہ مضمون ڈسپلن کہلانے کا مستحق نہیں ہوگا جس کا نصاب ڈسپلن کے تقاضوں کے مطابق نہیں ہوگا اور کسی بھی ڈسپلن میں بہت سارے scope ہوتے ہیں مثلاً کمپیوٹر کی تعلیم، سائنس اور ایجوکیشن کی تعلیم وغیرہ۔

ہائمن (Human) کے نزدیک نصاب موزوں، قابل اعتبار اور معیاری ہونا چاہئے۔

ہائمن کے نزدیک مواد/ نصاب میں تین چیزیں شامل ہونی چاہئیں:

ا۔علم ۲۔مہارتیں ۳۔اقدار

ا۔علم

کسی چیز کے بارے میں جاننے کو علم کہتے ہیں مثلاً مختلف اشیاء، حالات، واقعات کے بارے میں جاننے کو (knowledge) کا نام دیتے ہیں۔

۲۔مہارتیں:

اس سے مراد لوگوں کی قابلیتیں، صلاحیتیں لی جاتی ہیں کہ لوگوں میں کام کرنے کی کتنی مہارت ہے۔

۳۔اقدار:

اقدار سے مراد کسی ملک کی رسوم ورواج سے لی جاتی ہیں۔

کسی بھی مضمون کے نصابی مواد کا انتخاب کرتے ہوئے درج ذیل اصول پیش نظر رکھنے چاہئیں:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔صحت۔جواز،	۲۔اہمیت	۳۔توازن
۴۔دلچسپی	۵۔سیکھنے کی صلاحیت	۶۔افادیت
۷۔معقولیت	۸۔لچک	۹۔متعلق ہونا
۱۰۔تسلسل	۱۱۔ترقی پسند۔	

۱۔مستند جواز: (Validity)

مواد/نصاب کا مستند اور صحیح ہونا۔ تیزی سے بدلتی ہوئی صورت حال میں یہ دیکھنا ضروری ہے کہ آج بھی مواد مستند ہے یا نہیں ہے۔ اگر نصاب مواد نصابی و تعلیمی مقاصد کی تکمیل کرنے والا ہے تو valid ہے۔ اس کو سب لوگ مانتے ہوں اور بدلتی ہوئی صورتحال میں اس طرح قابل قبول ہو جس طرح پہلے ہوتا ہے۔ ایجوکیشن کو جس مقصد کے لئے رکھا جائے اس مقصد کا پورا ہونا ضروری ہے سب کچھ اس وقت ہو گا جب مواد مستند ہو گا۔

۲۔اہمیت: (Significance)

جس مقصد کے لئے نصاب لکھا جائے اگر وہ مقاصد پورے کرے تب وہ اہمیت کا حامل ہے۔ اتنا مواد ہونا چاہیے جتنا استاد کے لئے اہمیت رکھتا ہو۔ وہ مواد ہونا چاہیے جو لوگوں کے لئے سوسائٹی کے لئے سب کیلئے مفید ہو اور طالب علم آسانی سے پڑھ سکیں اور سمجھ سکیں علم مہارتیں اور اقدار شامل ہونی چاہیے غیر ضروری چیزیں شامل نہیں کرنی چاہئیں۔

۳۔توازن: (Balance)

مواد کو نصاب میں شامل کرتے وقت توازن کا خیال رکھنا بے حد ضروری ہے۔

i. Balance between breath/continuity and depth of the context.

ii. Balance between substantive and syntactical content.

iii Balance between knowledge, skill and values

iv Balance between areas from which content is down.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مواد منتخب کرتے وقت توازن ہونا چاہیے۔ وہ مواد منتخب کیا جائے جو معلوماتی اور فکر انگیزی ہو علم، مہارتیں اور اقدار شامل ہونی چاہئیں وہ مضمون ڈسپلن کہلوانے کا صحیح معنوں میں حق دار ہے۔ ان تینوں میں توازن ہونا چاہیے۔

۴۔ دلچسپی (Interest)

بچوں کی نفسیات کو پیش نظر رکھ کر نصابی مواد کا انتخاب کیا جائے۔ عمر، درجہ نشوونما کے مدارج جس قدر ممکن ہو نصابی مواد کو دلچسپیوں سے ہم آہنگ کیا جائے ایک اہم بات یہ ہے کہ نصاب کے وسیلے سے طلبہ کی دلچسپیوں کو وسعت دی جاسکتی ہو۔ ایسا مضمون ڈسپلن کہلانے کا صحیح معنوں میں حق دار ہے جو کہ استاد اور طلبہ کی خواہشات کے مطابق بنایا جائے جو دین و دنیا سماجی، سیاسی معاشرتی غرضیکہ ہر لحاظ سے ضروریات کو پورا کرے دلچسپی تب ہوگی جب طالب علم کی خواہش کے مطابق تعلیم دی جائے گی۔

۵۔ سیکھنے کی صلاحیت:

ایسا مواد تشکیل دینا چاہیے جسے طلبہ سیکھنے کی استعداد رکھتے ہوں سیکھنے کے عمل میں ایسی چیزوں کو شامل کرنے سے گریز کرنا چاہیے جو طلبہ کو آسانی سے سمجھ نہ آسکیں بلکہ مواد ایسا نصاب میں شامل کرنا چاہیے جسے طلبہ آسانی سے سمجھ سکیں یا مہارتیں حاصل کرسکیں اس قسم کی ڈسپلن میں خصوصیت موجود ہونی چاہیے۔

۶۔ افادیت:

ایسا مواد نصاب میں شامل کرنا چاہیے جو افراد اور معاشرہ دونوں کے لئے مفید ہو۔ مذہبی سماجی معاشرتی لحاظ سے ڈسپلن کہلانے کا وہ مضمون صحیح الفاظ میں حق دار ہے جس میں یہ خصوصیت پائی جاتی ہو جس سے طلبہ کو کوئی نہ کوئی فائدہ حاصل ہو۔ جب ہم ہمیں کوئی چیز نصاب میں شامل کرتے ہیں تو اس میں یہ تین چیزیں ہونی چاہئیں:

۱۔ علم ۲۔ مہارتیں ۳۔ اقدار :

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۔ معقولیت:

مواد میں کوئی عقل والی بات ہو جس کا تعلق سائنس سے ہو ایسا مواد نہیں ہونا چاہیے جس کے اندر طالب علم کو خود دماغ خرچ کرنا پڑے بلکہ پہلے سے ہی پائیدار علم ہونا چاہیے کسی بھی مواد یا حصہ مواد کا جواز ہے یا نہیں۔..........؟

۸۔ لچک:

ایسا مواد جس کی ترتیب کو ضرورت پڑنے پر بدلا جاسکے اور پروگرام پر بھی منفی اثر نہ پڑے۔ کسی حصہ کو نکالا جائے تو خلا کا احساس نہ ہو۔ مواد کا کہیں اضافہ کیا جائے تو پیوند کاری یا بوجھل ہونے کا احساس نہ ہو Substantive اور syntactical حصوں میں تبدیلی آسانی سے کی جاسکے بغیر نصابی مواد کی روح اور افادیت کو تباہ کیے ہوئے۔

دنیا بڑی تیزی سے بدل رہی ہے مثلاً موسم بدلنے سے اور اس طرح ہر چیز بدلنے سے مظاہر قدرت بھی بدل رہے ہیں جب تبدیلیاں ہونگی تو پہلے والی باتیں ختم ہو جائیں گی ایسا مواد ہو جس سے لوگوں کا ذہن تبدیل کیا جاسکے ایسا مواد ہو جس میں تبدیلی آتی رہے بدلتے ہوئے تقاضے کے ساتھ بدلا جائے حالات بدلنے کے ساتھ ترتیب بدلتی ہے۔ لیکن اس سے پروگرام میں تبدیلی نہ آئے۔ اس طرح کی لچک پذیری ہونی چاہیے تسلسل قائم رکھنا چاہیے اگر یہ تسلسل ٹوٹ جائے تو یہ ڈسپلن نہیں رہے گا کسی حصے کو نکالا جائے اور اس میں خلا نہ آئے اس میں ایسی تبدیلیاں پیدا کی جائیں کہ اس میں مصنوعی تعلق نہ ہو۔

۹۔ متعلق ہونا:

ماہرین نصاب کے نزدیک مواد کو اس ترتیب پر پورا اترنا چاہیے کہ۔

(i) طلبہ کی سطح سے مناسبت رکھتا ہو

(ii) معاشرتی حقائق سے تعلق ہو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(iii) نظریہ حیات سے متعلق ہو

(iv) مضمون کی روح سے ہم آہنگ ہو مواد ایسا ہو جو سبجیکٹ سے متعلق ہو۔ طلباء کی ذہنی سطح معاشرتی حالات اور روح سے متعلق ہو اور نظریہ حیات کے مطابق ہو۔ ایجوکیشن میں وہی مضمون ڈسپلن کہلانے کا مستحق ہے جو طالب علم کی ذہنی سطح کے مطابق ہو۔

۱۰۔ تسلسل:

تصورات، علم، رویے اور مہارتیں، تجربات یہ سب نصابی زنجیر کی کڑیاں ہیں علم کی مہارتوں اور اقدار میں تسلسل ہونا چاہیے کیونکہ ان کا آپس میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔ علم حاصل کرنے کے لیے مہارتیں حاصل کرنا ضروری ہیں۔ اس لئے جو شخص مہارتیں حاصل کرے اسے اقدار کا قائل ہونا چاہیے اگر اس میں سے ایک بات کی بھی کمی ہو جائے تو وہ مضمون ڈسپلن کہلانے کا مستحق نہیں ہوگا۔

۱۱۔ ترقی پسند:

"The discipline must be progressive".

نصاب میں (Quantity) ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ مواد (content) موجود ہے اور quality سے مراد یہ ہے کہ بدلتے تقاضوں کی پاسداری کرے، آج کل کے دور میں ہم دیکھتے ہیں کہ مسائل وسائل سے زیادہ بڑھ رہے ہیں لیکن دنیا پھر بھی ترقی کی طرف رواں دواں ہے۔ جتنا زیادہ ایجوکیشن پر بوجھ ہے اتنا اور کسی مضمون پر نہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

Domain

نصاب کی خوبی یہ بھی ہونی چاہئے کہ جو مقرون سے مجرد کی طرف عام سے خاص کی طرف ہو۔

ہر ایک کے aim بہت وسیع ہیں جبکہ Goal ذرائع ہیں اور objective حاصل کرنے کے طریقے ہیں جس طرح کے objectives ہوں گے ان کو حاصل کرنا ضروری ہے۔ ان کو کسی نہ کسی شعبے سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ کسی عمل کے ذریعے احساس کے ذریعے، جنہیں ان تین صورتوں سے حاصل کیا جائے اس کو Domain کہتے ہیں اور Domain کو حاصل کرنے کے طریقے کو Taxonomi education objectives کا نام دیتے ہیں دنیا بھر کے جتنے بھی لوگ ہیں تین قسم کے افعال رکھتے ہیں۔

ا۔ وقوف رعلم ۲۔ احساس ۳۔ عمل رکردار۔

ا۔ وقوف رعلم

جس چیز کے بارے میں واقفیت ہو یا انسان کے پاس معلومات ہوں اسے وقوف یا علم کہتے ہیں۔

۲۔ احساس:

احساس کے ذریعے ہم سوچتے ہیں اور محسوس کرتے ہیں پسند و ناپسند منفی یا مثبت جو بھی ہوں ہم محسوس کرتے ہیں۔

۳۔ عمل رکردار:

کام کرنے کو عمل رکردار کا نام دیتے ہیں انسان کا ذہن ہر وقت کام کرتا رہتا ہے۔ وہ کبھی بھی خالی نہیں ہوتا۔ وہ کبھی نہ کبھی کسی چیز کے بارے میں احساس کرتا رہتا ہے۔ دنیا بھر کے لوگوں کے مقاصد بھی تین ہیں اور اعمال بھی تین ہیں۔ چاہے وہ پڑھے لکھے ہوں یا ان پڑھ ہوں اور جو مقصد ہوتا ہے اس کو Effective کہتے ہیں عمل میں نفسیاتی طور پر حرکت کرتا ہے۔ اس کو psychomotor کا نام دیتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقاصد کی تقسیم بندی کی مختصر تاریخ

ا۔ سب سے پہلے بلوم نے 1956ء میں مقاصد کے وقوفی گروہ کا تصور پیش کیا جس میں مقاصد کی تقسیم ذہنی افعال کے حوالے سے کی گئی۔

۲۔ 1964ء میں بلوم، کریتھ رول اور ماسیا تینوں نے مل کر احتسانی گروہ کا تصور دیا جس میں مقاصد کی تقسیم اور درجہ بندی کے احساسات، جذبات، پسند و ناپسند کے درجات کے حوالے سے کی۔

۳۔ مقاصد کی تیسری تقسیم بندی 1972ء ہیرو نے پیش کی عملی یا حرکی گروہ کہا گیا ہے۔ اس گروہ میں مقاصد کو فرد کو جسمانی، عقلاتی، اور حرکی صلاحیتوں سے مربوط کیا گیا۔

یوں مقاصد کی تقسیم بندی کا کام مکمل ہوا آج دنیا کے تمام مہذب ممالک تعلیمی مقاصد لکھنے کے لئے اس تقسیم بندی سے بھرپور استفادہ کر رہے ہیں۔ تقسیم بندی نصاب ساز ماہرین اور اساتذہ کو ایسا ماڈل فراہم کرتی ہے جس کو سامنے رکھ کر تنظیم نصاب اور تدریس کا کام زیادہ مؤثر انداز میں انجام دیا جاسکتا ہے۔

مقاصد کے تین گروہ

Three Domains of objective

1- Cognitive Domain
2- Affective Domain.
3- Psycomotor Domain.

وقوفی گروہ (cognitive Domain)

یہ وہ گروہ ہے جو ذہنی قابلیت وصلاحیت سے تعلق رکھتا ہے۔ اس گروہ کی خوبی یہ ہے کہ یہ ہمیشہ مندرجہ بالا اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے دیئے گئے اصولوں پر کاربند رہتا ہے۔

حقائق کا علم: Knowledge

اشیاء، واقعات، اصول جاننا چیزوں کو یاد کرنا، پہچاننا، تصورات و اصطلاحات کا علم وغیرہ کسی چیز کے بارے میں جاننے کو علم کہتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تفہیم: Comprehension

حقائق کو سمجھ کر اپنے الفاظ میں بیان کرنا۔تشریح وتوضیح وغیرہ میں بیان کرنا تفہیم کہلاتا ہے

اطلاق: Application

اس میں سمجھ کر کسی شے کو بیان کرنا وغیرہ شامل ہے۔علمی مواد کو مختلف صورت حال میں استعمال کرنا سیکھی ہوئی چیز خیال تصور سے دوسری چیزیں سیکھنے کے قابل ہو جانا کسی چیز کے ٹکڑے بنانا اطلاق کہلاتا ہے۔

تجزیہ/تحصیل: Evaluation

حقائق وواقعات کو سمجھ کر اصول،تصورات ونظریات کو بامعنی ٹکڑوں میں تقسیم کرنا ان کے ربط کو سمجھنا cause and effect معلومات کو ٹکڑوں میں تقسیم کرنا۔کھرا اور کھوٹا الگ کر دیکھانا۔

ترکیب:

جس چیز کا مواد پہلے سے موجود ہو اور نئے نظریات کو دریافت کرنے کا نام ترکیب کہلاتا ہے۔علمی مواد کو نئی شکل میں مرتب/مربوط کرنا۔تخلیقی صلاحیت،جدت،علمی ٹکڑوں کو جوڑ کر، خیال،نظریے تصور کا نیا ڈھانچہ تیار کرنے کے قابل ہونا وغیرہ۔

جائزہ:

حقائق کا تنقیدی نگاہ سے جائزہ لینا داخلی اور خارجی طور پر بات کی تہہ تک پہنچنا۔اہمیت وافادیت کا شعور پیدا ہونا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

Affective Domain

ڈسپلن کا انسانی زندگیوں میں بہت عمل دخل ہے کیونکہ صرف اس مم سے مسائل حل نہیں ہوتے کہ مضمون ڈسپلن کہلانے کا مستحق نہیں ہوسکتا جس میں حرکات و حرکات ہوں۔ جب ہم طالب علموں کے اقدار احساسات جذبات وغیرہ کے بارے میں پڑھیں گے اس کو استحسانی گروہ کا نام دیتے ہیں۔

توجہ دینا:

اگر طالب علم سیکھنے پر راضی ہو تب فائدہ ہوگا جب تک طلبہ خود توجہ نہیں دیں گے اس وقت تک کوئی مضمون ڈسپلن کہلانے کا مستحق نہیں ہے۔

ردعمل:

ایک استاد جب پڑھاتا ہے تو اس کو چاہیے کہ نصاب کو خوبصورت انداز میں پیش کرے اور طالب علم اس کا تسلی بخش جواب دے یہ اس وقت ممکن ہے جب نصاب طالب علم کی ذہنی سطح کے مطابق ہو اس سے طالب علم کو نصاب سے اپنائیت محسوس ہوگی اور وہ با خوشی اور سکون محسوس کرے گا اگر کسی ایجوکیشن کے سرمایہ کاری کا روپ دھار لیا ہیت و یہ ڈسپلن کہلانے کا مستحق نہیں ہے۔

قدر و قیمت:

وہ مواد طالب علم ذہنی طور پر اور دل سے بھی صحیح معنوں میں تسلیم کرے گا تو پھر اس کی قدر و قیمت کا بھی خوب اندازہ لگائے گا اور احساس ہوگا اس کا اندازہ ہم اس ادارے/یونیورسٹی کالج آف ایجوکیشن ملتان سے کر سکتے ہیں۔

تنظیم:

ایک مضمون صحیح معنوں میں ڈسپلن کہلانے کا مستحق ہے۔ جب وہ طالب علم کی عملی زندگی میں مدد دے لہذا طالب علموں کے ذہن میں تنظیم پیدا ہوگی جب استاد پڑھا کر چلا جاتا ہے تو طالب علم اس کو سمجھنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہ وہ تنظیم ہے کہ اس کو پاس کرے یا نہ کرے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نظام اقدار میں ڈھلنا:

جب کوئی بھی انسان ضروری کسی مضمون کو اپنے لئے مفید سمجھتا ہے۔تو اگر وہ عمل کرے گا تو رویے کے ذریعے اس کو عمل کروانے میں بہت مددگار ثابت ہوتے ہیں۔اس کے ذریعے سے ہی یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس نے مثبت رویہ اختیار کیا ہے یا نہیں۔اس میں تبدیلی اس وقت آئے گی جب وہ اپنے آپ کو نظام اقدار میں ڈھال دے گا۔لہٰذا اس کی مثال ڈسپلن ہے۔جیسے استاد پڑھاتا ہے اور طالب علم پڑھتا ہے۔اگر وہ اچھا استاد بن جائے تو وہ اچھا ہے۔

Psycomotor Domain

جب بھی جذبات واحساسات کے متعلق بات ہوتی ہے یا کوئی بھی شخص عملی زندگی میں ان کو اپناتا ہے۔بات کرتا ہے یا لوگ اپنے اپنے خیالات کے ذریعے بات منواتے ہیں تو طالب علم کلاس روم میں بیٹھ کر اس سے فائدہ اٹھائیں۔

تقلید:

بہت سارے طالب علم نقل کرتے ہیں اپنے استادوں کی بڑوں کی یہ سچ ہے طلباء جذبات،احساسات،کردار کے معاملے میں پوری دنیا میں ایسا کرتے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ اس نے مہارت حاصل کر لی ہے۔ایسی سرگرمی جو کہ طالب علم کی من عن بات پوری کر سکے اس کو اپنا سکے۔

سبک ومستی:

جب بھی ذہن میں رویے جنم لیتے ہیں اور پھر ہم ہاتھ سے کام کرتے ہیں یا کتنی جلدی قبول کرتے ہیں۔اس عمل کو ماہرین نفسیات سبک ومستی کا نام دیتے ہیں اسکو ananulation بھی کہتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحت یا درستی:

خود سے کوئی بھی کام کرنے کی صلاحیت اس وقت پیدا ہوتی ہے۔ اور اس وقت ممکن ہے جب صحت یا درستی ہوگی جب اس کے پاس علم بہت ہوگا یہ اس وقت ہوگا جب اس میں وہ ماہر ہوگا۔

قطعیت:

جو بات پورے تسلسل سے کی جائے دانستہ یا نادانستہ طور پر چیز کو ترتیب سے رکھیں اور عمل سے گزریں یہ مضمون ڈسپلن کہلانے کا مستحق ہے۔ اس کو اپنے اوپر بھروسہ ہوتا ہے۔ یعنی اس میں قطعیت پائی جاتی ہے۔

رسوخ:

انسان کی رگ رگ میں جو بات بیٹھ جائے اس کو رسوخ کا نام دیتے ہیں۔ طالب علم کی فطرت میں یہ بات شامل ہوتی ہے۔ جس فرد میں قدرتی طور پر کوئی خوبی ہو اس کی فطرت میں داخل ہو اُسے رسوخ کہا جاتا ہے۔ مندرجہ بالا اصولوں کی روشنی میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ایجوکیشن کا مضمون ڈسپلن کہلانے کا مستحق ہے۔

Selection of Learning Experiences

Selection of learning experience سے مراد نصاب کو پڑھانا اور کردار کی تشکیل کرنے میں ایسے طریقے اختیار کئے جائیں کہ جس سے طالب علم بہتر تدریس حاصل کر سکے۔ اس کو Selection of learning experience کہتے ہیں۔ جب experience کی بات ہوگی activity کی بات ہوگی ہر طالب علم کو اپنے آپ کو تیز کرنے کے لئے activities میں حصہ لینا پڑتا ہے مثلاً ٹائم ٹیبل بنانا خوراک جو کوئی طالب علم اپنی context, objective, need جس ذریعے سے حاصل کرے گا اس کو ہم selection of learning activities کا نام دیتے ہیں۔ جس ذرائع سے کو آپ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس چیز کو حاصل کرنے کے لئے اختیار کرتے ہیں اس کو learning activities کا نام دیتے ہیں ہر شخص اپنی طبیعت کے مطابق اختیار کرتا ہے۔

- Selection of centre is already given
- Integreration and organization of learning experience.
- learning in active process.

جس میں جتنی زیادہ activity ہو یعنی سیکھنے کی صلاحیت ہو وہ طالب علم اتنا ہی کامیاب ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں استاد بہت اہم کردار ادا کرتا ہے۔

استاد کو چاہیے کہ وہ طالبعلم کو پڑھائی میں involve کرے۔ اس کیلئے اسے چاہیے کہ اپنی مرضی سے دورانِ تدریس سبق سے متعلق طالبعلموں سے سوال جواب کرے یا مشقیں کروائے تا کہ طالبعلم کا دھیان سبق میں لگا رہے۔ اس طرح طالبعلم کا دھیان سبق میں رہے گا اگر ایسا نہ ہوتو وہ مضمون ڈسپلن کہلانے کا حقدار نہیں ہوگا۔

Education is interprise between teacher and student

اور طالب علموں میں (learning) کا جذبہ موجود ہونا چاہیے۔ اس کو حاصل کرنے کے لئے وہ مختلف طریقوں اور اپنے مزاج کے مطابق سیکھتا ہے۔ اس طرح وہ بہت کچھ سیکھ لیتا ہے۔ (Group discussion) بہت تیز ہوتی ہے۔

(Group atmospher effect learning)

- Evaluation:

امتحان کے بغیر بات نہیں بنتی دنیا بھی ایک امتحان ہے۔ وہ ڈسپلن کہلانے کا حق دار اس وقت تک نہیں ہے جب تک اس کا جائزہ نہ لیا جائے۔ مقاصد کا جائزہ لینا بہت ضروری ہے۔ تمام قسم کی جملہ سرگرمیاں جو بھی آپ اختیار کرتے ہیں۔ اس کا جائزہ لینا ضروری ہے مثلاً طالب علم کا جائزہ لینا صرف امتحان ہے جتنے فیصد نمبر طالبعلم لے گا اتنے فیصد Aim ہونگے مقاصد کا حصول ضروری ہے۔ وہ ڈسپلن کا ب ہوتا ہے جس کے مقاصد کا جائزہ لیا جائے جن مقاصد کو رکھ کر نصاب بنایا گیا تھا وہ مقاصد درج ذیل ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائزہ کی اقسام

۱۔ وسعت کے اعتبار سے ۲۔ وقت کے اعتبار سے

production سے مراد طالب علم ہیں یعنی طالب علم نے کیا سیکھا process عمل کا نام ہے۔

Education is investment

ایک Discipline میں دونوں عملوں کا پورا ہونا ضروری ہے۔

Product, Process

وہی مضمون ڈسپلن کہلانے کا حق دار ہوگا جس کا process ٹھیک ہوگا۔

1. Placement Evaluation:

اس سے مراد ایسا جائزہ ہے اور اس لئے لیا جاتا ہے کہ اس آدمی کو کہاں رکھنا ہے۔ کیا یہ اس پوسٹ کے قابل ہے یا نہیں کام شروع کرنے سے پہلے اس کا جائزہ لینا ضروری ہے۔ اس کی مثال انٹری ٹیسٹ ہے۔

2. Formation Evaluation

اس کے دوران بھی مواد کا ٹیسٹ لیا جاتا ہے کہ پروگرام کامیابی سے چل رہا ہے یا نہیں تاکہ اس کی ہیئت کے بارے میں معلومات حاصل کی جا سکیں۔

3. Dignose Evaluaction

یہ تشخیص کرنے اور سیکھنے کے لیے کہ استاد اور شاگرد کے مسائل کیا ہیں اور نصاب کہاں تک کامیابی سے چل رہا ہے۔

4. Summative Evaluation:

مجموعی طور پر جو جائزہ لیا جاتا ہے اس کو summative کا نام دیتے ہیں جیسا کہ ایم۔ایڈ یا ایجوکیشن کے طلباء کا آخر میں Qualifying ٹیسٹ ہوتا ہے۔ اس کو summative کا نام دیتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

Function

1. Feed back to the learner.

یعنی طالب علم نے کہاں تک سیکھا ہے۔اور کس طرح اس کو علم سجا تا ہے۔learner سے مراد طالب علم ہے۔

2. achievement of objective

یعنی اس میں مقاصد کو کیسے حاصل کرنا ہے۔ ہر کسی کے چھوٹے بڑے Aim ہوتے ہیں اور ہر کوئی Goal کے ذریعے حاصل کرتا ہے اور objective Goal, کے ذرائع ہیں مثلاً Aim مقصد تعلیم حاصل کرنا۔ کتابیں Goal اور مہارت حاصل کرنا objective کہلاتا ہے۔

3. Improvement of curriclum

یعنی نصاب کو کیسے بہتر بنایا جائے اور نصاب کیسا ہونا چاہیے تا کہ طالب علم بہتر سے بہتر چیزیں سیکھ سکے۔ایسا نصاب بنایا جائے جو انسان کے اخلاق کی تربیت کرے۔

4. Decision making

اس میں فیصلے کیسے بنانے ہیں۔استاد نے طالب علم کو کیسے پڑھانا ہے اور کیا پڑھانا ہے۔استاد اس کے بارے میں پہلے سے فیصلہ کرتا ہے۔

5. Feed back to institution

یعنی اس میں استاد اور شاگرد دونوں کو ادارے کے ساتھ کیا تعلقات بنانے ہیں۔یعنی اس پر کس طرح عمل کرنا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

Classification of knowledge

وہ سبجیکٹ ڈسپلن کہلانے کا مستحق ہے۔جس کا باقاعدہ نصاب ہو۔

Discipline have certain aims.
Two aspects of meaning.
General education is general meaning.

پہلے علوم سے نصاب اور نصاب کا بنیادی مقصد معنی ہوتے ہیں جب بھی ہم کسی چیز کا مطلب لیتے ہیں ہم چھ چیزوں کو دیکھتے ہیں۔اس کائنات کا مقصد کیا ہے، اور یہ کیا ہے، اور کائنات کو خدا تعالیٰ نے انسان کے لئے meaning کا مطلب فراہم کیا گویا ہم خدا کو بھی معنی دیتے ہیں کیونکہ وہ خالق ہے۔اس کے بعد انسان خدا کا خلیفہ ہے۔

انسان میں جتنے بھی وصف موجود ہیں۔وہ سب اللہ تعالیٰ کی عنایت سے ہیں یہ ایک وضاح حقیقت ہے کہ جب بھی کوئی انسان انسانیت کا روپ اختیار کرے گا۔اس میں مثبت تبدیلیاں آئیں گی کوئی بھی مضمون اس وقت ڈسپلن کہلانے کا مستحق ہوگا۔جب وہ ان سب کو معنی فراہم کرے گا اور یہ ساری خصوصیات ایجوکیشن میں ہیں۔کسی بھی چیز کو معنی دیتے وقت دو چیزوں کو مدنظر رکھنا چاہیے۔

1. Quality 2. Quantity

1. Quality

گویا کوئی بھی چیز دیکھتے وقت اس کے معیار اور اصلیت کو دیکھا جاتا ہے اور quality کے اعتبار سے ہم علم کو تین حصوں میں تقسیم کرتے ہیں۔

(i) Singular knowledge:

کسی بھی چیز کو کمیت کے اعتبار سے Singular اس وقت کہیں گے مثلاً کتاب رجسٹر وغیرہ۔بعض علوم دنیا میں ایسے بھی موجود ہیں جس میں صرف singular knowledge کا مطالعہ کیا جاتا ہے مثلاً ریاضی صرف بنیاد کا مطالعہ کرتا ہے اور جتنا بھی علم ہے اس کو الگ الگ حصوں میں وضاحت کرتا ہے۔اور اس کے معیار کو ظاہر کرتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ii) General knowledge:

چیزوں کے متعلق گروہوں کا علم یہ علم پہلے چیزوں پر لاگو کرتے ہیں کوئی بھی مضمون ڈسپلن کہلانے کا حق دار ہوگا جس میں خاص باتیں اور جنرل نالج ہوتی ہیں کہ عوام یعنی عام لوگ بھی حاصل کرسکیں عام چیزوں کا علم وغیرہ۔

(iii) Comprehensive knowledge:

اس کو کل کا علم کہا جاتا ہے۔ جس میں بہت سارے علوم رکھے گئے ہوں اس کو comprehensive کا نام دیتے ہیں جس میں بہت سارے علوم کو اکٹھا کر کے مکمل طور پر علم اور کل علم کہلاتا ہے۔

2. Quantity

(i) Facts

جب بھی کسی چیز کی کیفیت دیکھتے ہیں تو اس وقت اس کی (Facts) کو دیکھتے ہیں مثلاً اگر مسلمانوں کی حالت دیکھی جائے جو حقیقت ہے وہی بیان کی جائے کوئی بھی سبجیکٹ اس وقت ڈسپلن کہلانے کا مستحق ہوگا جس میں حقیقت پائی جاتی ہو اور حقیقت ہی اس کی کمیت کو ظاہر کرتی۔

(ii) Forms:

کوئی بھی مظاہر قدرت جب انسان دیکھتا ہے یا مضمون جس کا مطالعہ کرتے ہیں باشعور انسان تو اس کا مطالعہ کرتے وقت اس کی شکل اور ہیئت دیکھتا ہے۔ کسی بھی چیز کا مطالعہ کرتے وقت ہم اس کی شکل کا سب سے پہلے مطالعہ کرتے ہیں جیسی صورت دیکھی جائے اس کو ویسے ہی بیان کیا جائے تو اس کو شکل کا نام دیتے ہیں۔

(iii) Norm:

خود انحصاری، خود اعتمادی، خوشحالی پاکستان کی شرح خواندگی تعلیم کے لحاظ سے 32% ہے۔ اس شکل میں نقصان ہے۔ جہاں شرح خواندگی کم ہوگی تو ملک ترقی نہیں کرے گا 100% ہو یا ترقی یافتہ ممالک جیسی ہو تو یہ واضح ہے کہ اہمیت، کیفیت اور کمیت کو جنم دیتی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مستقبل کی ضروریات کی نشاندہی

Identifying Future Needs

مضمون کے نصاب کے حوالے سے:

ایجوکیشن میں وہی مضمون ڈسپلن کہلانے کا مستحق ہے جو حال، ماضی اور مستقبل میں کام آنے والا ہو۔

مستقبل کیا ہے:

۱۔ مستقبل صرف Time Dimension نہیں بلکہ وقت کی چوتھی Dimension کہا جاتا ہے اور سمت کو Dimension کہتے ہیں۔ وہ سبجیکٹ ڈسپلن کہلانے کا حق دار ہے جس کا مستقبل روشن ہو۔

۲۔ مستقبل صرف حال کی توسیع ہی نہیں بلکہ یہ ماضی اور مستقبل کے واقعات اور حالات پر انحصار کرتا ہے۔

۳۔ اور عام طور پر مستقبل کے بارے میں لوگوں کا خیال ہے کہ یہ مبہم اور غیر یقینی ہے۔ ایسا ان کے اندر ہے جن کے پاس وسائل نہ ہوں اگر انسان کے اندر خود اعتمادی ہو تو مستقبل چمکدار اور روشن نظر آئے گا۔

۴۔ یہ منہ زور گھوڑا نہیں ہے جس کو لگام نہ دی جا سکے۔

۵۔ ماضی اور حال میں جو کچھ ہم دیکھتے ہیں اس کی نسبت مستقبل زیادہ بہتر ہے یعنی معیار اور مقدار کی نسبت بہتر ہے۔

۶۔ مستقبل کو نظم وضبط میں لایا جا سکتا ہے۔ اس میں ترمیم اور تنسیخ ممکن ہے۔ اپنی پسند کا مستقبل بھی بنایا و تعمیر کیا جا سکتا ہے۔

۷۔ مستقبل ایک کھلا امکان ہے۔ open possible یہ امکانات کا تصوراتی گچھا ہے۔ بند گلی نہیں ہے۔ مستقبل ہمارا غلام ہے۔ جن لوگوں کو جتنی زیادہ مشکلات برداشت کرنی پڑتی ہیں ان کو مستقبل اتنا ہی روشن ہوتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸۔ مستقبل بند گلی نہیں ہے بلکہ روشن راستہ ہے جس سے کئی راستے نکلتے ہیں آپ جو راستے منتخب کر لیں۔ خاص طور پر پاکستان کے عوام مستقبل کے بارے میں نہیں سوچتے لہٰذا مستقبل بند گلی نہیں ہے۔ البتہ سوچ ضرور تبدیل کی جائے اس مضمون کے حوالے سے ماضی میں اتنا روشن نہیں تھا اور نہ ہی یہ صورتحال حال میں ہے۔ لہٰذا یہ ڈسپلن کہلانے کا مستحق ہے۔ اس سے کئی راستے نکلتے ہیں۔ اسکی دو اقسام ہیں۔

۱۔ مستقبل قریب ۲۔ مستقبل بعید

۱۔ مستقبل قریب:

مستقبل قریب سے مراد یہ ہے کہ جو چیز آسان ہو اس کو حاصل کرنا بھی آسان ہو گا۔ مستقبل قریب کہلاتا ہے مثلاً ایم۔ اے ایجوکیشن کا مستقبل بہت قریب ہے۔ گویا یہ مضمون ڈسپلن کہلانے کا حق دار ہے۔

۲۔ مستقبل بعید:

مستقبل بعید سے مراد یہ ہے کہ جس کو حاصل کرنا بہت مشکل ہو یا اس کو حاصل کرنے کے لئے بہت زیادہ کوششیں کرنی پڑے یہ بند گلی نہیں ہے۔ کسی بھی ڈسپلن کا مستقبل اتنا تاریک نہیں ہوتا۔ جبکہ پاکستان میں ایجوکیشن کے علاوہ سب کے مستقبل قریب نہیں ہے۔

People can prepare education prefer as investment

لہٰذا یہ مضمون ٹھیک ہے۔ ایجوکیشن کے علاوہ بھی بہت سارے مضامین ہیں جن کو حاصل کیا جا سکتا ہے۔ بالکل Extent کو probable کہتے ہیں۔ اور جس چیز کا امکان ہو اس کو possible کا نام دیتے ہیں۔ متبادل یعنی مضمون کے بدلے جس کو اختیار کیا جائے کئی راہیں ہوں گی اپنی سوچ کے مطابق اپنایا جائے لہٰذا اس کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے اس کو possible کا نام دیتے ہیں۔

Alternative کا مطلب یعنی B.A میں کافی مضامین ہوتے ہیں ان میں سے ایک میں ماسٹر کر سکتے ہیں جبکہ preference کا مطلب ہم کسی ایک چیز کو سب پر ترجیح دیتے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔اس کو Interelation of future کہتے ہیں۔

اور وہ تعلیمی میدان جن میں ہم علم اور مہارتیں حاصل کر کے اپنے مستقبل کو روشن کر سکتے ہیں اور اپنی اقدار پر عمل پیرا ہو سکتے ہیں۔جو کہ حسب ذیل ہیں۔

Bio، حیاتیاتی: یہ زندگی کے متعلق ہوتے ہیں۔

Social سماجی: یہ معاشرہ کے متعلق ہوتے ہیں۔

Techonological تکنیکی: اس میں لوگوں میں فنی صلاحیتیں پیدا کی جاتی ہیں۔

Educational: تعلیمی

مستقبل کی ضروریات اور مضمون کے نصاب

Areas کے لحاظ سے چار مضامین رواں دواں ہیں جس میں سایئکالوجی، بیالوجی، سوشیالوجی ہے۔سوشیالوجی لوگوں کے رویے کے متعلق ہے۔ٹیکنالوجی بہت وسیع ہے۔ایجوکیشن ان سب کا مقابلہ کر رہی ہے۔Toffler کے مطابق معاشرتی زندگی علم کی نسبت بہت تیزی سے بڑھ گئی ہے۔انسان کو اپنا پتہ نہیں ہے۔علم بہت پیچھے ہے اور معاشرتی تبدیلیاں بہت زیادہ ہیں۔آیا ایجوکیشن ان سب پر بلورا اترتی ہے یا نہیں اس فاصلے اور ان مسائل کو حل کرنے کے لئے صرف اور صرف ایجوکیشن کے پاس حل موجود ہے۔مستقبل پہلے سے طے شدہ نہیں ہے۔صرف فلاسفی کی بنیاد پر نصاب تعلیم کسی مضمون میں اہم بقائے انسانیت میں بقائے انسانیت کے لئے ایجوکیشن بہترین مضمون ہے۔100% شرح خواندگی صرف ایجوکیشن ہی دے سکتی ہے لوگوں کے پاس مسائل کو حل کرنے کے لئے وسائل نہیں ہیں۔ایسا ڈسپلن ہونا چاہیے جو لوگوں میں 100% شرح خواندگی لے آئے۔ایجوکیشن کے پاس خصوصیت ہے۔لہٰذا یہ ڈسپلن کہلانے کا مستحق ہے۔پوری دنیا کے مسائل ایک گلوبل ویلیج کی صورت اختیار کر گئے ہیں۔صرف ایجوکیشن کو حق حاصل ہے کہ Global Village جیسا نصاب بنا سکتی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بابِ نہم

ڈسپلن کی حالتیں/ اشکال

FORMS OF THE DISCIPLINE

ڈسپلن علم کی منظم اور مرتب شکل ہے۔ اس میں قواعد وضوابط کے طریقے، مہارتیں، منصوبہ بندی، ساختی عناصر اور سوچ کے تجزیاتی مواد کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔

جب سے انسان ہے تب سے Discipline ہے، اس کی سوچ کا کوئی مقصد ہے (یعنی کہ انسان کی سوچ کا کوئی مقصد ہے) گروپ کی انفرادی دلچسپیوں (اُس کا مرکز) اور اُس کی کامیابیوں اور ناکامیوں اور اُس کے مستقبل کو سمجھنے میں انسان کوشش کر سکتا ہے۔

ڈسپلن کے مطابق انسانی علم اور کتابی علم برابر نہیں ہو سکتا۔ ڈسپلن کا نصاب لامحدود ہے۔ اُس سے حاصل شدہ علم کو ہم مختلف فیلڈ میں استعمال کر سکتے ہیں۔ کسی بھی چیز کی انتہا پر ڈسپلن commit نہیں کرتا، بلکہ یہ علم کے پھیلاؤ کا باعث بنتا ہے۔

Discipline کی مختلف اقسام تحقیق کے مختلف طریقے وضع کرتی ہیں اور علم کے تمام تصورات اور اُن کے ذرائع کو تلاش کرتے ہیں اور منظم کرتے ہیں۔ Discipline انسان کی مختلف صلاحیتوں وحقائق کو تلاش کرتی ہے۔ Discipline انسان کی ان کوششوں کو ظاہر کرتی ہے جو انسان کو مہذب بناتی ہیں۔ مہذب بننے میں اور ان علامات کو استعمال کرنے میں جو مشکلات پیش آتی ہیں اُن نظریات اور ضوابط کو ڈسپلن کی مختلف حالتوں یا اشکال کے ذریعے ہم بہتر طور پر بیان کر سکتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

FORMS حالتیں/اشکال

"P.H. Penix," (1964) اپنی کتاب "Realms of Meaning" میں ڈسپلن کی اقسام کے حوالے سے چھ Realms کو ظاہر کرتا ہے۔لیکن اُن سب میں ایک خصوصیت مشترک ہے۔

Discipline کی جو اشکال ہیں وہ ان علامات کو "Cut across" کرتی ہیں۔

وہ چھ حالتیں حسب ذیل ہیں:

ا۔علامتی	Symbolics:
۲۔تجرباتی	Empirics:
۳۔جمالیاتی	Esthetics:
۴۔صوتی (آواز)	Synnoetics:
۵۔اخلاقیات	Ethics:
۶۔نظری	synoptics:

(ا)علامتی SYMBOLICS

یہ گروہ/ طبقہ (انسانوں) کے نظریات کو ڈیل کرتی ہے جو اُن کے افکار اور تعلقات کو ترقی دیتی ہے۔یہ اس نظام سے تعلق رکھتا ہے۔جو رسمی طور پر ان علامات کو اکٹھا کرتے ہیں اور معنی دیتے ہیں۔مختلف معاشرتی ڈھانچے کے افراد ان علامات کو جو نشو ونما کرتے ہیں۔ چنانچہ ان علامات کی بنیاد معاشرتی اور انفرادی تعلقات پر ہے۔مگر وہ حقیقی دنیا سے تعلق رکھتے ہیں۔جس میں درج ذیل قواعد وضوابط شامل ہیں:

(1) زبان Language

(2) ریاضی Mathematics

Non Discoursive symbolic form (3)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زبان

(i) زبان کا نظم و ضبط بولنے کے عناصر پر مشتمل ہوتا ہے، جیسا کہ زور دینا، لب ولہجہ، consonant، vowels۔

(ii) جیسا کہ نظر آنے والے عناصر ٹھوس نظریات تیار کرتے ہیں، جیسے مقاصد، عمل اور خوبیاں

(iii) یہ Morphemes تجرباتی، تعلقاتی نظریات

(iv) ساخت

ریاضی

ریاضی کا نظم وضبط تجریدی اور علامتی قسموں کو ڈیل کرتا ہے۔ یہ دلائل اور منطقی وجوہات \ کی نشوونما، تسلسل واختصار اور اس کے معنی کو بامقصد بناتا ہے۔

ریاضی کے ڈسپلن میں مندرجہ ذیل علامتیں شامل ہیں۔

(i) غیر وضاحتی اصطلاحات اور بہت سے operations اور ان کی منتقلی/تبدیلی

(ii) مصنوعی علامتی سیٹ، فنکشن اور آپریشن نقلی علامتی شکلوں کی نمائندہ مثالیں ہیں۔

Non-discoursive ڈسپلن میں درج ذیل حالتیں شامل ہیں۔

(i) سگنل جیسے کہ اشارے، روشنی، گھنٹی، ہاتھ کے اشارے، لباس کا کوڈ۔

(ii) جسمانی حرکات جو فطری ہوں یا غیر فطری، بے ساختہ ہوں یا سٹائل میں۔

(ii) چہرے کے تاثرات جیسے مسکراہٹ، تیوری۔

(iv) طور اطوار وغیرہ۔

(v) رسمی عبادت کے طریقے، جیسے مذہبی، محب وطن، اور ذاتی عبادت وغیرہ

(vi) گرافک علامات

(vii) خواب

(viii) پریوں کی کہانیاں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

Ritual ایک مذہب کی طرح ہے۔ یہ گروپ کسی بھی طریقہ کو سمجھنے، وضاحت کرنے، پیشین گوئی کرنے اور کنٹرول کرنے سے متعلق ہے۔ یہ ان حقائق اور سچائی سے متعلق ہے لیکن مواصلات اور نتائج کو بہتر بنانے، تحقیق کرنے اور وضاحت کرنے کے لئے علامتیں استعمال کرتا ہے۔

(۲) تجرباتی Empirics

حقیقی دنیا کے تمام پہلوؤں کو سمجھنے اور حصولِ علم کی تلاش میں معاون ہوتا ہے

Empirics تمام توانائی اور طبعی و مادی نظام کو بالکل حیاتیاتی نظام کی طرح استعمال کرتا ہے۔ اور ان تمام قوتوں کے اثرات کا مطالعہ کرتا ہے جو وقتاً فوقتاً ان سسٹمز پر اثر انداز ہو کر ان میں تبدیلی لاتے ہیں۔ Empirics میں شامل ہیں:

(1) طبعی سائنس Physical Science

(2) حیاتیاتی سائنس Biological Science

(3) نفسیات Psychology

(4) معاشرتی علوم (جغرافیہ، عمرانیات، اکنامکس، سیاسیات وغیرہ) Social Science

ا۔ طبعی سائنس

طبعی سائنس کا Discipline ایسے عمل سے متعلق ہے جو Inanimate Math کو شامل کرتا ہے۔ یہ ان خصوصیات کی نشاندہی کرتا ہے جن کی پیمائش یا گنتی ممکن ہے۔ اس طرح یہ تین نظریات (کمیت، وقت اور لمبائی) پر مشتمل ہے۔ طبعی سائنس کا ڈسپلن، مفروضات، تجربات اور مشاہدات اور ان میں ہونے والی تبدیلیوں وغیرہ پر مشتمل ہے۔

طبعی علوم کا بنیادی تعلق پیمائش کے طریقہ کار میں پیدا ہونے والے مسائل اور پیچیدگیوں سے ہے۔ کسی بھی پیمائش کے درست ہونے کا انحصار پیمائش میں استعمال ہونے والی اکائی (unit) اور پیمائش ہونے والی چیز کے تعلق پر ہے۔ فلکیات، کیمسٹری، ارضیات اور فزکس وغیرہ یہ تمام علوم طبعی علوم کے دائرہ کار میں آتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(2) حیاتیاتی علوم جاندار اشیاء میں موجود مادے اور توانائی کے نظام پر مشتمل ہیں۔
اور یہ نظام کسی بیرونی ذرائع سے مادہ اور توانائی کو استعمال کرتا ہے، تاکہ توانائی کے معیار اور اس کی اقسام کو محفوظ کیا جا سکے۔ حیاتیاتی علوم طبعی علوم پر انحصار کرتے ہیں، تاکہ حیاتیاتی سائنسی علم کو منظم اور بہتر بنایا جائے۔

(3) نفسیات انسانوں اور دوسرے جانوروں کے کردار اور ان کی سرگرمیوں کا مطالعہ ہے۔
نفسیات کا بنیادی مقصد باہمی تعلق، خیالات اور محسوسات اور تغیرات کی تحقیقات کرنا ہے۔ تاکہ کرداروں اور ذہنوں کی وضاحت کی جا سکے۔ یہ فزیالوجی اور دیگر کرداری علوم سے تعلق رکھتی ہے۔ اسی لئے ماہر نفسیات کسی ایک شعبہ کے ماہر ہوتے ہیں، کیونکہ اس کا دائرہ کار بہت وسیع ہے۔ ماہر نفسیات کو دو گروپوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

(i) بنیادی (Basic) (ii) Applied

Basic نفسیات بنیادی تحقیقات اور بنیادی مسائل کو تلاش کرنے کے اصولوں پر مشتمل ہے۔

Applied نفسیات میں ان تمام حقیقتوں اور دریافتوں میں استعمال ہونے والے اصولوں کا مطالعہ کیا جاتا ہے جو معاشرتی طور پر مفید ہوں۔

یہ مقاصد جذباتی طور پر پریشان لوگوں کی مدد کے لئے مختلف طریقہ کار وضع کرتے ہیں جنہیں محفوظ اور مؤثر طریقے سے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ یہ بنیاد اور Applied area کے لئے واضح نہیں ہوتا ہے۔ بنیادی research کا applied psychology کا حصہ ہے۔ اور یہ ترقی یافتہ بنیادی Psychology کا حصہ ہو سکتی ہے۔ اس کے بہت سے حصے تجرباتی نفسیات پر مبنی ہیں۔ Sensation & perception، آموزش، یادداشت، تخلیاتی مقابلے کی نفسیات، شخصیت کی نفسیات، معاشرتی، نفسیاتی اور نشوونما کی نفسیات اور cognitive نفسیات پر مشتمل ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

Applied نفسیات کے اہم مراکز یہ ہیں:

تعلیمی نفسیات، کلینکی نفسیات، بحث و مباحثہ کی نفسیات اور صنفی نفسیات ہیں۔

نظم وضبط کی نفسیات ان کے علاوہ ہیں۔

(i) جواب دینا، توارث، ماحول وغیرہ

(ii) آموزش کے نظریات

(iii) بچے کی نشوونما اور بالیدگی

(iv) حرکات

(v) معلوماتی اور تخلیقی سرگرمیاں

(vi) بحث ومباحثہ اور رہنمائی

(4) معاشرتی نظم وضبط سے مراد یہ ہے کہ سمجھ بوجھ predicting اور ہمارے ماحول اور حالات میں انسانی رویوں کا اطلاق ہے۔

معاشرتی نظم وضبط کے اصول درج ذیل مضامین میں لاگو ہوتے ہیں:

(۱) جغرافیہ (۲) سوشیالوجی

(۳) معاشیات (۴) پولیٹیکل سائنس

(۵) تاریخ (۶) نفسیات

اگرچہ جغرافیہ ایک پرانا مضمون ہے، یہ معاشرتی سائنس میں زیادہ عرصے تک رہنے والا حصہ ہے۔ یہ آزادانہ طور پر یونیورسٹی کا ڈسپلن نہیں بنا، یہاں تک کہ قدرتی اور معاشرتی سائنس کی خصوصیات الگ الگ تقسیم ہو گئیں۔ اس کو عموماً فزیکل جغرافیہ اور اکنامیکل جغرافیہ میں تقسیم کیا جاتا تھا۔ شروع میں اس کو عام طور پر تعلقات کا علم بیان کیا جاتا تھا، جس کی ہر سمت انسان اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قدرتی ماحول کے درمیان تھی۔ جدید جغرافیہ نے زمین اور خلاء کا مطالعہ کیا جس میں انسان رہتا ہے۔ اس کی عادات، خصائل اور ماحول جغرافیہ صرف انسان کے ماحول کا ہی مطالعہ نہیں کرتا۔ بلکہ قدرتی اور معاشرتی سائنس کے بہت سے حصوں کا مطالعہ خاص طور پر Phenomena کی Category کا بھی مطالعہ کیا جاتا ہے۔

کیا جغرافیہ میں زمین کے areal کردار میں اکیلے کا مطالعہ کیا جاسکتا ہے جس میں انسان اپنی حالت میں رہتا ہے۔ علاقے اور جگہ کا مواد اور ہر areal حصے کا کام اور علاقائی حصے کے درمیان میں جوڑنے کا انداز۔ سوشل سائنس میں جغرافیہ، تاریخ کی طرح ہے۔ تمام شعبوں کا خصوصی طور پر مطالعہ کرتا ہے، جیسے معاشیات، سیاسیات، عمرانیات۔ جغرافیہ میں عناصر کے پھیلاؤ کا مکمل combinations ہے جو پیچیدہ تعلقات کا مطالعہ کرتی ہے جن کا براہِ راست تعلق مضمون کے مطالعے سے ہے۔ اس شعبے کے خاص حصے سیاسی جغرافیہ، معاشی جغرافیہ، کلچر جغرافیہ، سوشل جغرافیہ اور شماریاتی جغرافیہ وغیرہ ہیں۔ عمرانیات سائنس یا سائنس کے مطالعے کی وضاحت کرتی ہے۔

سیاسی عمرانیات، تعلیمی عمرانیات، دیہی عمرانیات، تنظیمی اور گروہی عمرانیات، مذہبی عمرانیات اور کھیلوں کی عمرانیات وغیرہ۔

عمرانیات درج ذیل اہم نکات کا مطالعہ کرتی ہے:

(۱) شادی اور خاندان
(۲) آبادی اور اس کی روک تھام
(۳) نسلی اور اخلاقی تعلقات
(۴) سماجی تبدیلی اور تحریک
(۵) سماجی نشاندہی
(۶) سماجی مسائل
(۷) تہذیب پسندی
(۸) جنسی کردار
(۹) Stratification

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معاشیات بطور سماجی سائنس کے مختلف استعمال کی چیزوں کی نشاندہی اور بہتر استعمال کا دستیاب وسائل کے ساتھ تقابلی تجزیہ کرتی ہے۔معاشیات چناؤ کرتی ہے، یہ چناؤ وضاحت کرتا ہے کہ کیا پیدا کیا جائے؟ کیسے پیدا کیا جائے؟ کون پیدا کرے؟ کس کے لئے پیدا کیا جائے؟ کیسے تقسیم کی جائے؟اور کن کے درمیان تقسیم کی جائے وغیرہ وغیرہ

معاشیات کا تعلیم، سہولیات اور پابندی وقت کے ساتھ تعلق ہے۔ رابن (Raban) کے مطابق یہ مادی وسائل کی لامحدود اور تقابلی استعمال کی نشاندہی کا مطالعہ ہے۔ یہ ان راستوں کا تعین کرتی ہے جس میں افراد اور معاشرے کی بنیادی ضروریات اور خواہشات جو پایۂ تکمیل کو نہیں پہنچتی، کا بھی تعین کرتی ہے۔

معاشی تنظیم کی چار صورتیں ہیں:

مرکزی معاشی منصوبہ بندی، جیسا کہ کمیونزم ممالک میں خود مختار معیشت، جیسا کہ امریکہ میں۔ مخلوط معیشت، جیسا کہ ہندوستان اور اسلامی معیشت، جیسا کہ ایران۔ مرکزی معیشت فوج کی طرح کام کرتی ہے۔ ایک سربراہ فیصلہ کرتا ہے کہ کیا کرنا چاہئے یا کیا ہونا چاہئے؟ اور دوسرے نچلی سطح (سپاہی) پر کشید کرتے ہیں۔ خاص رفتار میں کام ہوتا ہے جو ان کے راہوں کا تعین کرتی ہے۔

یہ انسان کو فلاح مہیا کر سکتی ہے، یا انسانیت کو تباہ کر سکتی ہے اور اس کا انحصار انسانی فطرت جس کا تعلق گھریلو یا کسی ادارے سے ہو، یہ جائیداد کے اور وراثت کے حقوق کی اجازت دیتی ہے۔ اسلامی معیشت، قرآنی قوانین اور احادیث رسولؐ کی روشنی میں اصولوں کو وضع کرتی ہے۔ یہ غریب لوگوں (حقوق کو پامال) کو تباہ کرنے کی اجازت نہیں دیتی۔ دراصل اگر اسے صحیح معنوں میں تسلیم کیا جائے تو یہ اس بات کی بھی اجازت نہیں دیتی جو چیزیں وجود رکھتی ہیں یا نہیں، ان کے درمیان فرق کیا جائے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام کے نظامِ معیشت میں زکوٰۃ، صدقات پر مشتمل دراصل ایک غیر سودی نظام ہے۔

ایک آزاد معیشت کے مندرجہ ذیل نکات ہیں:

☆ گھریلو اشیاء کی خرید و فروخت کے بارے میں جانچ پڑتال

☆ اداروں میں پیداواری اشیاء کی جانچ

☆ اداروں میں کارکنوں کی جانچ

☆ وقت کی جانچ

☆ مستقبل کے لئے سرمایہ کاری کرانا/کرنا

Anthropology وقت اور جگہ کی حد بندیوں سے نکل کر جسمانی اور سماجی ثقافتی کرداروں کا تقابلی مطالعہ کرتی ہے۔

Anthropology کا نظم و نسق پانچ چیزوں پر مشتمل ہے۔

Archeology، زبان دانی، جسمانی، سماجی اور ثقافتی Anthropology

Anthropology مختلف انسانی گروہوں کی سماجی زندگی کی مختلف صورتوں کی وضاحت کرتی ہے۔ طریقہ کار، شریک مشاہدہ، مقامی انٹرویو اور تاریخی ریکارڈ کا مطالعہ مقداری مہارتوں پر مشتمل ہے۔

پولیٹیکل سائنس تعلیمی نظم و نسق ہے، جس میں درجہ بدرجہ وضاحت، تجزیہ اور تفصیل حکومتی اداروں میں عمل درآمد اور مکمل سیاسی تنظیمیں اور تمام سماجی سرگرمیاں اور روابط جو فیصلوں کی نشاندہی اور اخذ کرنے میں مدد دیتی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تجرباتی تجزیہ

EMPIRICAL ANALYSIS

اس نظم وضبط میں دیکھ بھال (سرپرستی) سیاسی رویہ کے بارے میں یہ سب شامل ہیں:

(۱) جس میں سیاسی تنظیم کی سرگرمیاں

(۲) اداروں کی ترتیب

(۳) عوام کی پالیسی کی بناوٹ/ترتیب

(۴) ریاست کے درمیان تعلق

سیاسی نظریہ قدیم زمانے میں جو کہ ہمیں متاثر کرتی ہے جو پہلے وقتوں میں میجرٹیکسٹ کو بیان کرتی ہیں۔ جدید دور میں پولیٹیکل فلاسفی نے ترقی کی ہے۔ چھوٹے میدانوں میں جو سوچنے کی بنیادیں دریافت کرتے ہیں، جس میں بہت سارے منطق، تجزیاتی طریقے سے شامل ہیں۔ جس میں بہت سے عارضی سیاسی سائنس دان کنٹرول کرتے ہیں جہاں ناکارہ جسم میں تمام چیزیں کائناتی یعنی قانونی طور پر منظور کرنی پڑتی ہیں، فطری سائنس پر اثر انداز ہیں۔ ریاستی نظریہ کا تعلق تجزیاتی، سیاسی سائنس اور سیاسی سوچوں کے ساتھ وابستہ ہے۔ جدید ریاستی تھیوری کا مقصد حکومت کے احاطہ میں بہت ضروری لاوا جو کہ سول سوسائٹی سے ہے۔ اٹھارھویں صدی تک یہ لبرل سائنس کی طرح تھا جس میں سیاسی مشکلات کو نظر انداز کر دیا گیا۔ کیونکہ سوسائٹی کی تمام بنیادی ضرورتیں حکومت کے ساتھ وابستہ ہیں۔

انفرادی شہریوں کا گورنمنٹ کے ساتھ تعلق ہوتا ہے۔

سیاسی اور معاشی ان سب چیزوں کو دوبارہ متعارف کرایا گیا ہے۔

ابھی تک ریاست کے نظریے کو اتنا جلدی ظاہر نہیں کیا جائے گا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳) جمالیات Esthatic

جمالیات بطور نظم وضبط/ڈسپلن میں حسب ذیل نکات کو بیان کیا گیا ہے۔

(۱) میوزک، موسیقی

(۲) فن

(۳) فن کی حرکات

(۴) ادب

اگر چہ تمام چیزیں نظم وضبط میں پائی جاتی ہیں اور یہ سب مسائل کے حل کرنے میں مدد کرتی ہے۔ جبکہ Esthatic کے ذریعے سیکھا جا سکتا ہے، ترقی کی جا سکتی ہے اور رسمی تعلیم کے ذریعے بیان کیا جاتا ہے۔ یہ نظم وضبط کو Esthatic کے گروپ میں نظر آتا ہے۔

آیئے اس نظم وضبط پر بحث کریں:

موسیقی:

یہ آواز کی دھن پر مشتمل ہے جو کہ خاص قسم کا نمونہ پیش کرتے ہیں، اگر چہ ان کا کوئی مطلب نہیں ہوتا۔ اس نظم وضبط کا مطالعاتی مواد ایک موسیقی کی حالت میں ہوتا ہے۔ اس کو سن اور بیان کر سکتے ہیں۔ موسیقی کا دارومدار دلچسپی اور گلوکار کے خیالات کی پیداوار پر ہے۔ موسیقی میں آواز کی طرح نظم وضبط میں تبدیلی آتی ہے۔ Patch آواز رنگ وغیرہ موسیقی کی تبدیلی کی نشاندہی کرنے میں استعمال ہوتے ہیں۔ موسیقی کئی آلات پر اور تبدیلی کی شکل پر مشتمل ہے۔

فن

یہ فن جس میں فن تعمیر، ڈرائنگ، گرافک، پینٹ اور مجسمہ سازی پر مشتمل ہے۔ ان فنون کا بڑا مقصد Estahlic objects میں زیادتی مواد کی شکل میں ہے۔ اس فنون کا مواد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اینٹیں، مٹی، کپڑا، سیاہی، ماربل، دھات، کاغذ، پنسل، پتھر اور لکڑی ہے۔

اختیارات کے ذریعے اور اقدار کا مجموعہ انسانی فطرت کے خیالات تناظرت کے نظریئے جو ہمیں ایسی صورت میں فیصلہ کن اور مرضی کی شکل ہیں۔

پولیٹیکل سائنس میں ان نکات کی انہی کے اصول میں درجہ بندی کی جاتی ہے۔

سیاسی نظریہ ریاستی نظریہ کو اس میں بیان کیا گیا ہے۔

حکمرانی نظریہ میں

مٹی، کپڑے، سیاہی، سنگ مرمر، دھات، کاغذ، پنسل، پتھر اور لکڑی، in visual art توجہ کی اکائی انفرادی کام ہے۔ لیکن کوئی بھی فنی کام کے مطلب کو نہ تو سمجھ سکتا ہے نہ ہی اظہار کر سکتا ہے۔ حتیٰ کہ اس نے اپنی بنیادی خصوصیات و ممکنات اور حدود کی حساسیت کو بڑھایا ہے۔

فنون کے محرکات

اُنہوں نے ڈانس، جادو، کشتی رانی، غوطہ خوری، پرواز combat کا فن، sports، گیمز اور جمناسٹک کی مختلف اقسام کو شامل کیا ہے۔ ان فنون کا سب سے بڑا مقصد آرٹ کی اشکال اور ان کی ابتداء سے مطابقت حاصل کرنا ہے۔ کچھ فنون کی کارکردگی کی خصوصیات کو شاید میوزک و روشنی، روایتی تقریبات، خصوصی شکل یا فن تعمیر کا ایک mood رویہ درخواست یا مقصد کے اظہار سے مطابقت پیدا کرنا ہے۔ فنون کے محرکات میں space لائن اور وزن variable ہیں۔

ادب:

ادب میں fiction، ڈرامہ اور شاعری وغیرہ شامل ہے۔ اس میں زبان کا استعمال جمالیاتی اظہار کے ذرائع کے طور پر کیا جاتا ہے۔ زبان ایک طرف تو خیالات کے اظہار کا ذریعہ ہے جبکہ دوسری طرف جذبات کو اُبھارتا ہے۔ احتیاط سے منتخب شدہ الفاظ اور پیراگراف ایک حالت یا تصور کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔ ادب کا ایک مطلب لطف اندوز ہونا بھی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۴)۔ مواصلات Synnoetics

P.H.Phenix، "Synnoetics" لفظ کا استعمال علم کے اس Realm کے لئے رائے دینے کے طور پر استعمال کرتا ہے جس میں کسی فرد کے ردِ عمل کو مختلف افراد کے مشاہدہ کے لئے استعمال کیا جاتا ہے جو بہت طریقوں سے آپس میں جڑے ہوئے ہوتے ہیں۔

یہ علم اعلیٰ مضمون ہے جس میں انسانی تعلقات کی سمجھ بوجھ، خود مختاری، ذاتی علم، موجودیت کا شعور ملوث ہے۔ مضمون کا مواد واضح طور پر دوسرے انسانوں کے انفرادی تعلقات سے مطابقت پیدا کرتا ہے۔ مواصلات کو مذہب کے ڈسپلن فلسفہ، نفسیات اور ادب میں بھی study کیا گیا ہے۔

اس قسم کے سوالات میں کون ہوں؟ میں یہاں کیوں ہوں؟ اور میرا وہاں جانے کا مقصد یا وجہ کیا ہے؟ لیکن اگر وہ بہت زیادہ تعلقات رکھتے ہوں یا جن کے دوسروں کے ساتھ تعلقات Relations محدود ہوں یا کم ہوں اور معاشرے میں ان کا حصہ یا ان کی Value کم ہوتی ہے اور وہ معاشرے میں عدم تحفظ کا شکار ہوتے ہوں اور ان کی ذاتی زندگی یا کردار مفکروں اور دانش وروں کی نظر میں ڈسپلن کی رو سے شک کے دائرے میں آتی ہیں۔ کیونکہ علم، نالج اندرونی احساسات اور کیفیت جو کہ بہت زیادہ ذاتی ہوتی ہے اور یہ پھر ڈسپلن میں تقسیم ہو جاتی ہیں جو کہ تعلیمی اداروں میں تعلیم کے ذریعے دی جاتی ہیں یا سکھائی جاتی ہیں۔

(۵)۔ اخلاقیات Ethics

اخلاقیات جن کا تعلق فرد کی ذات سے ہوتا ہے کہ ایک فرد کو انفرادی طور پر کیا کرنا چاہئے اور کیا نہیں کرنا چاہئے؟ اس بات کی بنیاد اس بات پر ہے کہ کونسا عمل درست ہے اور کونسا عمل غلط ہے۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ وہ پیچیدہ ہو جاتا ہے اور ہم اس کے معیار اور صحت کے بارے وثوق سے نہیں کہہ سکتے ہیں۔ ان میں سے کچھ باتوں کا تعلیم کے ذریعے اثر نہیں ہوتا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ اس لئے ان کو نہیں پڑھایا جاتا ہے۔ اخلاقیات میں رائے کی آزادی اور انصاف کی آزادی، ان integrity، عدم مساوات اور مساوات اور عظمت کو اور بڑائی کو شامل کریں۔ اخلاقیات حل کرتا ہے ان مسائل ان جھگڑوں کو جن کا تعلق جنس سے ہے، خاندانی تعلقات کو، معاشرتی مقام یا Status کو (ethnicity) مذہب، معیشت اور سیاسی زندگی کو وغیرہ۔

اخلاقیات ہمیں ڈسپلن کی رو سے سکھاتی یا بتاتی ہے، لیکن یہ مشکل ہو جاتا ہے کہ ان کو سوشل سائنس کی رو سے اس طرح متعارف کروایا جائے۔ اس لئے یہ زیادہ بہتر ہے کہ سکھانے سے بہتر ہے کہ عملی زندگی میں پوپٹیکل کروایا جائے۔

(٦)۔ نظری/ نظریاتی Synoptics

وہ کوشش کرتے ہیں کہ مرکب/ خلاصہ فراہم کی جائیں جو کہ تمام نظریات، اقدار، تجربات، نالج کی وسعت کو فراہم کیا جائے۔ تاریخ، فلسفہ اور مذہب پر مشتمل ہوتا ہے۔

تاریخ کا مطلب ہے وہ تمام واقعات، وہ تمام کام یا تجربات جو ماضی کے لوگوں کی عکاسی کرتے ہوں۔ اور وہ واقعات اور خیالات جو ماضی کے لوگوں نے دیئے اور وہ تحقیق کے وہ اسلوب، وہ قوانین ہیں جو ہم تک پہنچے اور یا ان تجربات کی تعمیر و ترقی ہوئی۔ جب کوئی لفظ ہسٹری کا یا کوئی واقعہ ہمارے ذہن میں آتا ہے تو ہم اس کی ماہیت کو جانچنے کی کوشش کرتے ہیں اور جب دوسری دفعہ یہ پہلو ہمارے سامنے آتا ہے تو ہم اس کا مطالعہ کرتے ہیں اور پھر ان واقعات کو بیان کرتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈسپلن کی حالتیں بطور نصاب کی منصوبہ بندی

Forms of Discipline as curriculum Planning

According to phenix 1964 discipline should be the primary source of curriculum context.

1. Symbolics:

کوئی بھی بات سیکھنے سے پہلے سب سے پہلے ذہن میں سادہ صورت آتی ہے۔ ذہن اس صورت کو معنی دیتا ہے۔ اور بتاتا ہے کہ یہ کونسی چیز ہے۔

2. Empirics:

انسانی طبیعت شروع سے ہی جستجو کی عادی ہے۔ کوئی چیز بھی جو سادہ صورت میں ہو اس کے ذہن میں آتی ہے اس کو انسان تجربات کے ذریعے سیکھتا ہے۔ قدرت کے متعلق معلوم کرتا ہے۔ تجربہ کرتا ہے، انسان کے لئے مفید ہے یا نہیں اس کو تجرباتی سٹیج کا نام دیتے ہیں۔ جب ایجوکیشن کی بات آتی ہے اور تجربات کے ذریعے طالب علموں سے ثابت کروایا جاتا ہے کہ کونسے (A.V.aids) استعمال کرنے ہیں اور یہ تجربات استاد اور شاگرد دونوں کرتے ہیں اور پسند و ناپسند کا اظہار تجربہ کرنے سے پہلے کرتا ہے۔

3. Aesthetics:

یہ ایک ایسی خصوصیت سے تعلق رکھتی ہے یا سبجیکٹ کی خصوصیت سے تعلق رکھتی ہے جس میں انسان پسند و ناپسند کا اظہار کرتا ہے تو اس کو Aethetics کا نام دیتے ہیں مشکل سے مشکل عنوان کو پڑھایا جائے تو طالب علموں اور استاد کی پسند و ناپسند شامل ہے جو پسند ہوں ان کو اختیار کر لیتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

4. Synnotics:

جو چیزیں دنیا میں سوسائٹی میں ملک میں سیاست میں Apply کی جائیں سب کو پسند آجائیں یہ لاطینی زبان کا لفظ ہے۔ گہرائی سے کسی بات کو دیکھنا مثلاً استاد کا پڑھانے کا انداز فکر ایسا ہونا چاہیے کہ سب کو سمجھ میں آجائے۔ کوئی بھی چیز جو ہم پسند کرتے ہیں طالب علم پسند کریں اس کو synnotics کا نام دیتے ہیں جو چیز یعنی بہت گہرائی سے نوٹ کی جائے۔

5. Ethics:

بعض چیزیں ایسی ہوتی ہیں جو فرد خود نہیں کرنا چاہتا جبکہ لوگ چاہتے ہیں کہ وہ کرے جب فرد ان کی مرضی کے مطابق ان کی خواہش پوری کرلے تو اس کو Ethics کا نام دیتے ہیں۔ اخلاقیات کہتے ہیں دوسروں کو نقصان نہ پہنچانا اور دوسروں سے خندہ پیشانی سے کام آنا ایسی تمام صلاحیتیں جو انسان کی فلاح کے کام میں آئیں جبکہ وہ قانون کے زمرے میں نہ آئیں اس کو Ethics کا نام دیتے ہیں۔

6. Synoptics:

اوپر والی پانچ چیزوں کو ملا کر مطالعہ کیا جائے تو اس کو synoptics کا نام دیتے ہیں۔

Symbolic Empirics Aethetics Synnotics synoptics - جتنے Aim تعلیم کے ہیں اتنے کسی بھی مضمون کے نہیں ہیں۔ مثال کے طور پر ایک طالب علم ایجوکیشن میں 70% نمبر حاصل کرتا ہے تو وہ 30% نمبر ان پانچوں کی کمی کی وجہ سے ہے۔ تجزیہ نہیں کر سکا سمجھ نہیں سکا۔ اگر اس بات سے اس کا مطالعہ کیا جائے کہ ان میں صلاحیتیں موجود ہیں یا نہیں ان کو synoptics کا نام دیتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب دہم

گفتگو میں دانائی کا نظریہ

Discourse Theory

Discourse Theory دراصل 1997ء میں اس وقت منظر عام پر آئی جب خصوصاً یورپ میں اس تھیوری پر بڑا بحث و مباحثہ ہوا۔ اور اس تھیوری کے حاملین نے پورے یورپ کو ہلا کر رکھ دیا۔ اس تھیوری میں عالمانہ، مدبّرانہ اور عقلی بات پر زور دیا گیا۔

Discourse Theory سے مراد:

Discourse Theory سے مراد وہ گفتگو ہے، وہ "Serious words" ہیں جن میں ''علم'' کو گفتگو کے ذریعے اور حکمت و دانائی کے ساتھ اور سلیکشن آف ورڈز مخصوص الفاظ (Specific words) اور Suitable words کے ذریعے بیان کیا جاتا ہے گفتگو کے ذریعے علم کو منتقل کیا جاتا ہے۔

Discourse Theory کو فوکالٹ (Focault) نے گفتگو میں بطور Content (متن یا عبارت) کے طور پر لیا ہے۔ Specific words میں توجہ طلب کوئی ایسا متن یا عبارت ہے جو انسان کو ہلا کر رکھ دے یا چونکا دینے والی بات، حیرت ناک گفتگو، ششدر کر دینے والی گفتگو، توجہ طلب گفتگو، جس سے انسان کی مکمل توجہ اس طرف لگ جائے، متوجہ ہو جائے۔

Discourse Theory تجربانہ گفتگو ہے:

Discourse Theory ایک تجربانہ گفتگو ہے، وہ بات ہے جس میں ہم نالج (Knowledge) کو مفید سمجھتے ہیں، اور ایسے لوگوں تک Convert کرتے ہیں، جو اپنے تصورات، خیالات لوگوں کو منتقل کرتے ہیں جس سے لوگ حکمت و دانائی کی باتیں سن کر زندگی کا لائحہ عمل تیار کر سکیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

Discourse Theory کے بانی:

اس تھیوری کے پیش کرنے میں سقراط کا نام سرِفہرست ہے۔ ارسطو، افلاطون، یہ سب اوّلین نمائندے ہیں۔ اُنہوں نے یونان میں سب سے پہلے اپنی گفتگو کو جس میں فصاحت و بلاغت تھی پیش کی۔ اور اس کے اندر اپنے سماجی تصورات کو جو سوسائٹی کے اندر اختلافی موضوعات جو مذہب سے تعلق رکھتے تھے اور جو حکمرانوں سے related تھے پیش کئے۔ اس زمانے کے حکمرانوں نے لوگوں کو اپنی حکومتوں کی خاطر مختلف قوانین کے اندر جکڑا ہوا تھا۔ اور لوگوں کو مذہب کے نام پر گناہ بخشوانے کے نام پر لوٹا جاتا تھا جبکہ حکمران عوام کو ٹیکسوں کے نام پر لوٹتے تھے....!

پھر ایسے لوگ جو عالم تھے اُنہوں نے اپنی گفتگو کے ذریعے لوگوں کو متأثر کیا۔ سقراط نے حکمرانوں کے خلاف اور جھوٹے مذہبی لوگوں کے خلاف علمِ جہاد بلند کیا۔ اس حوالے سے اس بات پر زور دیا گیا کہ یہ لازم نہیں ہے کہ تمام لوگ جن پر تھیوری پیش کی گئی ہیں، سب لوگ اس بات پر متفق ہو جائیں گے۔

انسان کے پاس جتنا علم ہوتا ہے وہ اس علم کی بنیاد پر اس بات کو تولتا، ماپتا ہے، اور سابقہ علم کی بنیاد پر اور اس علم کے Standard کی بنیاد پر اس کو قبول کرتا ہے۔

یہ سوالات کہ خدا کہاں ہے؟ اور اس کا وجود کہاں ہے؟ ان کے جوابات کے لئے Discourse Theory کا سہارا لینا پڑتا ہے۔

مشاہدے، تجربات کے ذریعے، احساسات، شکوک و شبہات کو ہم معقولیت کے ذریعے، علم کے ذریعے، عقل کے ذریعے انسانوں کو اپنی باتیں سمجھا سکتے ہیں۔ اور یہ depend کرتا ہے ان لوگوں پر جو اپنے تجربات کے ذریعے لوگوں کے اندر پیدا شدہ تشکیک کو ختم کر دیں۔ اس Theory کے Followers نے اس نظریے کی Boundries قائم کیں۔

(۱) سب سے پہلی Boundary (حد) یہ ہے کہ انسان اپنے علم کو مربوط کرے۔ کس سے مربوط کرے؟ سوسائٹی سے مربوط کرے۔ اگر نالج related to society نہیں ہوگا تو سوسائٹی اس کو قبول نہیں کرے گی بلکہ رد کر دے گی اور مخالفت پر اُتر آئے گی۔

(۲) اپنے آباؤ اجداد کے تجربات سے Relate کریں اور اُن کے علم سے فائدہ اٹھائیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھیوری کے نتائج

Results of Theory

Result of Theory میرے نزدیک یہ ہے کہ اپنا ایمان اور اپنی جان بچاؤ۔

انسان مختلف سوچوں اور مختلف کیفیات کا شکار ہے۔ آباؤ اجداد کے تجربات اور مشاہدات پر مبنی جو علم ہوگا اس پر پختگی تو ہوگی لیکن یقین نہ ہوگا۔

اس بناء پر Discourse Theory کے حاملین اس تھیوری سے مراد یا اس کا result یہ لیتے ہیں کہ جو دانا، عالمانہ، مدبرانہ گفتگو کرتے ہیں اس پر خود بھی یقین رکھتے ہوں، آیا ان کا اپنی حیات کے آغاز اور انجام کے اعتبار سے اس پر یقین ہے یا نہیں ہے؟

۱۔ تصورات، نظریات پر ایمان بطور Personal knowledge ہے، اس علم کو مقررہ ضابطے میں رکھ کر individual کے Level کے مطابق اِس تھیوری کے مطابق گفتگو کریں گے۔

جو کہ فرد کی Capicities of abilities، Mental level اور ان کے Living Standard، سماجی صورتِ حال کو مدِ نظر رکھ کر گفتگو کریں گے۔

Discourse Theory is actual a style of Speaking Power.

اس سے مراد فنِ گفتگو اور بولنے کی طاقت ہے۔

تمام طلباء مختلف گھرانوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ ہر بچے کو مختلف طریقوں سے deal کرنا ہوتا ہے۔ ایک اُستاد جب تک اس تھیوری کو نہیں سمجھ سکتا وہ اپنے message کو بہتر طریقے سے convey نہیں کرسکتا۔

ایک اُستاد کو طالب علم کے Mental Level، Background، Atmosphere اور Situation کو مدِّ نظر رکھ کر deal کرنا پڑتا ہے۔ یہ وہ تھیوری ہے کہ اس کی رُو سے استاد/طلبہ/سکالر، مصلح، مبلغ، محقق اپنے طلباء کو اپنے تجربات، اپنے نالج کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

Base پر ایک Critaria کو مدِّنظر رکھ کر Convert کرتا ہے۔

-2 ہم جو مظاہر قدرت دیکھتے ہیں، ان مظاہر قدرت کو ہم Discourse Theory کے ذریعے درجہ بندی کے اعتبار سے پیش کر سکتے ہیں۔

استاد اور طالب علم گفتگو کے ذریعے، بات چیت کے ذریعے کسی واقعے کے بارے میں مختلف تحریروں کا تجزیہ کریں گے۔ ہر ایک مختلف پہلوؤں کے اعتبار سے Discuss کرے گا۔ ہر ایک فرد کا نالج، اس کا انداز، اس کا Style مختلف ہے۔ اس کو مدِّنظر رکھ کر Discourse Theory کے اندر کائنات کی چیزوں پر غور کرتے ہیں اور اس کے بعد ان چیزوں کے حقائق کو بیان کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو automatically اختلافات پیدا ہوتے ہیں۔

-3 (Foucault) فوکالٹ اور ڈریڈا (Derida) کے مطابق ہمیں سماجی تعلقات کو مدِّنظر رکھ کر اس تھیوری کو Adopt کرنا پڑے گا۔ تاکہ ہمارے سماجی تعلقات خراب نہ ہوں۔

ایسی گفتگو، ایسا انداز اختیار کرو کہ کسی کا دل نہ ٹوٹے اور دل آزاری نہ ہو۔ کیا خوب بھلے شاہ نے فرمایا:

مسجد ڈاہ دے مندر ڈاہ وے، ڈاہ دے جو کچھ ڈھیڈا
پر بندے دا دل کسے دا نہ ڈاھویں، کہ رب دِلاں وچ رہندا

اس تھیوری کے حاملین کہتے ہیں کہ تم سماجی معاملات کو بہتر کرو۔ ایسا Style اختیار کرو کہ جس سے تعلق بہتر ہو۔ سماج کے اندر سکون ہو، امن و چین ہو۔

"Global Market Logic" نامی کتاب میں بیان کیا گیا ہے کہ سماج کے اندر جب بات کرتے ہیں تو اس میں استاد اور شاگرد کے تعلق سے مراد نصاب ہے۔ نصابی تعلق کو ایک نئے سرے سے ترتیب دینا ہوگا۔ علم کو جب Convert کرتے ہیں، اس کے اندر بھی سماجی کیفیت کو بھی نئے انداز سے مرتب کرنا پڑے گا۔ تاکہ اس تعلق کے اندر سماج کی اہمیت اور اس کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعلق قائم رہے۔

(i) اگر طالب علم کا علم کمزور ہوگا تو وہ لُٹ جائے گا۔

(ii) اُستاد بھی اگر طالب علم کے mental level کو مدِ نظر نہیں رکھے گا تو وہ کامیاب نہیں ہوگا۔ سو ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ: ''تعلیم ایک باقاعدہ سماجی سائنس ہے'' جسے ہم تجزیئے کے ذریعے کوشش کر کے نئے تناظر میں اور نئے انداز میں دیکھ سکتے ہیں اور اس جدید دور میں اس کی روشنی کو عام کر سکتے ہیں۔

(iii) اُستاد اپنی فصاحت و بلاغت کے ذریعے لوگوں کو علم منتقل کر کے اپنا گرویدہ کر لیتا ہے۔ انسان اس Discourse theory کے بل بوتے پر زندہ ہے۔

(iv) اُستاد اس فلاسفی/تھیوری کو adopt کر کے طلباء کو اپنا گرویدہ کر لیتا ہے۔

سوچ کا عمل — Thinking Process:

Discourse باقاعدہ ایک (Process) عمل ہے۔

یہ وہ تھیوری ہے جو کہ ہمارے آباؤ اجداد سے نسل در نسل منتقل ہوتی چلی آ رہی ہے۔

اس تھیوری کے تحت فرد چاہے passive ہو یا active ہو، سامع ہو یا مقرر ہو، ٹیچر ہو یا Learner ہو، دونوں سائیڈوں سے Serious words پر غور کیا جاتا ہے کہ جس کے ذریعے دونوں اطراف (sides) کے اندر Thinking Process کا عمل بہتر طریقے سے ہو سکے۔ Discourse Theory میں جب کوئی عالم، مقرر، دانا، بینا شخص محو گفتگو ہوتا ہے تو دونوں سائیڈز سے Thinking Process عروج پر ہوتا ہے۔ اور اس دوران کوئی اور تصور آ نہیں سکتا۔

سوچنے کی speed اتنی تیز rapidly ہوتی ہے کہ انسان اس سوچ کی speed کی rapidness کا احاطہ نہیں کر سکتا۔

جیسے الفاظ نکلتے ہیں، سوچ بھی ویسے پیدا ہوتی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دورانِ تقریر یا لیکچر ایک لمحے کے لئے ایسی کیفیت پیدا ہوتی ہے کہ ایک لفظ کے ساتھ مختلف الفاظ سوچ رہے ہوتے ہیں۔ طلباء کے ذہنوں میں اس لیکچر میں مختلف سوالات، کیفیات، تصورات، ideas پیدا ہو رہے ہوتے ہیں۔ انسان سے برداشت نہیں ہوتا۔ وہ سوالات پوچھ بیٹھتا ہے، satisfaction چاہتا ہے، یہ وہ ہے کہ جس کے means کے اندر وہ درد بھری آواز جس میں انسان کی اندر کی کیفیت باہر آ جائے۔ کسی چیز کو محسوس کر کے اس کو اسی انداز میں پیش کرنے کی کوشش کرے۔

"Discourse theory is growing dissatisfaction with main stream positive approaches to social sciences and weakening of its hegemoney in many social disciplines."

اس میں جو بات کی گئی ہے کہ کسی بھی Subject کے حوالے سے جو گفتگو ہو اس گفتگو کے اندر لوگ عدم توجہ کا اظہار کرتے ہیں۔ اس عدم توجہ کے نتیجے میں کسی قسم کی نئی تبدیلیاں پیدا نہیں ہوسکتیں۔ استاد طلباء سے کسی موضوع پر محوِ گفتگو ہے۔ اگر ایک لمحے کے لئے طلباء عدم توجہ کا اظہار کرتے ہیں تو Newness of knowledge رُک جائے گا۔ دورانِ عمل عالمانہ گفتگو جو بندہ محوِ سمع ہے وہ مکمل سن رہا ہو۔ اس بات کے سننے کے دوران ذہن دو کام کر رہا ہوتا ہے۔

(۱) ایک تو اس کی توجہ گفتگو پر مرکوز ہوتی ہے۔

(۲) دوسرے وہ ان words کو analysis کر رہا ہوتا ہے۔

(۳) تیسرے اس کے بعد وہ خیالات کو re-organize کر رہا ہوتا ہے۔

وہ خاص الفاظ ان الفاظوں کے طرف توجہ ہو رہی ہے، اور اس دوران Dissatisfaction کی کیفیت پیدا ہو رہی ہوتی ہے۔ اس کے اندر علم کی کمزوری ہوتی ہے۔ Weakening of Knowledge کی وجہ سے اس کے اندر سوالات جو پیدا ہو رہے ہوتے ہیں، جس سے سسپنس پیدا ہوتا ہے۔

(2) Rise of new approaches of harmenuties, critical theory and Post Structurism.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس میں جو نکتہ نظر بیان کیا گیا ہے اس کے پیچھے ایک story یہ بھی ہے۔ایک دیوتا تھا جو یونان میں ایک پہاڑ کے اندر غار میں رہتا تھا۔ وہ عالم یا دیوتا ہر روز صبح غار سے نکل کر باہر آتا تھا۔ پہاڑ کے نیچے لوگوں کا جھمگھٹا رہتا تھا۔ لوگ اس کی عالمانہ گفتگو سننے کے لئے جمع ہوتے تھے۔ لوگ اس کی خدمت کے لئے کھانا وغیرہ لاتے تھے۔ وہ ہر روز سورج کی طرح نکلتا تھا۔ سورج کی روشنی کی طرح وہ علم وادب کی باتیں کرتا تھا۔ اور اس کی گفتگو Critical Theory حکمرانوں، علماء کے غلط کاموں پر تنقید کرتا تھا۔ اس کے نزدیک فرد جیسے بھی معاشرے میں رہتا ہے جب وہ کسی محاسن میں مبتلا ہوگا تو وہ مثبت نقطہ نظر کا حامل ہوگا۔ وہ دیوتا ماضی کے حالات و واقعات کو دکھ کے ساتھ ناقدانہ انداز میں بیان کرتا۔

دیوتا کی عالمانہ گفتگو تقاضا کرتی ہے کہ تم ان تجربات کو حاصل کرو۔ ان عالم لوگوں کی خدمات حاصل کرو جو عملی طور پر ڈسپلن کو apply کرتے ہیں۔ اور یہ وہ لوگ ہیں جو ثقافت اور کلچر سے متعلق علم حاصل کرتے ہیں اور علمی نظریات پیش کرتے ہیں۔ Discourse Theory کا تقاضا ہے کہ ہم نظام خود بنائیں۔ اس کو نئے انداز میں ڈیزائن کریں اور معاشرتی بیماریوں کو Diagnose کریں اور ان کو Analyse کریں، جس سے لوگوں کو بہتر زندگی گزارنے کے مواقع میسر ہوں۔

اس عالم کی عالمانہ گفتگو جو ہوتی تھی اس نے کہا کہ تم علم کو اس طرح لو کہ اس سے "حقیقی عملی انسان ہی بن جاؤ" اور ڈسپلن کا ایک نمونہ/مثال بھی، ایسے لوگ ثقافت کا مطالعہ کرتے ہیں۔ اور ادبی سوچ لوگوں کو دیتے ہیں کیونکہ یہ عملی Practional لوگوں سے related ہے۔

Discourse Theory کا تقاضا ہے کہ ہم نظام کو خود بنائیں، ہم نظام کی تفتیش بھی کرتے ہیں اور سسٹم کو Analyse کرنے کے بعد افراد کے حقوق و فرائض کا تعین بھی کرتے ہیں۔ اور معاشرے کی خصوصیات اور نقائص کو بیان کرتے ہیں۔ اُستاد بذات خود ایک مبلغ ہے، وہ سپیکر ہے، تبلیغ کرنے والا، خطبہ دینے والا جو social system کو تبدیل کرتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ ایجوکیشن سوشل سسٹم کو بیان کرنے اور Discuss کرنے کا نام ہے۔

عالم کا فرض ہے کہ وہ سوسائٹی کے معاملات پر غور کرے، ان کی خوبیوں، برائیوں کو جانچے، analyse کرے، پھر ان کا حل نکالے، Theory کے لغوی معنی ہیں نئے کا حل نکالنا۔

ہمارے نزدیک سوسائٹی کے اندر مسائل اور رکاوٹیں دو قسم کی ہیں:

(A) Physical (B) Mental

Discourse analysis is very narrow interprice that consentrate on a single utterance or atmost a conversation between two people.

عالم جب گفتگو کر رہا ہوتا ہے یا جب دو افراد محو گفتگو ہوتے ہیں۔ چاہے وہ ایک لفظ ہی بولیں تو اس دوران خیالات کا سیلاب اُمڈ آتا ہے مگر ان خیالات کے سیلاب میں سے جو آپ اپنے مطلب کے سوالات استعمال کرنا چاہتے ہیں تو اسی کو ضرب لگائیں گے۔ مثلاً کوئی انسان کسی بیماری میں مبتلا ہے۔ اسے ڈاکٹر کے پاس لے جایا جاتا ہے۔ پورے جسم کو چیک کرتا ہے اور بیماری کی تشخیص کرتا ہے۔ پھر وہ دوائی تجویز کرتا ہے۔ جو دوائی ڈاکٹر نے تجویز کی، اسی خاصیت کی مارکیٹ میں اور بہت سی دوائیاں موجود تھیں۔ لیکن یہ عمل ڈاکٹر پر انحصار کرتا ہے کہ وہ ایسی دوائی تجویز کرے جو اس کے جسم کے خواص کے مطابق/موافق زیادہ اثر انداز ہو۔ Teaching یا Education میں بھی یہ اُستاد پر منحصر ہے کہ وہ علمی اعتبار سے مردہ طالب علم کے لئے علم کی روح پھونکنے کا کیا طریقہ اختیار کرے۔ عالم کے لئے ضروری ہے کہ جس طرح کے لوگ ہوں، ان کے معاشرتی مقام، ذہانت اور علم وغیرہ کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ان سے اسی طرح گفتگو کرے۔ جب دو افراد آپس میں محو گفتگو ہوتے ہیں تو یہ ان کے درمیان ہونے والی گفتگو پر منحصر ہے کہ وہ کس طرح کے الفاظ استعمال کریں گے۔

عالم اگر سوسائٹی کے مسائل نہیں جانتا، ان کو Discuss کرنا نہیں جانتا، الفاظوں کے استعمال کا ڈھنگ نہیں جانتا تو پھر Discourse Theory ایسی گفتگو کو بے کار بنا دیتی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ Discourse Theory معلم کو سبق دیتی ہے کہ کلاس میں ہر ایک کے ساتھ طالب علموں کے چہروں کو پڑھ کر درست زبان استعمال کرے۔ اب یہ استاد پر منحصر ہے کہ جب وہ کسی موضوع پر گفتگو کر رہا ہوتا ہے تو وہ کس طرح کی زبان استعمال کرتا ہے۔

Then (when) language involve the universal problems of every thinking became discourse.

گفتگو کے اندر جب کوئی مسئلہ پیدا ہوتا ہے تو اس مسئلے کے حل کے لئے جو زبان استعمال ہوتی ہے وہ سب کے لئے قابلِ فہم ہوتی ہے۔ لہٰذا آپ ایسی زبان استعمال کریں کہ کسی بھی قسم کا مسئلہ آ جائے تو اس کا بہتر حل تلاش کیا جا سکے۔ یعنی مسئلے کے حل کے لئے بہتر اور قابلِ برداشت زبان استعمال کریں۔

To emphasize the fact that every social configuration is meaningful in which case the discourse is coterminieas with the being of the objects.

دنیا ایک کلچر ہے۔ اور ہر چیز متحرک ہوتی ہے۔ یعنی اس میں activeness موجود ہے۔ تو وہ بامعنی ہوتی ہے۔ آدمی جب کلچر میں ہوتا ہے تو وہ تبدیل ہوتا رہتا ہے۔ اس کے خیالات، سوچ، لباس اور شکل و صورت وغیرہ تو مختلف ہوتی ہے، مگر Discourse Theory ان اختلافات کے خاتمے کا سبب بنتی ہے۔ اور زبان ہی اسے ختم کرنے کا ذریعہ ہے۔ کیونکہ Discourse Theory کے ذریعے ہم انسان کی unity کو باور کراتے ہیں۔ اور ایک نقطے کی طرف مرکوز کرتے ہیں۔ اور اسی نقطے پر اپنی گفتگو کرتے ہیں۔ اگر انسان سوچ سمجھ کر Mental understanding کے تحت وہ دوسرے لوگوں سے share تو کر سکے گا مگر ایک حد تک۔ اگر انسان ایک خاص objective کو مدِنظر رکھ کر ایک خاص مقصدِ حیات کو مدِنظر رکھ کر کسی philosophy of life کو مدنظر رکھ کر گفتگو کرے تو وہ کامیاب ہو جائے گا۔

بلکہ ''جین پیاجے'' کے نزدیک سارے انسان مل کر کام کریں تو تب جا کر ہم مطلوبہ مقاصد میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ اور یہ بھی انسان کی فطرت ہے کہ وہ اجتماعیت میں رہنا اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اجتماعیت کے ساتھ مل جل کر کام کرنا پسند کرتا ہے۔ لہٰذا سکول، گھر اور سوسائٹی جب تک یہ مل کر مقصد حیات کو پانے کے لئے ایک خاص shape کے تحت کام نہیں کریں گے اس وقت تک مطلوبہ مقاصد حاصل نہیں ہو پائیں گے۔ اس لئے Discourse Theory انسانوں کو متحد رہنے کا درس دیتی ہے اور مقصدِ حیات سے باخبر رکھتی ہے۔ اور مقصد حیات کی effectiveness کا بھی احساس دلاتی ہے۔ جتنا زیادہ effectiveness پر عمل ہوگا اتنا ہی لوگ متحد ہو کر کام کریں گے۔

لہٰذا بحیثیت معلم ہم پر یہ لازم ہے کہ ہم اپنے طلباء کو ایسے الفاظوں کے ساتھ سبق دیں یا ایسے الفاظوں کو استعمال کر کے ان کو پڑھائیں یا قائل کریں جس کے تحت سوسائٹی، گھر اور سکول آپس میں متحد ہو کر کلچر، مذہب اور انسانیت کی بقاء کے ضامن ٹھہریں۔

مقصد حیات تابع ہوتا ہے ideas کا اور اس فلاسفی کا جو ہر انسان اپنے تیقن تحقیقات اور مشاہدات کے ذریعے یا آباؤ اجداد کے رسوم و رواج کے ذریعے اپنے اوپر لاگو کرے۔ جس قسم کے thoughts بنتے ہیں اسی قسم کے مقصد حیات بنتے ہیں۔ Discourse Theory اصل میں جتنی زیادہ effective ہوگی اتنی اُس میں زیادہ پختگی اور دیرپا پن پایا جائے گا۔ کوئی بھی ideas انفرادی طور پر انسان کے ذہن میں منتقل نہیں ہوا کرتے بلکہ وہ مختلف ideas سے مل کر اور اس سے relate ہو کر اس کے ذہن میں پیوست اور دل میں ثبت ہوتے ہیں۔ لہٰذا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ Discourse theory سے ہم سوسائٹی کے اندر متحد ہو کر زندگی بسر کر سکتے ہیں۔

کارل مارکس نے اپنی تحریروں میں Discourse theory پر بڑی تفصیل اور وسیع النظری سے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ اس کے نزدیک

"Discourse theory is discourses and discourses have to be explain by refrence to the contradictory process of economic production and reproduction".

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کارل مارکس کے نزدیک Discourse Theory معاشی ترقی کی وجہ سے مضبوط ہوتی ہے اور معاشرتی تنزلی معاشی پیداوار کے تضاد کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ کیونکہ دنیا کے اندر تمام مسائل دولت کی غیر مساویانہ تقسیم کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔

"In this perspective, discourses are normally viewed as idealogical systems of meaning that obfucite cate (bevilder) and naturalized in even distributers and power of resources".

کیونکہ انسانی ذہن میں ہر وقت مختلف وجوہات کی بناء پر اختلاف پایا جاتا ہے۔ مثلاً آپ کسی چیز کو دیکھ رہے ہیں۔ آپ کے نزدیک اس چیز کو دیکھنے کے مقاصد، معنی، مفہوم، مطالب موجود ہیں۔ لہٰذا یہ دیکھنے والے شخص پر depend کرتا ہے کہ وہ کس چیز کو کس نظر سے دیکھتا ہے، کس ذہن سے سوچتا ہے، کس طرح دل میں بٹھاتا ہے اور کس طرح کے معنی لیتا ہے اور پھر کسی طرح اس کو بیان کرتا ہے۔

کسی بھی contradiction سے پہلے اس کے معنی پیدا ہوتے ہیں اور symbol اور symbolic کی کیفیت پروان چڑھتی ہے۔ اگر انسان اپنی حد میں رہ کر یا limited ہو کر بات کرے گا تو وہ Discourse Theory ہوگی اور اگر حد سے تجاوز کرتے ہوئے یا unlimited بات کرے گا تو وہ Undiscourse Theory ہوگی یعنی ضابطے کے خلاف ہو جائے گی، یا وہ غیر منطقی تصور کی جائے گی۔ وہ Discourse نہیں ہوگی۔

Discourse is courgent and discoursive is disvergent.

کارل مارکس نے روس میں بیٹھ کر جو دنیا میں پہلی دفعہ کمیونزم تھیوری پیش کی، بنیادی طور پر theoratical ہے۔ وہ اپنی اس تھیوری کے اندر Discourse theory کے مطابق چیزوں کو قدرت کے اصولوں کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرتا ہے، اور جب یہ symbol تبدیل ہو جائے اور جب بھی کوئی علامت، اصول یا symbol تبدیل ہو جائے تو وہ باتیں فساد کا باعث بنتی ہیں۔ اور انسان کو confused کرتی ہیں۔ اس لئے اس theory

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے مطابق انسان کو ایسے words استعمال کرنے چاہئیں جس سے انسان کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ کی وجہ سے دوسرے افراد یا انسانوں پر مثبت اَثرات مرتب ہوں۔ کیونکہ زبان ہی ایک ایسا آلہ یا tool ہے جس کے استعمال سے انسانی Thoughts پر Idieas پر یا سوچ پر مثبت یا منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں اور جس سے مثبت یا منفی مسائل اٹھ کھڑے ہوتے ہیں یا جنم لیتے ہیں کیونکہ بہت سے لوگ اٹھ کھڑے ہوتے ہیں یا جنم لیتے ہیں۔ کیونکہ بہت سے لوگ لوگوں کی بہت سے باتوں کو مختلف انداز میں لیتے ہیں۔

"Is a collection of thoughts variety of thoughts and there is a contradiction in a thought. So we can say makrs theory is natural theory of life and way of life. if we can act on this theory we can reach the real way of life and adopted the natural life."

Criticize — تنقیدی جائزہ

مختلف بنیادی سکالرز کے نزدیک Discourse Theory کو تنقیدی نگاہ سے دیکھا گیا ہے۔ ان کے خیال میں Discourse Theory علامتوں کی علمبردار ہے۔ دراصل مختلف Thoughts کو علامتوں کے ذریعے اظہار کرتی ہے۔

And there is a different meaning of symbolic. When we approach the single face of symbolic. So we can feel we can put in criticize. When there is a integration of wide range of sociological and philosophical current of thoughts to develop. It is called Critical Discourse Theory.

کیونکہ "Nor man fair clough" نے اسے Problem of the sociological یعنی کلچر کا مسئلہ قرار دیا ہے۔ اگر الفاظ میں یا thoughts میں sociological یا philosophical سوچ کی ترقی ہوگی تو وہ Critical Discourse ہوگی۔ کیونکہ جب بھی کوئی بات ہوتی ہے تو سب سے پہلے دماغ میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

symbols بنتے ہیں، پھر ان کا ایک process شروع ہوتا ہے اور وہ process، Discourse Theory کے اصولوں کے مطابق ہوتا ہے۔ کیونکہ ہر process کا اپنا ایک process ہے۔ اس میں یہ دیکھا جاتا ہے کہ ہم جو کام کرتے ہیں یا کرنا چاہتے ہیں آیا ماضی میں بھی اس پر کام ہوا ہے یا نہیں، یا اس کی Critical Value کیا ہے۔؟

اگر زبان ان باتوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے استعمال ہوگی تو وہ Discourse ہوگی، یا پھر وہ Logic Analysis ہوگا۔

Discourse is constitude symbolic system and social order and the task of Discourse. Analysis is to examine their historical and political construction and function.

Summary خلاصہ

اس theory میں استاد شاگرد عام لوگ اپنی practice کے لئے بولتے ہیں اور اس بات کا انحصار زیادہ تر الفاظ پر ہوتا ہے۔ اگر الفاظ موزوں ہوں گے تو ہر کوئی غور سے سُنے گا۔

Literal meaning of discourse

Lecture ..... Speech ..... Sermon .... Feartise

استاد صاحب کسی بھی مضمون کے بارے میں گفتگو کرتا ہے۔ استاد جب بولتا ہے تو الفاظ نکالتا ہے۔ اس کو ہم discourse کا نام دیتے ہیں۔ اگر ہم ایجوکیشن میں استعمال کریں چاہے کوئی استاد بھول کر وہ گفتگو کرتا ہے اس کو Discourse کا نام دیتے ہیں۔

اصطلاحی معنی:

اس سے مراد استاد کے الفاظ کے ذریعے اپنی بات پہنچاتا ہے الفاظ کی حلاوت و تقدس اپنی بات convey کرتا ہے۔ طریقہ تدریس کے ذریعے بھی بات convey کرتا ہے۔ علم اور الفاظ کا آپس میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔ کوئی بھی علم جو کہ مناسب الفاظ کے ذریعے طالب علم کے ذہن میں ڈالے اس کو Discourse theory کا نام دیتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ معاشرے کی خوبیوں اور خامیوں کے متعلق باتیں کرتے جس سے اس نظام کا structure بنا جس سے طالب علم کو ساری باتیں سمجھ میں آتیں سوسائٹی کی اصلاح کی جاتی۔وہ پوری دنیا اور معاشرے کے بارے میں باتیں کرتے اور خامیوں کے بارے میں حل تلاش کیا جاتا بعد میں Hermanatic کی تعلیم آ گئی۔استاد اسی تعلیم میں کلاس روم کا ایسا ماحول بناتا جو کہ خامیوں کو دور کر سکے شاگرد پڑھائی میں اس کو Hermanatic کا نام دیتے ہیں۔

(اسباب واثرات)

CAUSES AND EFFECTS

1. Growing disatisfaction with pasitinism theory

اس کا مطلب ہے استاد جب بولے پہلے سے ٹھوس خیالات ہوں۔کسی اچھے نظریات کی بنیاد پر بات کرے،اپنے تجربات قائم نہ کرے۔نئے نظریات پیش نہ کرے۔اگر کرے تو رائے کی بنیاد پر۔کیونکہ نظریات ہمیشہ تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔یہ theory،Discourse سے پہلے موجود تھی۔پرانے خیالات کو فروغ دینا ضروری نہیں ہے۔کیونکہ لوگ اس theory سے کافی ناراض تھے۔اس سے نئے خیالات جنم لیتے تھے۔

2. Weaking hegemony in social region.

جب بھی کوئی مضمون یا theory پیش کی جائے اس کی اپنی پاور ہونی چاہئے۔اسے کمزور نہیں ہونا چاہئے،یہ theory پہلے سے قائم ہے۔

Discourse سے پہلے Pasitinism میں بہت پرانے خیالات تھے

Education is a transmission of culture to other generation.

کیونکہ سوسائٹی میں بہت سارے culture تھے،اس کی اپنی سرحدیں تھیں۔

3. New approach to heremantics critical theory and past structuralism.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ بھی Discourse theory سے معرض وجود میں آئی۔ وہ دیوتا تھا، یونان کے شمال میں رہتا تھا۔ وہ آتا تھا اور دنیا کی بہتری اور بھلائی کی باتیں کرتا۔ اس سے جو نظریات بنے اور لوگ اپنے نظریات کی فلاح کے لئے استعمال کرتے تھے۔ یہ Discourse سے پہلے آیا۔ یہ معاشرے کی خوبیوں اور خامیوں کے بارے میں باتیں کرتے۔ جن سے مل کر کل بنا۔ جس سے اس نظام کا structure بنا۔ جس سے طالب علم کو باتیں سمجھ میں آئیں۔ اس سوسائٹی کی اصلاح کی جائے۔ وہ پوری دنیا اور معاشرہ کے بارے میں باتیں کرتا ہے اور خامیوں کے بارے میں حل تلاش کرتا ہے۔ بعد میں یہ تعلیم میں آ گئی۔ استاد کو چاہیے کہ وہ کلاس کا ماحول ایسا بنائے وہ خامیوں کو دور کرے پڑھائی میں، شاگردوں میں اس کو hermanatic کا نام دیتے ہیں۔

4. Literary Theory:

لٹریری تھیوری سے مراد وہ علمی اور ادبی گفتگو ہے جس میں زبان اور ادب کا خصوصی خیال رکھا جاتا ہے جیسا کہ نام سے ظاہر ہے Literature کی گفتگو لکھنے بولنے والوں کو اختیار دیا جاتا ہے۔ کہ جب بھی لکھنے پڑھنے کا کوئی کام کیا جائے یا دنیا میں کسی بھی نظام حیات کو رائج کیا جائے تو بہت سے الفاظ کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ کیونکہ استاد ہی ہوتا ہے جو الفاظ کا استعمال کر کے طلباء کو بات سمجھاتا ہے۔ ماہرین تعلیم اس عمل کو Literary theory کا نام دیتے ہیں۔ کیونکہ یہی وہ نظری و عملی فلاسفی ہے کہ دنیا کے ہر انسان کو اس تھیوری سے پالا پڑتا ہے۔ اگر شروع ہی سے طلباء کو اس تھیوری کے رمز و رموز اور آداب سیکھا دیئے جائیں تو مستقبل میں اس سے بہتر نتائج مرتب ہوں گے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب یازدہم

تعلیم اور دانائی کی گفتگو کا تجزیہ

Discourse Analysis & Education

جیکوئس لیکن (Jecques Lacan) کے نزدیک ''ہم اس بارے میں کیسے پُر یقین ہو سکتے ہیں کہ ہم مکار رفریبی نہیں ہیں''

"How can we be sure that we are not impostors"

مائیکل فو کالٹ (M. Foucault) کے نزدیک ''ہر تعلیمی نظام ایک سیاسی ذریعہ سے گفتگو یا مباحثہ کے مختص قبضہ رکو برقرار رکھنے یا تبدیل کرنے کا اس علم یا طاقت کے ساتھ جو وہ اپنے ساتھ لایا ہے یا اظہار کرتا ہے''۔

انٹونی گرامسکی (Antonio Gramsci) کے خیال میں ''ہر قسم کے طاقتی تعلقات دراصل تعلیمی تعلقات ہوتے ہیں''

اس جدید سائنسی دور میں۔ ہمعصر معاشرتی سائنس نے مباحثہ کے تصور کو ایک بہت اہم کردار عطا کیا ہے۔ اس کا بڑھتا ہوا نمایاں پن انسانی اور معاشرتی سائنسوں کی بہت سی شاخوں تک پھیل گیا ہے۔ تعلیمی مضامین میں سکالرز نے مباحثہ کے تصور کو وضاحت اور تعریف کے لئے (مسائل کی) اپنے متعلقہ شعبوں میں استعمال کیا ہے۔ اس تھیوری کے بڑھتے ہوئے استعمال میں معاشرتی سائنس کی روایتی وجوبی رسائی سے بڑھتی ہوئی بے اطمینانی بھی شامل ہے اور بہت سے معاشرتی مضامین میں اس کے کمزور ہوتے ہوئے اختیار پر۔ یہ معاشرتی سائنس پر نام نہاد لسانی تغیر کے دوررس اثرات کی پیداوار ہے اور نئی اپروچز کے عروج جیسے

1. Hermeneutics
2. Critical Theory
3. Post-structuralism

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لسانیات کے مضمون میں مباحثی تجزیہ کی ایک مختلف شاخ کا ظہور ہے 1970ء کے عرصے میں اور اس کا متوقع تسلسل جو کہ پیشہ ور اپنے مضامین میں جیسے کہ ثقافتی مطالعہ اور ادبی تھیوری نے مباحثہ کے ایک نئے تصور کی طرف اور مباحثی تجزیہ انعقاد کے لئے مخصوص انداز کی طرف رہنمائی کی ہے۔(1)

معاشرتی سائنس میں مباحثہ کے بارے میں جنم لینے والے مباحثے سے اس لفظ کے عام فہم مفہوم میں تیزی سے تبدیلیاں آئی ہیں۔ مباحثہ کے تصور کے بارے میں بہت ساری آراء ہیں۔ کچھ لوگوں کے نزدیک، مباحث تجزیہ ایک بہت محدود اصطلاح ہے جو صرف لفظ کی ادائیگی اور زیادہ سے دو افراد کے مابین گفتگو پر مرکوز ہے۔

جیکوئس ڈیریڈا (Jacques Derrida 1978.) نے یہ دلیل دی ہے کہ جب زبان نے عالمگیر مسائل کو گھیرے میں لیا تو ہر چیز مباحثہ بن گئی جبکہ Ernesto laclau اور Chantal Mouffe (1987:84) نے مباحثہ کے تصور کو اس حقیقت کی تائید کے لئے استعمال کیا ہے کہ ہر معاشرتی اجتماع رشکل معنی خیز ہے۔ جس میں ہر انسان دوسرے سے ہر لحاظ سے مختلف ہے جیسا کہ معاشرتی سائنس کے دوسرے پیچیدہ اور متنازعہ تصورات میں، مباحثہ کا مفہوم، وسعت اور اطلاق مختلف نظریاتی نظاموں کے ساتھ نسبت رکھتا ہے جس میں یہ مضبوطی سے جکڑا ہوا ہے۔

کنولی (Connolly 1993:) کے نزدیک ان نظریاتی نظاموں کا مطالبہ یہ ہے کہ اگر کسی فرد کو اس تصور کے استعمال کے لئے باقاعدہ گرامر کی سہولت درکار ہے تو اس کو مختلف نظریاتی سیاق وسباق رتناظر (جس میں یہ تصور استعمال ہوتا ہے) سے واقفیت درکار ہے۔ عمومی بات کرتے ہوئے، وجودیت پسند اور تجربیت پسند یہ دلیل دیتے ہیں کہ مباحثہ دراصل فریم ہیں اور وقوفی سکیم ہیں جس کا مطلب افراد کے شعور، حکمتی جدوجہد سے دنیا اور اپنے وجود کا فہم حاصل کرنے کے لئے جو کہ اجتماعی عمل کو متحرک اور جائز بنا دیتا ہے۔

1. Van Dijk 1985,1997, Fairclough 1989, 1992. Jaworski and coupland 1999, willing 1999.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(MC Adam etal 1996-6) کے نزدیک اگر ان کو فریم تصور کیا جائے تو مباحثے دراصل آلاتی طریقے ہیں جو کہ مخصوص مقاصد کے لئے فہم وفراست کو اور ادراک کے عمل کو دیکھتے ہیں اور مباحثی تجزیہ کا کام پیائش کرنا ہے کہ یقینی نتائج کے حصول کے لئے یہ کتنے موثر ہیں۔

(Snow and Benford 1988) کے نزدیک مقابلتاً حقیقت پسندوں کی مباحثہ کے لئے زیادہ اہمیت Discourse نظریہ اور تجزیہ کے مابعد الطبیعاتی پہلو پر زیادہ تاکید کرتی ہے۔ اس وجودیات کے پہلو کا اہم تصور یہ ہے کہ "یہ معاشرتی دنیا اشیاء کے موجودہ سیٹ پر مشتمل ہے" جس میں موروثی خوبیاں اور اندرونی علیاتی قوتیں پائی جاتی ہیں کیونکہ ان اشیاء کا عارضی تعامل ان کے میکانیت کے ساتھ حقیقی دنیا میں واقعات اور عوامل کا پیش خیمہ ہوتا ہے۔

Harre and Madden 1975 کے نزدیک چنانچہ اس تصور کے مطابق مباحثہ دراصل اپنی مخصوص خصوصیات اور طاقت کے ساتھ ایک مخصوص اشیاء ہیں جن کے مطابق حقیقت پسندوں کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ زبان پر بطور ایک ساختی نظام کے توجہ مرکوز کریں اور مباحثی تجزیہ کا کام تصوراتی حدف اور اور انتشار کو سلجھانا ہے جس کے ذریعے زبان میں قوت ہوتی ہے۔(1)

Parker (1992:28)

پارکر تاکید کرتے ہیں کہ مباحثوں کو ان کے متضاد معاشی پیداوار اور دوبارہ پیداواریت کے مراحل کے حوالے سے سمجھنا چاہیے۔ اس تناظر میں مباحثہ دراصل مفاہم کے ایسے آئیڈیل نظام ہیں جو طاقت اور وسائل کی غیر یکساں تقسیم کو برابر اور مساوی کرتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ مباحثی تجزیہ میکانیت کو ظاہر کرنے کا اہم کام سرانجام دیتا ہے جس کے ذریعے یہ فریب دیا جاتا ہے اور آزاد کردینے والے متبادلات کی تجویز دی جاتی ہے۔(2)

---

1. Bhaskar 1978:1979 Harre 1979 stones 1996 29-39)
2. Alkhusser 1969,1971, Rechenx 1982; zizok 1994)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

Norrian Fair clough اور اس کا سکول وسیع معاشرتی اور فلسفیانہ سوچ کے رجحانات کو مربوط کرتے ہیں اور critical discourse تجزیہ کو تشکیل دینے کیلئے مثال کے طور پر فیئر کلوف اور ووڈک (1997-259;60) ایک اجتماعی اور مکمل معاشرتی فریم ورک مہیا کرنے کے لئے Giddan کی structuration تھیوری کو استعمال کرتے ہیں تا کہ مباحثہ تجزیہ کیا جاسکے۔ وہ انسانی مفہوم اور فہم (معاشرتی دنیا کی تشریح کے لئے) کی مرکزیت پر زور دیتا ہے۔(1)

آخر میں Post-structuralist اور Post-Marxist جیسے کہ جیکوئس ڈیریڈا، مائیکل فوکالٹ، Erhesto laclan اور Chental Mouffe نے مباحثہ کا زیادہ جامع تصور پیش کیا۔ وہ معاشرتی مفہوم پر Hormenentical اقرار سے بھی آگے بڑھ گئے اور معاشرتی ڈھانچہ کو مبہم، نامکمل اور مفہوم کا عارضی نظام سمجھا مثلاً ڈیریڈا (1987,1982) مباحثہ کے تصور کو بطور متن یا تحریر کے یہ دلیل دیتا ہے کہ اس میں یا تحریر میں تمام انسانی اور معاشرتی تجربات کو اختلافات کی منطق کے مطابق ترتیب دیا جاتا ہے جبکہ Foucauldian کا مباحثہ تجزیہ، مدلل تجزیہ اور غیر مدلل سرگرمیوں اور اداروں کے مابین تعلق ظاہر کرنے کے لئے سرگرم عمل ہے۔

Foucault 1978,1981,1991)

Laclan (1985,1987) اور Mouffe مارکس کی آئیڈیالوجی تھیوری کا تجزیہ کرتے ہیں اور پوسٹ۔ اسٹرکچرسٹ فلسفہ پر انحصار کرتے ہیں تا کہ مباحثہ کا کوئی تصور قائم کیا جاسکے اور جو ایک مخصوص طبقہ کے معاشرتی اداروں کو شکل دیتے ہوئے تمام پریکٹز اور مفاہم کو بھی شامل کرے۔ ان تمام تناظرات میں، مباحثے علامتی نظاموں اور معاشرتی ترتیب پر مشتمل ہیں اور مباحثی تجزیہ کا کام ان کی تاریخ اور سیاسی تعمیر اور عمل کاری کا جائزہ لینا ہے۔

---

1. Fairclough 1989, Wodak1996 Fairclough and wodek (1997)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم عصر تعلیمی منظر

The Contemporary Educaional Scene

ماضی میں تعلیم میں بہت سی یادگار تبدیلیاں آئی ہیں۔ تعلیمی عمرانیات کا فوکس درج ذیل مسائل پر رہا ہے۔ اداراتی اسٹرکچر تربیت یافتہ افراد کی پیداوار اور تعلیمی لاسعی اور شمولیت میں اضافہ بیسویں (20) صدی کے بقیہ نصب العین نے تعلیمی ناہمواری کی وضاحت اور ان پر قابو پانے کی کوششوں کا مشاہدہ کیا ایک کثیر ثقافتی منظر نامہ میں جنس کے مسائل، globalism وغیرہ نے معاشرتی ،نفسیاتی ، ماہر لسانیات کو مباحثہ کی طرف راہ دکھائی اور مواصلات کے سائنسی تجزیہ کی راہ وغیرہ۔ اسی لئے مختلف مباحثے منعقد کئے جا رہے ہیں جن کا عنوان معاشرتی طبقہ کے مخصوص "speech code" کا کردار، لسانی مقاصد، کثیر لسانی کے نتائج اور لسانی انگریزی کا اداراتی مقام وغیرہ ، تعلیمی پیشہ ور لوگوں کے لئے حالیہ چیلنجز میں نئے ثقافتی practices اور میڈیا text مختلف ثقافتی شناختیں ، نئے معاشرتی ادارے اور نمودار ہونے والی معیشت اور کام کا اسٹرکچر شامل ہیں۔ لٰہذا تعلیم بتدریج زیادہ دی جا رہی ہے۔ حالیہ ملٹی نیشنل گلوبل ازم کے تناظر میں کام اور فرصت کے معمول تبدیل ہو چکے ہیں۔ نئی نمودار ہونے والی معاشی، معاشرتی اور صنعتی حالات اور تکنیکی معلومات تعلیمی کاموں کی ماہر افرادی قوت کی تعداد میں تبدیلی لا رہی ہے۔ معیشت کے معلوماتی، میڈیا اور سروس سیکٹر میں، مباحثہ علامات اور متن کے تبادلے قدر اور تبادلے کے بنیادی طریقے بن چکے ہیں۔ تعلیم یافتہ مہارتوں کی حالیہ تعریفیں، قابلیت اور علوم زیر تبدیلی ہیں۔ نئی ٹیکنالوجی کے عیاں لوازمات اور دوبارہ منظّم شدہ مارکیٹ نئے پیشہ ورانہ تعلیم کا مطالبہ کر رہی ہے۔ تبدیل شدہ معاشرتی اور معاشی تناظر نے روایتی سکول کے اسٹرکچر اور پریکٹس کی قدر و قیمت کو مسئلہ بنا دیا ہے۔ سکول اور کمیونٹی کے مابین نا اتفاقی اور نصاب کی قوت /تاثیر بارے شبہات، تدریسی نمونے اور workplace کے تبدیل ہوتے ہوئے مطالبات نئے تناظر کا نتیجہ ہیں۔ ایک عمومی تاثر یہ ہے کہ نمودار ہونے والے مسائل کو صرف لسان، متن اور مباحثے پر فوکس کر کے حل کیا جا سکتا ہے۔ لٰہذا تعلیم کے لئے مباحثی تجزیاتی پہنچ کی طرف رخ موروثی ہے اور تعلیمی منظر نامہ کے ہمعصر view کے اندر رہا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب دوازدہم

فوکالٹ اور ڈریڈا کے نظریات کا تعلیم پر اثر

The impact of Foucault and Derida's thought on Education post Structuralism and Education

مائیکل فوکالٹ اور جیک ڈریڈا کی پیش کردہ فرنچ Discourse تھیوری میں مابعد جدیدیت کا سب سے اہم تاثر ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔ اینگلو امریکن پوسٹ۔اسٹرکچرسٹ اور فرنچ پوسٹ اسٹرکچرسٹ کے درمیان امتیاز کرنے والی چیز لسان اور مباحثہ کی مرکزیت کی شناخت ہے۔

فوکالٹ اور ڈریڈا نے زبان اور مباحثہ پر بطور شفاف یا غیر جانبدار ذرائع (معاشرتی اور حیاتیاتی دنیا کے تجزیے کے لئے) کی نگاہ ڈالی۔ دوسری طرف وہ بہت موثر طریقے سے علم، معاشرتی تعلقات اور اداروں کو تعمیر کرتا ہے، با قاعدہ کرتا ہے اور کنٹرول کرتا ہے۔ لہٰذا کوئی بھی چیز مباحثہ میں انکشاف سے بچ نہیں سکتی۔ یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا فطری اور معاشرتی دنیائیں واقعی قابل علم ہیں، قابل رسائی اور قابل تجزیہ ہیں۔

فوکالٹ زبان کے مباحثے کے بارے اپنا تصور پیش نہیں کرتا بلکہ مقامی متن میں بار بار دوہرانے یا پیش آنے والے بیانات اور کلیدی الفاظ کی طرف حوالہ دیتا ہے۔ اس طرح کے بیانات متن کی بُنت میں ظاہر ہوتے ہیں۔ اور علم کے جانے پہچانے نمونے تشکیل دیتے ہیں۔

فوکالٹ کے نزدیک، مباحثہ میں دونوں مضمونی اور مضامینی اثرات پائے جاتے ہیں جو کہ علم کے دائرہ کار کی حد بندی کرتے ہیں اور ان دائروں کی حدود میں رہ کر جو کچھ سوچا جاسکتا ہے اور کیا جاسکتا ہے ان کو govern کرتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فو کالٹ نے اپنی توجہ مباحثہ کے تاریخی تاثر پر مرکوز کی۔ اس نے دلیل دی ہے کہ اداراتی مباحثے ''درجاتی تخصیص کار'' پر مشتمل ہوتے ہیں جو کہ لوگوں کی پہچان، معاشرتی معمولات وغیرہ کی درجہ بندی کرتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ معاشرتی ادارے جیسا کہ سکول اور یونیورسٹی مباحثوں پر مشتمل ہیں۔ مباحثے اداراتی معمولات کے تحریری اور علاقی متن کی گہری ساخت بناتے ہیں جیسے تعلیمی پالیسی، نصاب، طبقاتی تعامل وغیرہ۔ یہ مباحثی عبارت / بناوٹ بطور اداراتی طاقت کی ٹیکنالوجی کے بھی جو سرکاری اتھارٹی کے ذریعے نافذ کی گئی ہو اور self کی ٹیکنالوجی کے بھی کام کرتی ہیں۔ (1)

مابعد جدیدیت اور مباحثی تھیوری:

مابعد جدیدیت Post-enlightement بشمول Hegelianism اور Marxism کے تمام پہلوؤں سے دست برداری ہے حتیٰ کہ Phenemenology اور وجودیت کو بھی Humanism کی اقسام کے طور پر رد کر دیا گیا۔ حتیٰ کہ مابعد جدیدیت Post enlightment فطری سائنس کے عالمی ڈھونگ کو بھی رد کرتی ہے۔ (2)

مابعد جدیدیت کا تعلق اس دور سے ہے جب اس دور کے فرض کیے گئے سچ پر سوال اٹھائے گئے۔ عموماً مابعد جدید شعوریت ثقافت میں موجود بحران کا ادراک کر لیتی ہے۔ اور اس عقیدے کی تشہیر کرتی ہے کہ کوئی بھی واحد ثقافتی روایت تمام انسانی تجربے کے لئے عالمگیر آواز کا کام دے سکتی ہے۔

"Meta-narratives" کی طرف مابعد جدیدیت کی بے اعتباری عالمی دعوؤں اور معروضی سے دست برداری ہے۔ نتیجہ کے طور پر نمایاں ہوتی ہوئی حدود جو کبھی بہت واضح معلوم ہوتی تھیں۔ اب دھندلی معلوم ہوتی ہیں۔ ان میں علوم کی حدود بھی شامل ہیں۔

1. Alan Michel Foucalt, "The will to truth", tavir stuck pub. London and New York, 1981. (P-113-163)
2. West David "An Introduction to continental philosophy" polity press, cambridge. UK 1996.(p.190)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ سب عمل، مشق اور شناخت کے لئے مختلف ذرائع ہیں۔ڈیریڈا نے یہ سوال اٹھایا ہے کہ اگر کوئی ثقافتی متن میں اندرونی اتھارٹی بطور سچائی کے بیان کے پائی جاتی ہے اس کی تجزیاتی اپروچ یقینی توضیح کے امکان پر سوال اٹھاتی ہے۔تمام قسم کے متن ایک متحرک difference پر مشتمل ہوتے ہیں اور مخصوص معاشرتی تناظر میں ریڈرز (Readers) ان کے مختلف مفاہم اخذ کر سکتے ہیں۔اس طرح مابعد جدیدیت معاشرتی سائنس کی تجرباتی رسائی میں علمیاتی اور وجودیات کی تنقید قائم کرتی ہے۔اس اپروچ سے جو چیزیں سامنے ظاہر ہوتی ہیں:

۱۔ ہر قسم کی تحقیق مباحثہ تجزیہ کی ہی ایک شکل ہے۔

۲۔ ہر قسم کی تحقیق Reading اور متن کی Re-writing پر مشتمل ہے۔

ایک مخصوص تاریخی اور علمی پہلو کے لحاظ سے۔اس طرح مابعد-جدیدیت طلباء اور اساتذہ، نقابی ڈیزائن پالیسی اور پلان سکول اور کلاس روم کے بارے میں مختلف نقطۂ نظر قائم کرتی ہے۔اگر ہم اس کے سابقے کو تسلیم کر لیں تو معاشرتی طلباء کا سب سے موزوں یہ فوکس ہوگا کہ کس طرح سکولوں کے متن منظر نامہ کو بطور افراد، مہارتیں، علم اور ادارہ کے تعمیر کرتے ہیں۔ساتھ ساتھ، یہ data کے معیار کے بارے میں اہم طریقہ جاتی سوالات کو نظر انداز کرتی ہے۔اور محقق کے علمی دعوؤں کو بھی۔مباحثہ کو اولیت دیتے ہوئے عمرانیات کے مطالعہ کئے ہوئے معاشرتی حقائق محقق کے اپنے مباحثوں کے تیار کردہ تاریخی نوادرات ہیں اس شعبے میں اکٹھا کیا ہوا کوئی بھی مواد کو قابل مطالعہ/مضمون متن کے طور پر ٹریٹ کیا جائے۔تحقیق کے نمایاں نمونے غیر مستحکم ہو گئے ہیں۔

لائیوٹارڈ (Liyotard. 1984) کے نزدیک اس کے نتیجے میں انتہائی بنیادی نظریات جو کہ بچوں، تعلیمی نصاب، ہدایات وغیرہ کے مطالعے کے لئے استعمال کی جاتی رہی ہیں کو بھی مباحثہ تصور کیا جائے۔ایسی معمولی سچائیاں جو کہ اپنے بیان کردہ (Objects) کو منظم طور پر تخلیق کرتی ہیں۔(1)

1. Foucault, 1972, "The Archaelogy of knowledge" Harper and Row. New York.1972. P.49.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مابعد-جدیدیت سوچ یہ اشارہ دیتی ہے کہ کوئی بھی تعلیمی سچائی عمل یا منظر نامہ کا مباحثہ سے ہٹ کر نہیں مطالعہ کیا جاسکتا۔ اس بیان کے بعد، تعلیمی اداروں کو بطور ایک پیچیدہ جگہوں پر دیکھنا چاہیے جو کہ مختلف مواقع پر اظہار کیے گئے مباحثوں کے ذریعے تعمیر کیے گئے۔ فو کالٹ کی "Panopticon" قید خانہ کی تشبیہ سکول بطور ایک ادارہ کی مثال ہے۔(1)

یہ سوال کہ کس طرح اس متن کو اکٹھا کیا جائے پڑھا جائے اور تشریح کی جائے اور کس طرح ان کی علامتی طاقت کا تجزیہ کیا جائے پیچیدہ ہے۔ اس کے لئے متنوع لسانی مارکیٹ درکار ہوگی اور معاشرتی شعبے میں جہاں تعلیمی قابلیت استعمال ہوتی ہے۔(2)

تعلیم میں تجزیاتی مباحثہ کا استعمال:

Deploying Discourse Analysis in Education

تجزیاتی مباحثہ لسان اور اس کے متن کے مطالعے کے لئے تمام کثیر مضمون کی رسائی کو اکٹھا کرتا ہے جو کہ لسانیات، نظریہ اور ثقافتی مطالعہ کو استعمال کرتی ہیں۔ یہ تمام معرفت (زیادہ کے) فلسفہ، عمرانیات اور نفسیات سے اخذ کی جاتی ہے۔ ابتداء میں یہ اصطلاح جملے کی مناسبت سے زیادہ مفہوم کے لسانی تجزیہ کو بیان کرنے کے لئے استعمال کی جاتی تھی۔ نفسیاتی رمعاشرتی لسانیات والوں نے لسانی نمونوں کی نشو ونما پر توجہ دی کہ کس طرح لوگ زبان کو جنم دیتے ہیں اور استعمال کرتے ہیں۔ بعد میں بیسویں (20) صدی میں انگریزی اساتذہ اور تعلیمی نفسیات دانوں نے تجزیاتی مباحثہ کو غیر ملکی زبان سیکھنے والوں کی غلطیاں بیان کرنے اور ان کا تجزیہ کرنے کے لئے استعمال کیا اور اس کے ساتھ ہی تحریری متن اور وقوفی متن کی ترقی کے تجزیے کے لئے بھی۔

معاشرتی، لسانی اور طریقہ جاتی مباحثی تجزیہ نے زبان کا کلاس میں استعمال، روزمرہ استعمال کے

1. Foucault 1975, "Discipline and punish; the Birth of the prison (Translated from the frech by A.sheridan) Pengnin Books Ltd London 1975. p.95.227.
2. Bourdien, Langhage and Symbol power polity press cambridge (1992), p51-65.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے مفید مطالبات فراہم کئے ہیں۔ نتیجہ کے طور پر فوکالٹ کا نسلی مباحثہ اور علم کی طاقت power-knowledge اور رابطہ پر دوبارہ روشنی ڈالی گئی۔ ایک نیا دائرہ کار کہ کس طرح تعلیمی متن طلباء اساتذہ اور بچوں کی تعمیر کرتا ہے، ظاہر ہوا۔ تعلیمی پالیسی اور نصابی تدوین کے بارے میں ایک مکمل نیا organism پیدا کیا گیا۔ فوکالٹ اور ڈیریڈا کی تحریروں نے بھی Multiculturalism, Feminism اور تعلیم میں نمایاں مباحثوں کے تنقیدی مضمون بھی دلچسپی پیدا کر دی۔(1)

ان تمام نظریاتی تنوع کو critical نظریے کے عنوانات کے تحت جمع کیا جا سکتا ہے۔ تعلیم کے ''ثقافتی، عمرانی مطالعہ میں ان غیر سلجھے ہوئے نظریاتی کشمکش کے بارے میں ''critical discourse'' میں معلوم ہوا۔

معاشرتی اداروں میں مباحثوں اور زبان کے مطالعے کے لئے تنقیدی تجزیاتی مباحثہ ایک نئی رسائی، پہنچ ہے۔ اس کا فوکس اس بات پر ہے کہ کس طرح معاشرتی تعلقات، شناخت، علم اور طاقت کو construct کیا جاتا ہے۔ اتحاد، سکول اور کمرہ جماعت میں تحریری اور بول چال کے ذریعے سے۔ عمومی طور پر اس کی تین وسیع سمتیں ہیں۔

ا۔ یہ تصور کہ مباحثہ لغوی طور پر مقامی اداروں میں استعمال ہوتا ہے اور یہ کہ عبارت کا انسانی پہچان اور افعال میں تعمیری عنصر ہے۔

۲۔ یہ مفروضہ ہے کہ حقیقی بناوٹ سے متعلق معمولات ثقافتی سرمایہ کی شکل بن جاتے ہیں۔

۳۔ یہ مفروضہ کہ یہ مباحثہ سیاسی معیشت میں پیدا ہوتا اور استعمال کیا جاتا ہے۔

تنقیدی تجزیاتی مباحثہ مختلف مضامین سے اخذ کردہ تجزیاتی آلات کا استعمال کرتے ہیں۔ ثقافت، جنس کلاس تعلق Relations سے متعلق مسائل کا سامنا کرنے کے لئے۔ تعلیمی تحقیق میں اس کام نے اس طرح کے امتحان/جانچ پڑتال سے انحراف کیا ہے کہ کس طرح علم اور

1. See Marture wiez RA. et al inside out; "contemporary critical perspectives in education," st Martirus press New York 1994.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شناخت سکول میں بنائے جاتے ہیں۔تنقیدی تجزیاتی مباحثہ کا نام تعمیری بھی ہے اور تجزیاتی بھی منفی مفہوم میں، اس کا مقصد روزمرہ بول چال اور تحریر کے مرکزی خیال کے مسائل کو منتشر کرنا ہے۔اس کو تنقیدی نصاب کی تدوین کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔جس کا مقصد طلباء کی تنقید کی صلاحیتوں اور مباحثہ کے تجزیے اور معاشرے کی وسعت اور پھیلاؤ کرنا ہے۔تنقیدی مباحثی تجزیہ کلی مرکزی اکائی متن/عبارت ہے۔

متن کو عموماً معاشرتی عمل اور بول چال اور تحریری زبان کی معنی خیز اور مربوط مثال کے طور پر لیا جاتا ہے لیکن ان کی ظاہری شکل با قاعدہ نہیں ہے۔مخصوص اصناف روایتی معاشرتی استعمال/فوائد ہیں جو کہ مخصوص اقسام کی عبارتیں ہیں اور معاشرتی اداروں میں قابل پیش گوئی تخیلاتی اور مادی اثرات کے ساتھ استعمال ہوتی ہیں۔

ہر قسم کی صنف کو ان کے ساخت کے دعووں کے ساتھ تجزیہ کیا جاسکتا ہے لیکن تنقیدی مباحثہ جملے اور لفظ کے تجزیے پر فوکس کرتا ہے۔اس کے ساتھ ساتھ ہم متن/عبارت کا بھی تجزیہ کر سکتے ہیں۔

اس طرح کہ وہ کہے انسانی موضوعات کے مابین معاشرتی تعلقات کی شرط عائد کرتے ہیں تنقیدی مباحثی تجزیے متن کے اندرون مضمونی تکنیک استعمال کرتے ہیں۔یہ دیکھنے کے لئے کہ کس طرح متن/عبارت دنیا کی نمائندگی، معاشرتی پہچان اور معاشرتی تعلقات کو تعمیر کرتی ہیں۔اس سے پالیسی متن کا تفصیلی مطالعہ سرکاری نصابی کاغذات، درسی کتاب، اساتذہ کی گائیڈ اور طلباء کی تحریروں کا تفصیلی مطالعہ ممکن ہوا ہے۔

یہ تجزیے رسمی اور غیر رسمی بول چال کی عبارت، بشمول کمرہ جماعت کی گفتگو اور اساتذہ والدین انٹرویو کے لئے بھی استعمال ہوا ہے۔معاشرتی ساخت کے بہت سے حالیہ مطالعے سکول نظام کے اندر مختلف مباحثوں کے مضامین بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔جن کے نام یہ ہیں سلیبس، درسی کتاب، طلباء پر اساتذہ کے تبصرے اور ان کا کام اور تفویض کار، مباحثہ زندگی کی مختلف حالتیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاننے کے طریقے، قدر اور دنیا کے تجربات کو تشکیل دیتے ہیں انہیں علم اور طاقت کی توثیق اور تنقید کے مقصد کے لئے بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ انہیں روزمرہ مقامی متن میں پیداواری طاقت اور علم اور نئے علم کی نشوونما اور اختیار کے مقصد کے لئے بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ تعلیم کے لئے تنقیدی مباحثی تجزیوں کے استعمال کے تین بڑے فوائد ہیں۔ جو حسب ذیل ہیں۔

ا۔ یہ تعلیمی مشق کی دوبارہ تھیوری بنانے کو نمایاں کرتا ہے۔ حالیہ تعلیمی تھیوری اور مشق بچے کو ظاہر کرنے کے لئے بنیادی تشبیہات پر انحصار کرتی ہے۔ صنعتی مشین، عقلی دماغ اور ڈیجیٹل کمپیوٹر۔ مابعد جدید تشبیہ ایک ایسی متن ہے جو قابل تشریح منظر نامہ ہے اور تمام تعلیمی اور عقلی جدوجہد پر مشتمل ہے۔

۲۔ تنقیدی مباحثی تجزیہ مطالعاتی طریقوں اور تکنیک میں نئے ممکنات کے ساتھ سامنے آتا ہے معاشرتی تحقیق کے لئے بہت سی مقداری اپروچز کے قابل قبول مفروضے وہ قابل مشاہدہ حقیقتیں رہ چکے ہیں کہ سچائی اور معاشرتی حقائق مباحثہ سے پہلے ایک بنیادی وجود رکھتے ہیں۔ تنقیدی مباحثی تجزیہ کا آغاز زبان اور مباحثہ کی شناخت بطور غیر شفاف اور دنیا کی نمائندگی اور مطالعہ سے ہوتا ہے۔ یہ تمام مواد اور تحقیقی قدیم نوادرات کو پھر نئے سرے سے تشکیل دیتا ہے۔ یہ خود، انعکاس کے سوال ابھارتا ہے اور ان کا سامنا کرتا ہے۔

۳۔ تنقیدی مباحثی تجزیہ طریقہ جاتی مشقوں اور حاصلات کو بطور مباحثے دوبارہ سوچ بچار کرنے کے لئے نئے میدان تراشتا ہے۔ نصابی تدوین کے روایتی طریقوں کے پس پشت مفروضہ اور ہدایتی نمونہ یہ ہے کہ تعلیم کا مقصد افعال، مہارتیں اور قابلیتیں پیدا کرنا ہے جو کہ شہریت اور منفی کام کرنے کی جگہ ورک پلیس کے لئے درکار رہوتی ہیں۔ تنقیدی مباحثہ یہ تجویز کرتا ہے کہ مباحث میں اکملیت بنیادی تعلیمی مرحلیہ اور حاصل ہے اور اس کی تکمیل کے لئے طلباء اور اساتذہ کو مابعد جدید ثقافت اور معاشیات کے تنقیدی تجزیے سے متعارف کرانے کے لئے دوبارہ تشکیل دیا جاسکتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مابعد-جدید تعلیم:

1. "Critical Pragmatism"
2. "Critical Pedagogy"
3. "Critical Theory"
4. "post-behaviourism"

ایسے مرکزی خیال ہیں جو کہ مابعد جدید تعلیم کی خصوصیات ہیں۔ حالیہ سالوں میں

1. Peter Melarene
2. Macheal Apple,
3. Henry Giroux
4. Cleo Cherryholmes
5. Stanley Aronowitz

اور بہت سے شاندار ادیبوں نے تعلیم کے مقاصد نصابی تدوین اور مابعد جدید تناظر سے طلباء اور اساتذہ کے کردار پر توجہ مرکوز کی ہے۔

تعلیم کے مقاصد:

جیراکسGirouxدلیل دیتا ہے کہ اخلاقیات کا تنقیدی تعلیم میں ضرور حصہ ہونا چاہیے۔ مثال کے طور پر اخلاقی مباحثے۔ نئے تناظر میں اخلاقی تعلقات کی گرفت طلباء کی معاشرتی مباحثے میں مدد کرتی ہے جو لا حاصل انسانی استحصال اور دکھوں کو رد کرتا ہے ذاتی شناختیں لسان اور مباحثے کے ذریعے زیادہ متاثر ہوتی ہیں۔ اس لئے مابعد، جدید تنقیدی نظریہ معقولیت/مدلل کی دنیا پر زیادہ توجہ مرکوز کرتی ہے۔

جہاں اہم اصلاحات اور مشقیں متاثر کرتی ہیں کہ کس طرح فرد اپنے آپ سے دوسروں کے ساتھ اور اپنے طبعی ماحول اور ثقافتی ماحول سے مربوط ہوتا ہے۔ اس طرح ہماری شعوری زندگی کی دنیا ایک بناوٹی دنیا ہے ایک متن/عبارت یا مباحثہ جس کو تشریح تجزیہ اور دوبارہ تشکیل دیا جا سکے۔ یہ ایک ایسی عبارت ہے کہ جس سے لوگ۔ اپنے معاشرتی، ثقافتی اور ذاتی تعلقات کی سمجھ حاصل کرتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مابعد جدیدیت کا جبر سے فرار "Meloran" کی ذاتی اور معاشرتی اختیار میں اپنی راہ تلاش کرتا ہے۔ لہٰذا تعلیم کو معاشرتی اور معاشی حرکت پذیری کے نام پر اپنے مقاصد کو غربت اور جبر کے مارے ہوؤں کی برتری کے مقاصد کی طرف رخ موڑ لینا چاہیے۔ ذات کو آزاد کرنے کے تصور کے برعکس، مابعد-جدیدیت افراد کی بطور ایک معاشرت، ثقافتی وجود کے موثر ممبر شپ کے لئے تعلیم کی تاکید کرتی ہے۔ لہٰذا تعلیم کا نقطہ آغاز زبان ہونا چاہیے۔

نصاب:

مابعد۔ جدید تناظر میں، نصاب مختلف مضامین کا مجموعہ نہیں ہے بلکہ اسے تنقیدی مسائل جیسے ذاتی طاقت اور گروہی شناخت، ثقافتی سیاست اور معاشرتی تنقید جو اجتماعی عمل کی طرف رہنمائی کرتے ہیں جیسے مسائل کو شامل کرنا چاہیے۔ نصاب کی قوت واثر کا جائزہ معاشروں کو تبدیل کرنے اور لوگوں کو بااختیار بنانے کے حوالے سے دیکھا جاسکتا ہے۔ اس طرح کا نصاب خود کو ٹھوس ذاتی شناخت، تاریخ اور طلباء کے عام تجربات کے ذریعے سے منظم کرتا ہے۔ مابعد جدیدیت مخصوص تذکروں/بیانوں کو مابعد بیانوں کے مقابلے میں ترجیح دیتی ہے۔ نسل، جنس، کلاس اور جنسی سمتوں کی وجہ سے نصاب میں شامل/اجتماعی بیانیے انسانی امکانات کو روشن کرنے میں مدد کرتے ہیں نتیجہ کے طور پر نصاب میں مسئلہ صرف علم کو ایک مخصوص نقطہ نظر سے منظم کرنا نہیں بلکہ علم کے اصولوں کے استعمال اور مفہوم کو دوبارہ بنانا ہے۔ دراصل تاکید روایتی مضمونی حدود کو اندرون۔ مضمونی پہنچ کے مقابلے میں توڑنے پر ہے اور علم کے نئے تصور کی تشکیل ہے جو مضمونی حدود پر انحصار نہ کرے، مابعد جدیدیت کی ایک پُر زور تشویش اس Enlightenment عقیدے پر غالب آنا ہے کہ فطرت کے عالمی قوانین کو عقل کی روشنی کے ساتھ سمجھا جاسکتا ہے۔ اس طرح کا تصور مخفی نصاب کو ترجیح دیتا ہے۔ تاہم جو چیز درکار ہے وہ یہ ہے کہ مستقبل کو نئے امکانات کے ساتھ واضح کیا جائے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اساتذہ اور طلباء:

مابعد-جدید طریقہ تدریس اساتذہ اور ثقافتی کارکنوں کو تبدیل کرنے والے دانشور سمجھتا ہے۔ جن کا مخصوص سیاسی اور معاشرتی کردار ہے بجائے اس کے کہ اساتذہ کی فنی پیشہ واریت کی محدود زبان میں وضاحت کی جائے۔ اساتذہ کا بطور مفکر اور ثقافتی کارکنوں کے کردار زیادہ موزوں نظریات اور کردار کو سامنے لانا ہے۔ اس تصور کے مطابق اساتذہ علماء بھی اور پیشہ ور دونوں ہیں اور ان کا کام صرف علم پڑھانا نہیں بلکہ طلباء کی مدد کرنا اور نظریاتی اور سیاسی دلچسپیوں کو دیکھنا ہے۔ یہ نہ صرف اس بات کو شامل کرتا ہے کہ کس طرح علم طلباء کو آزاد کرانے میں استعمال ہوسکتا ہے کہ وہ جمہوریت کے آزاد اور تنقیدی فرد بن سکیں مثلاً نسائی سکالرز شپ نے ترغیبی دلائل دیئے ہیں کہ سیاست ذاتی اور مقامی ہے اور اس میں سیاست کو مزید گلوبل پہلوؤں سمیت بھی شامل کیا جاسکتا ہے۔ درحقیقت یہ سیاسی فوکس Focus کا استعمال ہے کہ طلباء کو ذاتی اور سیاسی کے مابین خلاء کو پر کرنے میں مدد کرنا اور وہ خود کو ان تعلقات کے حوالے سے سمجھ سکیں جیسے اداراتی قسم کی نسلیت، جنسیت اور معاشرہ میں کلاس استحصال چنانچہ عقلیت طلباء کی مدد کرتی ہے ایک تنقیدی شعور کے پیدا کرنے میں جو کہ سکول کو سیاست تاریخ اور ثقافت کے عوامی کرداروں کے ساتھ منسلک کرتا ہے۔ طلباء کے ساتھ تنقیدی مباحثوں کے ذریعے اساتذہ کو طلباء کی مدد کرنی چاہیے کہ وہ بھی علم پر انحصار کرنے سے گریز کریں جو کہ اختیار، حقیقی تجربے اور تنقیدی فیصلے سے موصول ہوتا ہے۔ اساتذہ کو لسان کے مرحلے پر اپنے اثرات کے بارے میں محتاط ہونے کی ضرورت ہے اور یہ کہ کس طرح طلباء سوچتے اور تصور قائم کرتے ہیں۔ تدریس نا صرف واضح علم اور بول چال اور تحریری زبان کو شامل کرتی ہے بلکہ رضامندی اور نارضامندی کے جسمانی اشاروں کو بھی شامل کرتی ہے۔ یہ سب کے سب ثقافت کی ترسیل کرتے ہیں اور طلباء کی معاشرت پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ تدریس کے اصلی کام میں طلباء کی مدد کرنا شامل ہے کہ وہ باصلاحیت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترسیل کرنے والے اور معنی خیز روایات کو محفوظ رکھنا اور وصول شدہ علم کے بارے میں سوالات کرنا اور معاشرتی اور ثقافتی مسئلوں کے بارے میں سوچنا ہے جو اُن مشکلات crisis جس کا آج کی دنیا میں ہمیں سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

مختصر یہ کہ، یہ سچ ہے ہم وہ تخلیق کرتے ہیں جو ہم اپنے الفاظ اپنی تشبیہات میں استعمال کرتے ہیں۔ ہم مفہوم کو تخلیق کرنے کے لئے ہر قسم کے expression تاثرات استعمال کرتے ہیں۔ ہم وضاحت، بحث، تشریح، دلیل، قائل کرنا، پڑھنا، لکھنا وغیرہ یہ سارے کام کرتے ہیں۔ بطور استاد اور طلباء، ہم مستقل مفہوم بنانے میں مصروف عمل ہیں جو ہم کرتے ہیں۔ ہم کیسے رہتے ہیں اور کیا اہم ہے۔ اور یہ سب کچھ ہم ایک بڑے ثقافتی نظام کے اندر رہ کر کرتے ہیں جو مختلف اداروں سے مل کر بنا ہے مثلاً گھر، خاندان، سکول، گورنمنٹ جو کہ مباحثوں رگفتگو کے ذریعے باہم بنے ہوتے ہیں جیسا کہ بات چیت، پریکٹس، علم وغیرہ۔ یہ ہمیں یقینی حدود کے تعین میں مدد کرتے ہیں جن کی بناء پر کہنا، سوچنا اور رہنا وغیرہ ممکن ہے لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ ایک ثقافت، ایک معاشرہ ایک تعلیمی نظام صرف اس وجہ سے اپنا وجود قائم رکھ پاتے ہیں کیونکہ ہم مباحثہ کو بطور امتیاز استعمال کرتے ہیں۔ یہ صرف مباحثی تجزیہ ہی ہے کہ ہم تعلیمی تھیوری کو سمجھنے کے قابل ہوئے ہیں اور اس کی پریکٹس کو بھی سمجھنے کے قابل ہیں اور تعلیم کی دنیا میں سچائی اور مفہوم کی وجہ کو پھیلانے اور اضافے کرنے کے قابل ہوئے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب سیزدہم

تعلیمی نظریہ اور عمل

Theory of Education and Practice

نظریہ :Theory

پہلے مسائل جنم لیتے ہیں پھر ان کے حل کیلئے جو طریقے اختیار کئے جاتے ہیں ان کو نظریہ (theory) کہتے ہیں۔

Educational theory and Practice

کیا تعلیمی نظریہ و عمل ایک مضمون ہے؟

بنیادی طور پر جب کوئی بھی مضمون اختیار کیا جاتا ہے تو اس کے لئے کچھ اصول وضوابط وقوانین بنائے جاتے ہیں اور عموماً ایسے اصول اپنائے جاتے ہیں جن میں روز بروز تبدیلیاں وقوع پذیر ہوتی ہیں اور ایسے اصول اپنائے جائیں جن کو عوام کی اکثریت جانتی ہو۔ پھر کوئی نظم وضبط رائج ہوتا ہے اور جو لوگ اس کو اپناتے ہیں ان کو دو باتیں تسلیم کرنا پڑتی ہیں۔

1. Assumption 2. Hypothesis

Assumption .1

فرضیے سائنسی تحقیق میں مدد دیتے ہیں جس سے سائنسی اصول بنانے میں مدد ملتی ہے تعلیمی تحقیق سے بنتے ہیں۔

Assumption سے مراد ایسی فرض کی ہوئی بات لی جاتی ہے جو تقریباً درست ہوتی ہے اور تقریباً اس کو تمام لوگ تسلیم کرتے ہوں اس کی بھی دو اقسام ہیں۔

1. Basic Assumption 2. Secondary assumption

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنیادی فرضیے : Basic Assumption

بنیادی فرضیے سے مراد اعتقادات لئے جاتے ہیں اور یہ مذہب سے متعلق ہوتے ہیں اوران کو لازمی طور پر درست تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ یہ عام طور پر مذہبی اعتقادات سے وابستہ ہوتے ہیں دین مذہب سے زیادہ لگاؤ رکھنے والے لوگوں کو بنیادی فرضیے قرار دیا جاتا ہے۔

ثانوی فرضیے : Secondary Assumption

یہ ثانوی یا دوسرے درجے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کو بھی درست تسلیم کرنا پڑتا ہے چاہے وہ کسی مذہب سے تعلق رکھتے ہوں عام لوگوں سے مشابہ ہوں مثلاً حضرت عبدالقادر جیلانی صاحب خطبہ دیتے ہوئے اٹھے اور لوگوں نے کہا کہ آپ اس میں اضافہ نہیں کر سکتے آپ نے کہا کہ آپ کو چند دنوں بعد پتہ چل جائے گا۔ جب چند دنوں بعد لشکر آیا جس کو لشکرِ الجر کا نام دیتے ہیں نے شہادت دی کہ یہ صحیح کہتے ہیں۔ عقل تسلیم کرے یا نہ کرے ہم اسکو درست تسلیم کرتے ہیں۔ اس طرح سے اگر کوئی بات مان جائے تو اس کو Secondary Assumption کا نام دیتے ہیں۔

مفروضے: Hypothesis

اس سے مراد تیسرے درجے کے فرضیے ہیں جن کی درستگی ضروری نہیں ہے۔

(Hypo) کا مطلب (desthen) اور (theases) کا مطلب (ٹھوس) ہے اور ان کو ٹیسٹ سے گزارا جاتا ہے اور اس بات پر مبنی ہوتی ہیں کہ یہ ہوسکتا ہے کہ یہ صحیح ہوں اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ غلط ہوں۔

Definition of Theory:

(i) Theory is a set of assumption are generalization which is scoted by philosophy and scientific process.

نظریے سے مراد مفروضہ یا تحقیق کا سیٹ ہے۔ جس کو سائنٹیفک عمل اور فلاسفی کے عمل سے گزارا جائے اس کو نظریہ کا نام دیتے ہیں۔ جب بھی کوئی علم شروع ہوتا ہے اسے ان حقیقتوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ضرور پالا پڑتا ہے۔ جسے ہم احسن انداز سے سمجھ سکتے ہیں۔ضرور کوئی ایسی بات ہوتی ہے جن میں کوئی نہ کوئی ترمیم کرنی ضروری ہوتی ہے۔اس میں سب سے پہلے مفروضے تیار ہوتے ہیں۔ لوگوں کے مسائل کو حل کرنے کے لئے مفروضے قائم کئے جاتے ہیں۔ان کو حل کرنے کے لئے (model)(paradiem) بنانا پڑتے ہیں۔جن کو بہت سارے لوگ تسلیم کرتے ہوں اور ان میں وقتاً فوقتاً تبدیلیاں آتی ہیں اور جب بہت سارے لوگ تسلیم کر لیں (نظریہ) کہلاتا ہے۔ مفروضوں کی بناء پر بہت سارے تجربات کرنے سے کوئی ٹھوس چیز سامنے آئے اس کو اصول کہتے ہیں (principles) مگر وقت کے ساتھ ساتھ تبدیل ہوتے ہیں۔

(Generalization) تعیم و تحقیق سے مراد عام کرنا ہے یعنی ان سے ایسا نتیجہ نکالنا جس سے مظاہر قدرت ظاہر ہوں اور ان کو کسی اور ماحول میں بھی اپنایا جائے اس کو (Generalization) کا نام دیتے ہیں۔جوں جوں اس تکون کی نیچے کی طرف آتے جائیں (les certain) ہوتے جائیں اور جوں جوں نیچے سے اوپر کی طرف چلے جائیں بہت زیادہ معلوماتی ہوتی چلی جاتی ہے۔

(ii) Paradiem is a way of conceptualising the study it represent the prospective of study toward the problem being solved.

نمونے کے طور پر کوئی بھی چیز بنانا یا کسی بھی ماڈل کا ڈھانچہ بنانا کہ یہ چیز کس طرح ہے اس کو (paradiem) کا نام دیتے ہیں۔

(iii) A set of assumption or generalization supported by related philosophical assumption and scintific principles and serving as a basis for projecting hypothesis are then subjected to scientific investigation. the finding of which are evaluated in order to validate new scientific principles and philosophical assumptions. a symbolic construction.

(i) A set of assumption or generalization

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ii) supported by related philosophical assumption and scientific principles.
(iii) Serving as hypothesis formation.
(iv) suggest a course of action.
(v) investigated
(vi) validate new philosophical assumptian scientific principles caleed (symbolic construction)

جب بھی (theory) کا لفظ استعمال ہوگا تین الفاظ استعمال ہونگے ایجوکیشن theory مسائل سے متعلق ہے۔

Education theory meaning changing time to time.

(Education theory) جو کہ ایجوکیشن کے مسائل سے متعلق ہو۔ استاد اور طالب علم سے متعلق ہو۔ یہ خیالات فراہم کرتی ہو اور یہ سائنسی بنیاد پر ہو۔

Three different meaning of theory:

(i) It is most commonly used to refer to an enplanation of a group of related scientific phenomena. For example theory of radiation it devotes a set of interconnected hypothesis that have been framed. in order to describe and explain a particular series of natural phenomena

(ii) To refer to a body of doct rines a collection of (not description) predescription intend not to explain but to-guide action. For example marxist theory where the concern is to offer a celerent. body of opinion a philosopy.

(iii) Used in immediate) sense-picking out a related body of problems for examples theory of knowledge- we neither refer to an explainatory system nor any particular set of views. we are merely indicating the relatedness of certain kind of problems.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

i. descripion تجویز کرنا

ii. prescription اس کا مطلب بھی تجویز کرنا اور نسخہ بتانا

جیسے آجکل ڈاکٹر حضرات کوئی بھی نسخہ تجویز کر کے مریض کو اس پر عمل کرنے کے لئے بتاتے ہیں۔

iii. Solution of the problem. مسائل کا حل

Defination of Education theory

Education theory devotes a range of problems. those practical problem that teacher and other concerned with the practice of education need to give thought to and to make decissias about it need to after some set or sets of views that may help us to decide on the directions in which these decission are to take us and it must also contain a proper and rigorous. scientific basis to ensure that these desisian are theoretically samed and consistents with whatever evidence is available.

Requirement of Education theory

(i) It must offer support to the teacher he or she needs.

یہ استاد کی ضروریات کو پورا کرے اور اس کا بنیادی کام ہی یہی ہے کہ استاد کی رہنمائی کرے اور مدد کرے۔ اُستاد جس چیز کے متعلق پڑھا رہا ہے، وہ کوئی بھی تھیوری اپنائے تو اُس کی مدد ہی سے اپنا کام مکمل کرے گا۔

(ii) It must start and end with the problems that the practice of education must throws up.

یہ تعلیمی مسائل سے شروع ہو اور تعلیمی مسائل پر ہی ختم ہو۔

(iii) It must be rooted in the school and the classown.

اس کی بنیادیں اور جڑیں سکول اور کلاس روم سے شروع ہونی چاہئیں باہر کے ماحول سے نہیں۔

(iv) It must have a direct particular relevance to all aspects of teacher work.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھیوری ٹیچر ورک سے متعلق ہوگی، کیونکہ اُستاد کا ایک ایک لفظ تھیوری سے نکلتا ہے۔ اور اس میں استاد کے تمام مکالموں سے عملی طور پر نسبت پائی جاتی ہے۔

(v) Education approach must not learn too. Heavily on other disciplines or body of knowledge. which have been devised for other purpose.

اسے دوسروں پر انحصار نہیں کرنا چاہیے اور نہ ہی دوسروں کا دست نگر بننا چاہیے اس کو fullflash ہونا چاہیے کسی دوسری شے کی طرف جھکاؤ نہیں ہونا چاہیے جتنا کہ ایجوکیشن نے اپنے آپ کو دوسروں کے ساتھ Relate کر رکھا ہے کہ کبھی کبھی تو خود اس کا وجود خطرہ میں محسوس ہوتا ہے۔ اس کے اپنے مقاصد اور مواد ہو، تا کہ اس کی اپنی شناخت برقرار رہے۔

6. Education can stand in its own right. as rigorous. body of theoretical knowledge. that a teacher respect and profit from in the practice of their profession.

اسکو اپنے حق پر کھڑے ہونا چاہیے Theoritically علم ایسا ہونا چاہیے تا کہ استاد اس پیشے سے خاطر خواہ فائدہ اٹھا سکے لیکن فی الحال ایسا نہیں ہے۔ اس لئے اپنا حق استعمال کرنا چاہئے اور اپنا حق برقرار رکھنا چاہئے اور اس کا اپنا نظریاتی علم ہونا چاہئے۔ اس کے دو فائدے ہوں گے۔ اُستاد کی عزت ہوگی اور پیشہ کے لحاظ سے بھی عزت ہوگی۔

Logical Analysis

سب سے پہلے ایجوکیشن میں بنیادی کام ٹیچنگ کا ہے۔

The whole practice in education is teaching.

ٹیچنگ کے لئے بنیادی کام خیالات کا ہے یعنی اس میں خیالات ہونے چاہئیں وہ ٹیچر بہت اچھا خیال کیا جاتا ہے جس کے باقاعدہ خیالات ہوں اور خیالات میں بنیادی کام logic کا ہے اور logic میں بنیادی کام arguments کا ہے۔ اور وہ استاد کامیاب ہوتا ہے۔ جس کے باقاعدہ arguments ہوتے ہیں وہ استاد کامیاب نہیں ہوتا جس کے پاس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طلباء کو اپنا لیکچر deliver کرنے کے لئے دلائل نہیں ہوتے اور وہ صحیح بات اپنے طلباء کو convey نہیں کرسکتا۔ استاد الفاظ کا جادوگر ہوتا ہے۔ جس کے پاس دلائل ہونگے خیالات ہونگے اور دوسروں تک بھی صحیح طریقے سے convey کرسکے گا۔ اور اس میں پاکیزہ الفاظ پائے جاتے ہوں گے۔

The teacher must be logically in his deliverence of thought.

1. In logical analysis, reality casist of what is knewable. what is varified by experience?

استاد کو چاہیے کہ وہ جو چیز پڑھائے جس کو شاگرد آسانی سے سمجھ سکے جس کے پاس logic ہو (knewable) ہو۔ یعنی جاننے کے قابل ہو الفاظ تلوار سے زیادہ تیز ضرب لگاتے ہیں۔

What is verified by experience?

جو الفاظ استاد کے تجربہ سے حاصل ہوگا وہ زیادہ knewable ہوگا وہ زیادہ مؤثر ہوگا استاد کو ایسے الفاظ استعمال کرنے چاہئیں جو کلاس میں بیٹھے ہر طرح کے طلبہ کو آسانی سے سمجھ میں آجائیں experience کو active کا نام بھی دیتے ہیں۔ کسی چیز کو بار بار کرنے کو experience کا نام دیتے ہیں۔

2. Man is distinct from other representative of the animals because of the degree to which he is able to learn.

انسان دوسروں سے ممتاز کیوں ہے۔ اس کی بنیادی دو وجوہات ہیں ا۔ جو کوئی بولے وہ سیکھ لیتا ہے اور سمجھ لیتا ہے۔ مفاہمت اور بلاغت کے ساتھ بول سکتا ہے۔ دوسری مخلوق کو یہ صلاحیت حاصل نہیں ہے۔ صرف اور صرف انسان کو اس خداداد صلاحیت سے نوازا گیا ہے جس کی وجہ سے وہ تمام مخلوق سے بہتر مخلوق ہے۔ اور اسے اشرف المخلوقات کا درجہ دیا گیا ہے۔

3. The complexity of this learning is evident in man's ingenious employment of symbolic behaviour in language and other media.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انسان جب بھی کوئی چیز کوئی مظاہرِ قدرت دیکھتا ہے وہ صرف اور صرف اس کا علامات دیکھتا ہے۔ جتنے بھی انسان کے ذہن کے اندر عضوے ہیں، یہ brain دماغ میں ہوتے ہیں۔ یہ Symbol اس میں جاتا ہے پھر دماغ میں ان کو معنی دیتا ہے۔ سب سے اچھا اور ذہین طالب علم وہ ہے جو کہ ان علامات کو معنی دے۔ اصل میں کسی کو عقل اور دلائل کے لحاظ سے پرکھنا یا جانچنا اس کو منطق کا نام دیتے ہیں، Analysis کا مطلب تجزیہ کرنا ہے۔

Symbol .... Analysis .... Logic .... Mind .... Brain.... Behaviour ..... Opinion .... Language .... Media

Mind جتنا زیادہ Logical Analysis کرے گا اتنی زیادہ intension ہوگی، جو کچھ پڑھا جائے اس کو knowable ہونا چاہئے۔

Media: Carrier of message called media. The use of language serves to represent express and appeal to the thought of the individual and to other human beings.

استاد کو Analysis کرنے میں ایسی زبان استعمال کرنی چاہیے جو طلباء کو آسانی سے سمجھ آ سکے اور متاثر کرے۔ طالب علموں کے خیالات اور دوسری انسانی خواہشات کا بھی احترام کرے اور اگر کسی کو دلائل کی بناء پر بات سمجھائیں اس کو Logic کا نام دیتے ہیں۔ اب غلطیوں اور کوششوں کا خاتمہ ہو چکا ہے۔ ایجوکیشن کا بنیادی کام ٹیچنگ ہے۔ جو عقل پر منحصر ہوتی ہے۔ استاد کو چاہئے کہ وہ پاکیزہ الفاظ کا استعمال کرے اور استاد جب طلبہ کو پڑھائے تو Analysis logic knowable کے مطابق تعلیم دے۔

ہر بول تیرا حالی دل سے ٹکرا کر گزرتا ہے

جو بات دل سے ٹکرا کر گزرے گی تو وہ بات حقیقت ہوگی۔ اور وہ knowable بھی ہوگی۔ mind کا کام صرف Lcgical analysis کرنا ہے۔ استاد کے پاس الفاظ طالب علموں کے لئے امانت ہیں۔ یہ زبان ہی ہے جو انسان کا پتہ دیتی ہے۔ Apeal کا لفظ متاثر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ زبان ہی کے ذریعے انسان اپنے خیالات اور اندرونی خوبیوں کا اظہار کرتا ہے۔

5. Man has capacity to engaged in critical reflection.

جب انسان بولتا ہے تو استاد اسے تولتا ہے کہ اسے کوئی experience of thought ہے۔ اس کے Critical reflections کے ذریعے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ آیا بات سمجھ آئی ہے یا نہیں۔ Critical سے مراد تنقیدی اور تنقیدی سے مراد تول کر دیکھنا کہ اچھی ہے یا بُری۔ Reflection کا مطلب عکس ہے۔ اس سے مراد ہر شخص کسی چیز کے رخ کا تجزیہ کر کے اس کا عکس دیکھتا ہے۔

6. Symbols--- Assigmeaning to symbol --- guided by reason --- interpretation of the message.

mind اس کو معنی دیتے ہیں۔ ہر شخص میں استطاعت ہوتی ہے۔ کوئی بھی چیز جو انسان میں داخل ہوتی ہے اور ہمیشہ یہ باتیں knowable ہونی چاہئیں جو تجربات کے ذریعے حاصل ہوتی ہیں۔

7. Knowable things throng experience --- that varifies the truth that is apprehended.

ہر وہ چیز جو احاطہ ادراک میں آئے خیال میں آئے، گمان میں آئے اسے apprehension کا نام دیتے ہیں۔ اگر انسان اسے قبول کرے اور impress کرے تو اس کو comprehension کا نام دیتے ہیں۔ اور جاننے والی چیزیں حاصل کرنے کی کوشش تجربات کے ذریعے سچائی کے ذریعے۔

8. Open mindedness, objectivity, critical thinking and critical reflection --- necessary for correct thinking.

اور صحیح درست سوچ اور خیالات کے لئے ضروری ہے کہ کھلا ذہن ہو۔ تعصب سے ہٹ کر پسند و ناپسند کو بغیر مدنظر رکھے۔ سب سے پہلی بات جو احاطہ علم میں آتی ہے وہ object کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذریعے Critical thinking خیالات کے ذریعے اچھے بُرے سیاسی حالات کے مطابق اگر کوئی اس کے معیار پر پورا اُترے تو اسے Critical reflection کا نام دیتے ہیں۔ یہ thinking درستی کے لئے کمزوری ہے۔ correct thinking کرتا ہے۔

9. Aim of logical analysis theory is to refine and clearify meanings with analysing language so that we actual says what we mean to say.

اس theory کا مقصد ہی یہی ہے کہ انسان اپنی زبان کو خوب سے خوب تر بنائے۔ اس کا مطلب ہے کہ الفاظ منطق کا مجموعہ ہوں اور مفہوم کو واضح کریں اور زبان کے ذریعے تجزیہ کرے۔ ہمیں یہی بیان کرنا چاہئے کہ ہم کیا کرنا چاہتے ہیں۔

10. The real task of this theory in our profession is to help the teacher or administrator to learn how to express ourselves accurately and therefore meaningfully.

اس theory کو بیان کرنے کا اصل مقصد استاد کی اس پیشے کے بارے میں رہنمائی اور مدد کرنا ہے۔ اور ایک انتظامیہ کے لئے کہ وہ کیسے ہمارے مسائل کو حل کرے۔

11. Logical analysis provides a kind of intellectual courtesy. It forces us to discipline our efforts at communication.

یہ Logically ہمارے ذہانت کی ایک قسم کو مہیا کرتے ہیں۔ انسان کو ذہن کے ساتھ احتیاط سے کام کرنے کا درس دیتی ہے اور ہمارے تاثرات کو دوسروں تک منتقل کرتی ہے۔

12. The purpose of education. is to promote the intelligence, intellectual and social development of the individual.

اور ایجوکیشن کا مقصد ہماری ذہانت کو ترقی یافتہ بنانا ہے اور فرد کی معاشرتی، ذہنی نشو ونما کو بہتر بنانا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

13. **Empirical Analysis:** some meaning of the symbol pass through non-experiment are offered in poetic and emotional approach Deweys use of terms such as "democracy growth, interests and experience" has caused much debated among philosopher of education.

اس theory میں دو باتیں: ایک استاد کے لئے اور ایک شاگرد کے لئے ضروری ہیں۔وہ کامیاب ہوتا ہے جو زیادہ سے زیادہ تجربہ کار ہو۔استاد کا علم کتابی علم نہ ہو بلکہ تجربات سے گزرا ہوا ہو اور اسے مظاہر قدرت کا پہلے سے ہی اندازہ ہو۔جان ڈیوی نے بہت زیادہ الفاظ استعمال کئے ہیں۔اس کا کہنا ہے کہ کوئی قوم جمہوریت کو تول نہیں سکی۔اس کی رو سے اس کا احترام کرنا چاہیے۔یہی وجہ ہے کہ تعلیمی ماحول سمجھ میں نہیں آ رہا۔جب ہم Empirical تجربات کریں گے تو ساری باتیں سمجھ میں آ جائیں گی۔

14. G.E.Moore کا کہنا ہے کہ استاد زبان کا تجزیہ کر کے حرکت میں لاتا ہے۔علم صرف اور صرف استاد سکھاتا ہے۔استاد کا کوئی نعم البدل نہیں ہے۔لوگ استاد سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتے ہیں کہ وہ خیالات کو analysis کر سکیں۔

15. وہ تمام عبارتیں درست ہوتی ہیں جو کہ تجربات سے گزرتی ہیں۔استاد ان کو منطقی تجزیے کے ذریعے حاصل کرتا ہے۔جبکہ استاد کو تنقیدی جائزے کے ذریعے تجربات سکھائے جاتے ہیں اور تمام قسم کے تصورات تجربات سے ہی حاصل ہوتے ہیں۔قابلیت اور کامیابی انسان کو بظاہر قدرت کے تجربات سے ہی حاصل ہوتی ہے۔اور تمام قسم کے مظاہرات کے ذریعے چیک کیا جاتا ہے۔

16. یہ بہت ساری فلاسفیوں کو ترغیب دیتی ہے۔فلاسفی میں یہ بھی ممکن ہے کہ استاد جب تجربات کرے یا بات کرے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ empirical ہونی چاہئے۔بہت ساری فلاسفی لفاظی بے ترتیبی اور بغیر مضمون کے ہے۔اس کا کسی چیز کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

جس کو ہم تجربات کے ذریعے جانچتے۔

Implication for today classroom teacher practice

(۱) تجزیاتی فلاسفی بہت اہم کردار ادا کرتی ہے۔ آج کل استاد کے کمرہ جماعت کے مسائل کو حل کرنے میں اور بہت حد تک استاد کی زبان یعنی الفاظ صحیح طور پر ادا کرنے میں اور کسی چیز کو متعارف کروانے میں بہت اہم کردار ادا کرتی ہے۔

(۲) اصطلاحات اتنی پیچیدہ ہیں کہ ہر بات کے دو معنی کھلتے ہیں۔ اگر منطق کے ذریعے بات کرنا ہوگی پھر طالب علم سمجھ سکے گا ورنہ نہیں۔ زبان انسان کو بہت ساری معلومات فراہم کرتی ہے۔

(۳) اور فلاسفی والے تجزیئے شاگردوں یعنی طلباء کی بہت حد تک مدد کرتے ہیں اور متعارف کرواتے ہیں۔ سچائی کی طرف مقابلہ کرنا سکھاتے ہیں۔ پیغامات جو کہ media کی طرف سے آتے ہیں اور جن کا انسان کو پتہ نہیں ہوتا۔

Media is the carrier of message.

(۴) کمرہ جماعت کی گفتگو ایک وسیع جگہ ہے۔ اور تجرباتی فلاسفی استاد کی مدد کرتی ہے کہ وہ اپنے پیغامات، خیالات طلباء تک کس طرح پہنچائے۔ یہاں پر استاد اور شاگرد ایک دوسرے کے ماحول کو بہت حد تک خوشگوار بنا سکتے ہیں۔

(۵) یہ بہت حد تک کلاس روم میں استاد کو درپیش مسائل کو حل کرنے کے لئے مدد دیتی ہے۔ استاد کی بات کو تسلسل دیتی ہے۔ اس کی باتوں کو طلباء تک Convey کرنے، Clear کرنے میں بہت حد تک مدد دیتی ہے۔

(۶) سائنس کا طریقہ تجزیہ شدہ ہونا چاہئے۔ اور یہ طریقہ صرف نمونہ جات کو ٹیسٹ کرنے کے لئے تجربات میں ان کی تصدیق کرتا ہے۔ حقیقتوں کو پرکھنے میں سائنسی طریقہ کار پوری دنیا میں استعمال ہوتا ہے۔ اور یہ فطرت یا قدرت کا ایک چھوٹا سا حصہ نہیں ہے بلکہ پوری زندگی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۷) اور یہ ہمیں بتاتی ہے کہ کلاس روم میں استاد کو سائنسی ایجادات کے لئے سائنسی طریقہ کار کو اختیار کرنا چاہیے۔ مثلاً ایٹم بم وغیرہ کے لئے اور ہمیں یہ بات یاد نہیں کرنی چاہیے کہ اس کو کیسے عمل میں لانا ہے اور اپنے سیاسی معاشرتی اقتصادی مسائل کو کیسے حل کرنا ہے۔

(۸) استاد کو کلاس روم میں تدریس کے دوران استخرائی اور استقرائی طریقہ کار استعمال کرنا چاہیے، دلائل دینے چاہئیں بہتر سے بہتر خیالات سے واقف ہونا چاہیے اور طلبہ تک بات کو بھی دلائل اور خیالات کے ذریعے Convey کرے۔ جس استاد کے پاس خیالات دلائل ہوں گے وہ بہتر استاد ہوگا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب چہاردہم

تعلیمی تحقیق بطور ڈسپلن

Educational Research as Discipline

G.w.Leibniz کہتا ہے:

''سچائی دو قسم کی ہوتی ہے۔ دلیل کی سچائی اور حقیقت کی سچائی''۔

Karl Popper کہتا ہے

''سائنس شاید واحد انسانی سرگرمی ہے جس میں غلطیوں پر منظّم انداز میں تنقید کی جاتی ہے اور بروقت اصلاح کی جاتی ہے۔''

Albert Einstein کہتا ہے

''حقائق کا مجموعہ نہیں بلکہ جرات مندانہ انداز ے ہی ہماری مزید رہنمائی کر سکتے ہیں''

Herbert Feigl کہتا ہے:

''تعلیم تحقیقی بیماری ہے اس چیز کی جس کا اسکو علاج ہونا چاہیے''۔

روشن خیال دور نے علم کی دنیا میں ابھرنے والے کچھ نمایاں رجحانات کو ظاہر کر دیا۔ ان میں سے کچھ کا تعلق علم دنیا کی یکساں خصوصیت سے تھا۔ اور کس طرح اس علم کی دنیا کو دکھایا جاسکتا ہے۔ گزرتے وقت کے ساتھ طبعی سائنسی نمونہ نے معاشرتی حقیقت کو جذب کر لیا۔ اسی لئے روشن خیال علماء نے چند بنیادی نوعیت کے سوالوں کے جوابات دیئے۔ کیا ہمارے علم کی معاشرتی دنیا آزادانہ طور پر قائم ہے؟ کیا ہماری دنیا کے علم کو ایک مخصوص نقطۂ نظر سے تعمیر کرنا چاہیے؟ علم کی دنیا میں یقینی ہونا کہاں تک ممکن ہے؟ وجودی سائنسوں کی کامیابی سے جنم لینے والے ان تمام سوالوں نے 20 ویں صدی کی معاشرتی تحقیق کے عمل کو متاثر کیا ہے اور اس کی نئی شکل وضع کی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحقیق بالعموم ایک منظّم تفتیش ہے جس میں سخت محنت شامل ہوتی ہے اور اس میں کچھ یقینی اصول وطریقۂ کار بھی استعمال ہوتے ہیں۔ معاشرتی تحقیق کو اسی لئے معلومات کا تجزیہ یا مجموعہ کہا جاتا ہے تاکہ اس کو بہتر انداز میں سمجھا اور واضح کیا جا سکے یعنی معاشرتی دنیا کو سمجھا جا سکے تعلیمی تحقیق بھی اسی طرز کی ہوتی ہے اور بالعموم اسی معاشرتی تحقیق کی طرز پر معلومات اکٹھی کی جاتی ہیں اور تعلیمی دنیا کے بارے میں معلومات کو اکٹھا اور تجزیہ کیا جاتا ہے۔ تحقیق سے توقع کی جاتی ہے کہ یہ معلومات کے مجموعہ کے لئے منظّم پہنچ کی حوصلہ افزائی کرے گی۔ اور مزید برآں ممکن ہے کہ شہادتوں کا احترام پیدا کرنے میں مدد کرے جو اس کے بدلے میں مزید تنقیدی رائے بنانے میں مدد کرے گی۔

وجوبی روایات میں، تحقیق کو بالعموم ''خالص بنیادی، اطلاقی یا عملی گردانا جاتا ہے۔ اطلاقی اور تحقیق میں ایک فرق رتمیز پیدا کی جاتی ہے۔ خالص تحقیق کا تعلق بنیادی طور پر عملی مسائل کے فہم اور تشریح سے نہیں ہے بلکہ ایک تعلیمی مضمون کے مخصوص دائرہ کار کے اندر علم کی حدود کو بڑھا یا ترقی دینا ہے۔ اطلاقی تحقیق (جیسا کہ لرننگ تھیوری میں واضح کی گئی ہے) بہت سارے علاقوں میں قابل اطلاق ہے۔ اطلاقی تحقیق میں بہت ساری مثالوں سے تعمیمات اخذ کی جاتی ہیں اور معلومات ثانوی ذرائع جیسے کہ کتابیں، آرٹیکل اور مشق سے حاصل کی جاتی ہیں۔ عملی تحقیق اس کے برعکس، ایک چھان بین ہے اور حالیہ تشویش کے خاص موضوع پر کی جاتی ہے اس کا مقصد مخصوص حالات میں تبدیلی لانا ہے۔

معاشرتی سائنسی تحقیق کے نمونے:

کئی سالوں پر محیط معاشرتی سائنسی تحقیق نے بنیادی یقینی اصول بنا لئے ہیں اور جو تحقیق ماڈل کی تشکیل کے لئے بنیادیں فراہم کرتے ہیں۔ یہ تحقیقی ماڈلز ریسرچ کے لئے بطور نمونہ کام کرتے ہیں۔ یہ تحقیقی ماڈلز تعلیم کے مضمون میں بھی استعمال ہوتے ہیں۔ یہ تحقیقی ماڈلز تعلیم سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضمون میں بھی استعمال ہوتے ہیں اور جو کسی بھی تحقیقی سرگرمی کے لئے بنیاد فراہم کرتے ہیں۔ تاہم، معاشرتی دنیا کی تحقیق کے لئے مناسب ترین ماڈلز اور تکنیک کے انتخاب پر بہت زیادہ تنازعات ہیں۔ Positivistic trents وجوبی رجحانات کی برتری نے تحقیق میں منظّم کھوج کی سائنسی کھوج کے ساتھ مقابلہ رہمسری کی ہے جو کہ طبیعات، کیمیا اور ریاضی وغیرہ میں عیاں ہے۔ The positives وجوبیت پسند یہ دلیل دیتے ہیں کہ معاشرتی تحقیق کو فطری اور طبعی سائنسوں کے طریقہ کار اور مراحل استعمال کرنے چاہئیں۔ اس کے متضاد تصورات یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ معاشرتی دنیا کی نوعیت ایسی ہے کہ اسی تحقیق کو طبعی دنیا کی کھوج سے مختلف ہونا چاہیے۔ Interpretative اپروچ (تشریحی رسائی) واقعات کے مفہوم اور تشریح دریافت کرنے پر زور دیتی ہے۔ اسی کے مطابق معاشرتی تحقیق کے دو مختلف نمونے ظاہر ہوئے ہیں۔

(i) Positivistic Scientific Model
(ii) The interpretative, enthnographic model.

معاشرتی سائنسی تحقیق روایات پہلے پہل نفسیات، عمرانیات اور علم بشریات میں استعمال ہوئیں۔ اور اب تعلیم کے مضمون میں اپنے راستے دریافت کر لئے ہیں۔ یہ صورت حال کے عین مطابق تھا۔ تعلیمی سرگرمی اور عمل دونوں آلات، تکنیک اور حتیٰ کہ معاشرتی سائنسز کے نفس مضمون پر انحصار کرتے ہیں۔ چنانچہ تعلیم میں تناظراتی تحقیق کو معاشرتی تحقیق کے پیچیدہ موضوعات سے واقف ہونے کی ضرورت ہے۔ اس میں واحد تفریق یہ ہے کہ کوئی فرد کیوں تحقیق کرنا چاہتا ہے۔ اس کے ساتھ آغاز کرتے ہوئے تاہم سکول کی تحقیق پر مبنی پس منظر کو سائنسی ضرور ہونا چاہیے۔ حقیقی وجہ اختلاف کسی مخصوص معاشرتی تحقیق کا استعمال، اس کے آلات اور تکنیک اور تحقیق کے مخصوص نمونے کا استعمال ہے۔ مسئلہ کو اس طرح سلجھایا جاتا ہے کہ جس میں ہم معاشرتی دنیا کے علم کو منظر عام پر لا سکتے ہیں۔ اور اس علم کو ڈلیور کرنے کے لئے مناسب طریقہ کار اور مراحل بھی تخلیق کر سکتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معاشرتی سائنسی تحقیق علم کے بارے فلسفیانہ بحث کے ساتھ منسلک ہے مثلاً علم کی نوعیت سے متعلق، مسائل علم کے مختلف ذرائع وغیرہ ان طریقوں سے بنیادی ہیں جن کے لئے تحقیق منعقد کی جاتی ہے۔ علم کو مشاہدے، دلائل، بحث کے تجزیئے وغیرہ کے ذریعے سے سمجھا جاسکتا ہے۔ یہ علم کی نوعیت ہی ہے جو طریقہ کو متعین کرے گی جس میں علم کے حصے کا تجزیہ کیا جائے گا۔ ان فلسفیانہ موضوعات کا مختلف مسائل میں ترجمہ کیا جاسکتا ہے۔

۱۔ علم کی تفتیش پر معاشرتی حقیقت کے بارے میں مختلف اقوال کا اثر۔

۲۔ سچائی کے دعوے کس طرح قائم کئے جاتے ہیں۔

۳۔ ان اقوال کی سچائی معاشرتی دنیا کے بارے میں کہ جس طرح وہ مواد کو اکٹھا کرنے کے طریقہ کار کو متاثر کرتے ہیں۔

وہ انداز جس میں معاشرتی سائنس دان ان بنیادی مسائل کو ٹریٹ کرتے ہیں۔ اس کا نتیجہ مختلف منطقی تجزیوں، نمونوں اور دنیا کی کھوج کے لئے تکنیک کی تخلیق کی صورت میں نکلا ہے۔ بالآخران مختلف ایروچز کی بنیاد مختلف مفروضوں پر ہے۔(1)

یہ مفروضات درج ذیل ہیں:

۱۔ مابعدالطبیعاتی	۲۔ علمیاتی
۳۔ طریقہ جاتی نتائج	۴۔ موادا کٹھا کرنے کی تکنیک
۵۔ مواد کے تجزیہ کی تکنیک	

ان مفروضوں کی چھان پھٹک معاشرتی سائنسی محقق کے لئے نتائج کو واضح کرتی ہے۔ یہ تفتیشی تکنیک اور نمونوں کے استعمال کی ضرورت کو صحیح ثابت کرتی ہے جو مخصوص مفروضوں کی

1. Hitchcock's Hughes: "Research and the Teacher" (A Qualitative introduction to school based Research) Routledge, London, New York (1989). (pp-14-15)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوعیت و مطالبات کی طرف مائل ہوں۔ ایک طرف تو یہ مابعد الطبیعاتی اور علمیاتی مفروضوں پر گہری نظر ڈالنے کی ضرورت کو واضح کرتے ہیں یہ فیصلہ کرنے سے پہلے کہ آیا تحقیق کی توضیحی روجوبی روایات یا مثبت روایات کی پیروی کی جائے۔ یہاں تک کہ سب سے بڑھ کر اہم یہ حقیقت ہے کہ تعلیمی منظرنامہ کے تحت علمیاتی اور مابعد الطبیعاتی مفروضے ممکن ہیں تحقیق کا موضوع ہوں۔ اس سے فلسفیانہ تجزیہ اور بحث کے تجربے کی تیسری روایت کو ملوث کرنے کی ضرورت پیدا ہوتی ہے تاکہ تعلیمی نوعیت کے مسائل کی تحقیق کی جا سکے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہم بلاشرکت غیرے کیوں معاشرتی سائنسی تحقیق میں بالعموم مثبت تحقیقی نمونے پر اتنا زور دیتے ہیں۔ انیسویں صدی کے آخر میں اور اس کے بعد فطری اور طبعی سائنسوں نے جو سائنسی نمونے استعمال کئے تھے وہ معاشرتی دنیا کی کھوج کے لئے مناسب ترین نمونے کے طور پر قبول کئے گئے۔

Auguste Comte اور Emile Durkheim عمرانیات میں اس کے حصول میں آلاتی تھے۔ Comte کے معاملے میں حقیقت کا واحد ذریعہ ہمارے حیاتی تجربات تھے۔ بصارت اور سماعت کے ذریعے مشاہدہ اور تجربہ کے موثر طور پر تحقیق میں ہر طرح کے اندازے غلط ثابت کردیئے لہٰذا Comte کے لئے عمرانیات معاشرتی طبعیات میں بدل گئی۔ Durkheim کے معاشرتی طریقوں کے قوانین غیر معتصب مفروضیت پر مرکوز تھے۔ اس کے نزدیک معاشرتی دنیا افراد کے لئے خارجی دنیا تھی اور جو آزادانہ طور پر قائم تھی۔ یہی تصور toto کے معاشرے میں بھی رائج تھا۔ اس معاشرتی استقلال نے معاشرہ کو بطور حیاتیاتی وجود کے لیا جو بہت سے اداروں کا بنا ہوا تھا جیسے خاندان تعلیم یا معیشت۔ یہ باضابطہ فریم ورک مواد کے اکٹھا کرنے اور توضیح کے معروضی طریقوں پر مرکوز تھا۔

Durkheim, Comte اور بہت سے دوسروں نے تجرباتی سائنسی طریقہ دریافت کیا۔ جس نے تمام معاشرتی سائنسوں کے لئے نمونہ کی حیثیت اختیار کرلی۔ تعلیم بھی کوئی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماوراء نہ تھی۔ اس سے بہت سی تکنیک اور طریقوں کی تشکیل کی راہ ہموار ہوئی جنھیں تعلیمی تحقیق اور معاشرتی سائنس کی بہت سی کتابوں میں حریت کہا گیا ہے۔ وجودیت پسندی نے انسانی افعال سے متعلق بہت سے مفروضے قائم کیے۔ اس نے انسانی افعال کو قابل پیش گوئی اور اپنی پیداواریت کے لئے خارجی واندرونی قابل پیمائش عوامل کے تابع تصور کیا۔ علیت کا تصور جیسا کہ معاشرتی سائنس میں استعمال ہوا ہے۔ اس تصور نے انسانی اعمال کو شناخت شدہ، مشاہدہ کیے ہوئے اور پیش گوئی کیے ہوئے کے طور پر سمجھنے کی کوشش کی۔ اس سے فطری اور معاشرتی دنیا میں کوئی فرق باقی نہیں بچتا۔

لہٰذا استخراجی دلائل کے اصول اور قابل یقین معیشیت سائنسی طریقہ کی پہچان بن گئی جو کہ تعلیمی تحقیق میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ اسی لئے بیسویں صدی کے معاشرتی سائنس دان عموماً مقداری تحقیق کو ترجیح دیتے ہیں اور اس کے ساتھ بہت بڑی مقدار میں مواد کو جمع کرنا اور نمونے پسند کرنا اور مراحل کو ٹیسٹ کرنا بھی شامل ہے۔ یہ فرضی، استخراجی طریقہ معاشرتی منظر نامہ یک طرفہ تصویر دیتا ہے۔ معروضی معاشرتی سائنسی تحقیق میں یہ اپروچ تعلیمات کو بڑے پیمانے پر یکساں طور سے استعمال کرنے کی ضرورت پر زور دیتی ہے۔

نتیجہ کے طور پر خود بینی کے عادی، حیاتیاتی انفرادی اور چھوٹے پیمانے کے مطالعہ کو دوسرے درجے میں منتقل کر دیا گیا لیکن وجوبی تحقیق روایت طبعی سائنس اور معاشرتی سائنس کے نفس مضمون کے مابین بنیادی فرق سے دست بردار ہونے میں ناکام ہوگئی ہے۔ اسی لئے تحقیق کو توضیحاتی قسم نے میکانکی اور وجودی زاویوں کو انسانی انتخاب اور انفرادی تنوع (معاشرتی افعال میں) کے ذریعے متوازن کرنے کی کوشش کی۔ یہ دلیل دی گئی کہ معاشرتی دنیا ایک معنی خیز دنیا ہے جس میں افراد مسلسل اپنی زندگی کی تعمیر نو کرتے رہتے ہیں۔ ان افعال میں پائی جانے والی ترتیب اور نمونہ افراد کے ذریعے تخلیق پاتے ہیں جو تصورات، تشبیہات قوانین اور تشریحات کو اپنے منفرد انداز میں استعمال کرتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لٰہذا افعال کے پہلے سے قیاس کئے ہوئے اصول نہ تو مجموعہ کے لئے زیادہ فائدہ مند ثابت ہوتے ہیں اور نہ ایسے مواد کے تجزیے اور ٹیسٹ کے لئے۔ کسی واقعہ کے مشاہدے سے پہلے کی درجہ بندی گمراہ کن بھی ہوسکتی ہے اور غلط نتائج دیتے ہیں۔ لٰہذا مقداری طریقہ کی متعدد قیمت جو کہ معاشرتی سائنسی تحقیق میں مستعمل ہے کو گھن لگ جاتا ہے۔

آسان وضاحت اور معروضیت جو کہ مقداری مواد کی پیمائش تعیم کے آئیڈیل ہوتے ہیں انہیں غلط مواد کی قیمت پر ترجیح نہیں دی جاسکتی۔ نسبتی مطالعہ میں موجود مقدار مواد، معاشرتی رویے، ساختہ سوالنامے اور شماریات معاشرتی سائنسی تحقیق میں محدود قدر کے حامل ہیں۔ ایسی تحقیق کی تجدیدات اور مسائل نے بے شک حالیہ سالوں میں اسے سب سے متنازعہ مسئلہ بنا دیا ہے۔ قابل پیمائش مواد کی کھوج بیانیہ تناظر کو عموماً فراموش کردیتی ہے۔ جس سے تمام مواد ملتا ہے۔

چنانچہ معاشرتی منظرنامہ کے باہم تعاملاتی حالات پر توجہ مرکوز کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ تاریخی اور ثقافتی تناظر، تصورات کی تشکیل اور معاشرتی بحث کی پیداواریت پر توجہ دینے کی بھی ضرورت ہے۔ اس لئے خود بینی کی عادت؛ حیاتیاتی، معروضی، لسانی اور بیانیہ تحقیق کے تصوراتی پہلو کے استعمال کی ضرورت بالکل درست اور ٹھیک ہے جن کا مقصد معاشرتی حالات کے اندر رہ کر حقیقی مواد کا حصول ہے تاکہ باہر رہ کر معاشرتی تحقیق کے علم الاقوام کے نمونہ میں ہمعصر دلچسپی حالیہ بے اطمینانی کی واحد مثال ہے۔ یہ بے اطمینانی وجوبی تحقیقی ماڈل کی وجہ سے ہے۔ تشریحی تحقیق انسانوں پر توجہ مرکوز کرتی ہے بطور منعکس، شعوری، جذبات، زبان، تصورات اور حرکات وسکنات والی مخلوق صرف ارادیت انسانی افعال کے متحرک اور موضوعی پہلو کو سمجھ سکتی ہے۔ یہ انسانوں کی پسند/انتخاب، تبدیلی، ضروریات، ادراک اور بلند نظری کو ظاہر کرتی ہے لیکن زبان اور مفہوم کا مسئلہ اولین اہمیت کا حامل ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لہٰذا تشریحی تحقیق افراد کے اپنے تاثرات کو براہ راست سمجھتی ہے۔ یہ سوچ سمجھے کھلے ساختہ ہیں اور اپنی سمت تبدیل کرنے کو ہمیشہ تیار رہتے ہیں اور مواد کے مختلف ذرائع استعمال کرنے کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں یہ ایک پیچیدہ عمل جس طرح معاشرتی دنیا پیچیدہ ہے۔ یہ انفرادی واقعات سے عمومی حالات کی طرف رخ موڑتی ہے۔ مشمولاتی ذرائع مشاہدات استعمال کرتے ہوئے۔ یہ محقق کی انفرادی شمولیت کو برابر اہمیت دیتی ہے اور فرد کے مخصوص تناظرات کو بھی۔ لہٰذا یہ صرف تاریخی نوعیت کے تحقیقی ماڈل کی طرف رہنمائی نہیں کرتی بلکہ معاشرتی، لسانی فلسفیانہ تجزیہ اور بحث و مباحثہ بطور تحقیق کے تکنیک کو بھی شامل کرتی ہے۔ علامتی تعامل (Blumer 1969) نے افراد کی اس صلاحیت کو نمایاں کردیا کہ وہ اپنے آپ کو دوسروں کی جگہ پر تصور کرنے لگے اور اشیاء کو اس برتر نقطہ سے دیکھنے لگے۔ یہ منظریاتی رسائی (Weber's verstehen) اور علم الاقوام ایک فطری پیدائش تھے۔ جنہوں نے روزہ مرہ دنیا کو سمجھنے کے لئے خیالات اور تصورات کے دائرہ کار اور ڈھانچے کو سمجھنے کی کوشش کی۔ زبان کا استعمال وہ بنیادی آلہ ہے جس کے ذریعے ہم تعمیر اور تعمیر نو کرتے ہیں اور اپنی معاشرتی دنیا کو سمجھتے ہیں۔ حالیہ سالوں میں ان نئے رجحانات نے تعلیم کے تنقیدی مقاصد کے لئے بہت جدوجہد کی ہے۔

(Hargreaves.1967, Lacey 1970and Frech 1984)

اس میں کوئی شک نہیں کہ معاشرتی تحقیق کے لئے علم الاقوام اپروچ نے تعلیمی تحقیق میں حالیہ سالوں کو مزید قوت دے دی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعلیمی تحقیق

تعلیم بطور مضمون کے موجودہ حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے، تحقیق کی اہمیت پر نئے علم کو منظر عام پر لانے کے لئے بطور آلہ کے بہت زیادہ نمایاں نہیں کی جاسکتی۔ اس کی معاشرتی سائنسی بنیاد، دوسرے مضامین، نفسیات، فلسفہ کی ضرورت تاکہ تعلیم کو نا صرف نظریاتی بنیادیں مہیا کی جاسکیں بلکہ نفسِ مضمون میں بھی سہولت ممکن ہو اس مخصوص منظر نامہ سے تعلیمی تصورات اور اصطلاحات کی پیچیدگی میں اضافہ ہوا ہے۔ تعلیم کے مضامینی پیچیدگی پر مطالبہ کرتی ہے کہ مزید تحریفی تھیوری کا ماڈل تعلیمی منظر نامہ کے فہم اور وضاحت کے لئے بنایا جائے۔ اسی طرح تعلیمی تحقیق کو ایک پیچیدہ نا قابل فہم بے ضرورت لفاظی سے مغلوب سرگرمی کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے۔

Downey اور kelly نے اسے "stratospheric" "زمین کی وہ سطح جو اصل سطح زمین سے کچھ نیچے واقع ہے" گہرے بادلوں سمیت stratospheric قرار دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تعلیم میں بہت سی ترقی بلکہ زیادہ تر ترقی کی بنیاد تحقیق کے حاصلات پر نہیں ہے بلکہ ایک یا دوسرے نظریے پر ہے (چاہے وہ سیاسی ہوں یا تعلیمی)

تعلیمی منظر نامہ کی یہ خوبی پاکستانی تجربہ پر زیادہ موزوں طریقے سے قابل استعمال ہے جس کے مضمون کی سچائی کا کوئی دعویٰ نہیں ہے۔ چاہے وہ تعلیم ہی کیوں نہ بن جائے۔ اس طرح کی تحقیق تعلیم کے نوخیز مضمون کے ساتھ ساتھ اس فیلڈ میں کام کرنے والے تعلیمی پیشہ ور کیلئے بھی شامل کار اور سودمند ہے۔ بہت سی اختراع کردہ مداخلت جیسے (ملی جلی قابلیت کے گروپس، کمپری ہنسو سیکنڈری سکول، نصابی ڈیزائن وغیرہ) اور سیاحت کی تبدیلیوں نے نتیجے کے طور پر ایسی غیر ہموار تحقیق متعارف کروائی جو تعلیمی نشوونما میں رکاوٹ ڈالتی ہے۔ ایسی تحقیق کے حاصلات کی ان کی مشتبہ جوازیت کے ذریعے نشاندہی ہوتی ہے اور نتیجہ کے طور پر حقیقی پریکٹس کے عمل میں گمرائی/رکاوٹ ڈالتے ہیں۔ لہٰذا یہ مشق تعلیمی پالیسی کی تخلیق، منصوبہ سازی اور انتظام میں کم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہمیت کے حامل ہیں۔

روایتی تحقیقی ماڈل میں بہت سی خامیاں ہوتی ہیں جو کہ درج ذیل ہیں

ا۔تعلیم کی وجودی قسم کا تسلط تعلیمی مسائل کے یک طرفہ فہم کی رہنمائی کرتا ہے۔

۲۔مقاصد، اقدار اور انجام سے متعلق بنیادی سوالوں کے تسلی بخش جواب دینا ناممکن ہے۔

۳۔عمومی سچائی کی قابل سوال جوازیت جو کہ ممکن ہے محقق کے تعصب کا نتیجہ ہو اور پیچیدہ جوابات کی نوعیت کو مشتبہ بناتے ہیں جو کہ کسی خارجی اپروچ کے ذریعے منتخب کیے جاتے ہیں۔

۴۔لہٰذا ایسے نتائج کی قبل از قیاس جوازیت مشکوک ہوتی ہے۔

۵۔تعلیم کے عمل کے لئے اس طرح کی تحقیق خارجی نوعیت کی ہے اور شامل کنندہ کو بطور فاعل یا مفعول کے ٹریٹ کرتی ہے۔

بلاشبہ یہ ایک حقیقت ہے کہ صرف وجودی سائنسی تحقیقی ماڈل ہی ہمیں آدھا سچ مہیا کر سکتا ہے۔اور اس چیز کو بھی محسوس کیا جائے کہ بقیہ آدھا ممکن ہے زیادہ اہمیت کا حامل ہوتا ہم سب سے اہم حقیقت یہ ہے کہ مختلف Social Sciences کے مختلف تناظرات کو تصور میں رکھنا چاہیے۔

نفسیات کے لئے سمجھنے والے مناسب تحقیقی نمونے ممکن ہے تعلیم کے لئے مناسب نہ ہوں۔لہٰذا اس مسئلہ کو گہری اور عمدہ اپروچ کی ضرورت ہے۔تعلیمی تحقیقی نمونے کو طلباء اور اساتذہ کے فائدہ مند کردار کو ذہن میں ضرور رکھنا چاہیے۔تاہم اس سے بھی اہم تعلیم کے مضمون کی دوغلی اور کثیر مضمونی نوعیت ہے تعلیم کے صرف ایک پہلو / جہت کو اہمیت دے کر اور بقیہ کو نظر انداز کرنا گمراہ کن ہو سکتا ہے۔تعلیمی تحقیق میں بحث کیے جانے والے متعلقہ (شعبے) کا سوال بھی اہمیت کا حامل ہے اور مخالف مضمونی تحقیقی ماڈل کی ضرورت کو نمایاں کرتا ہے۔یہاں تک کہ تعلیمی برتری کے تناظر کو قائم رکھنے کے لئے غالب ضرورت کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔لہٰذا تھیوری، ماڈل کی ضرورت کی طرح، ایک نیا تعلیمی تحقیقی ماڈل بھی وقت کی ضرورت ہے۔

ان تعلیمی مسائل کے مطالعے کی کوششیں جو کہ بنیادی مضامین کی وسعت میں شامل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں، مشکلات سے بھرپور ہیں۔ جب ہم تعلیمی منظرنامہ کو بطور نفسیاتی یا معاشرتی لیتے ہیں تو ہمارا تعلیمی پریکٹس کا تصور ایک بیرونی فرد کے جیسا ہوتا ہے زیادہ تر ابتدائی تحقیق تعلیمی ہرگز نہیں ہے بلکہ اپنی رخ رسمت میں نفسیاتی ہے۔ تعلیمی تحقیق جیسا کہ (مثال کے طور پر بچوں کی ذہنی نشو ونما یا لرننگ تھیوری پر مرکوز) تعلیم کو بطور عملی نفسیات کے لیتی ہے۔ تعلیم کے لئے ایسی اپروچ بالکل یک طرفہ ہے۔ اس میں تناظرات کا توازن اور ایسے توازن کے لئے بنیاد کی کمی ہے چونکہ تعلیم ایک پیچیدہ مضمون ہے۔ ایسے تعلیمی مسائل جن کو نصاب، تھیوری اور تعلیم میں تحقیق وغیرہ کو الہاموں کے باوجود سمجھا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ پوری ایجوکیشن میں واضح نظریاتی بنیاد کی بھی کمی ہے۔ تعلیمی تحقیق فطری طور پر بیرونی تناظرات کا شکار بنتی ہے۔

اوصافی تحقیقی نمونہ......ایک نقطۂ تغیر

معاشرتی سائنس میں تحقیق کی روایتی رسائی، ذرائع میں پائی جانے والی خامیاں اور نامعقولیت نے بالعموم اور تعلیم میں بالخصوص ہمیں نقطۂ تغیر پر لا کھڑا کیا ہے۔ مقداری مطالعات سے دوری اس احساس کا نتیجہ ہے کہ تحقیق میں اوصافی پہلو کے بغیر، تعلیمی پریکٹس میں اصلی اصلاح ممکن نہیں ہے۔ یہ اس حقیقت کی پہچان ہے کہ تعلیمی منظرنامہ کی پیچیدگی تحقیق کے لئے گہری اور ہمہ جہتی رسائی کا مطالعہ کرتی ہے۔ تعلیم میں مسائل کی اہمیت اور وضاحت کے لئے فوکس کا دائرہ محدود کرنے کا مطلب بنیادی مواد کی وسعت نہیں ہے جیسے کہ علم الانسانی معاشرتی سائنسی تحقیق میں ہوتا ہے۔ تھیوری میں تصوراتی تجزیہ عمومی اصولوں کے قیام کے لئے ہمیشہ سے ایک قابل قبول طریقہ رہا ہے۔ اب اس کی مکمل حوصلہ افزائی کی جانی چاہیے کہ اعلیٰ درجے میں تمام قسم کی پریکٹس نظریاتی بنیادوں سے منسلک ہو اور تھیوری اصل میں تصوراتی شے ہے لہٰذا عملی مسائل کے جامع فہم کے لئے، انہیں وسیع نظریاتی تناظر میں دیکھنا ضروری ہے اور عقلی بنیادوں پر جانچا جائے اور آخر میں اس کی تصورکشی کی جائے۔ عملی مشاہدے اور شماریاتی تجزیے محض اہم مسائل کو جنم دے سکتے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں اور عقلی تصوراتی سوچ و بچار کے لئے شواہد مہیا کر سکتے ہیں اور تعلیم کے شعبے میں پالیسی کی رہنمائی، منصوبہ سازی اور اس کے نفاذ کے لئے معنی خیز حل تلاش نہیں کر سکتی۔ اس سے حقائق کی توضیح سے پرے ہٹ کر فلسفیانہ تجزیوں کی تشریح کے لئے تعلیمی تحقیق کی ضرورت پیش آتی ہے۔ قدر کے شعبے میں، وجودی سائنسی تحقیق کی مبہم نوعیت، عمومی سچائی تحقیقی حاصلات کی قیاسی جوازیت اور محقق نامناسب کردار کے مسئلے کو صرف اس صورت میں حل کیا جاسکتا ہے۔ اگر اوصاف کے تحقیقی نمونے کی مکمل صلاحیت کو آزمایا جائے۔ یہ تمام مسائل تعلیمی تحقیق کے قدیم تصورات کے خصائص بیان کرتے ہیں۔ اور ساتھ ساتھ تعلیمی تھیوری کی بھی جو دوسرے مضامین سے مدد لینے کیلئے بھی نظر دوڑاتی ہے اور ابتدائی معاشرتی طریقہ کار کی فرضی، استخراجی وجوبی اپروچز کو اختیار کرنے کی بھی کوشش کرتی ہے۔ اسی طرح، تعمیمات اور پیش گوئی کے مسائل کو بھی باہم منسلک فریم ورک کے ذریعے نہیں سلجھایا جاسکتا وہ فریم ورک جو قدرتی سائنسوں کے طریقہ کار کے خطوط پر استوار کیا گیا ہو۔ اگر ہم Popper (1957) کے سائنسی طریقہ کے تصور کو قبول کرلیں جو کہ جانچ پڑتال کی نسبت غلط بیانی ہے تو ہماری مشکلات مزید پختہ ہو جاتی ہیں کیونکہ ہمارے پاس کوئی عمومی بیان بالیقین نہیں ہے کہ جس کی حدود تلاش نہیں کیے جاسکتے۔ تاہم تعلیم میں کچھ محقق ابھی بھی ان سچائیوں کو تلاش کر رہے ہیں۔

اس حقیقت میں کوئی بشر نہیں کہ تعلیم کی اصل ریسرچ انجام، مقاصد اور اقدار میں پوشیدہ ہے۔ یہ بھی سچ ہے کہ انسانی سیاق وسباق رتناظر میں جیسا کہ تعلیمی منظر نامہ میں، حقیقت اور قدر کے مابین تعلق کو کسی بھی قیمت پر ترک کیا جاسکتا ہے۔ اس تناظر میں، بلوم Bloom اور اس کے پیروکاروں کی عقلی ایمانداری میں اہم بات یہ ہے کہ جب وہ قدر کے غیر جانبدار ہونے کی بات کرتے ہیں تو تعلیم میں کوئی بھی نقاد، اساتذہ، والدین اور طلباء مسئلے کی قیمت بارے آنکھیں بند نہیں کر سکتا۔ تعلیم کا تدریس اور تعلیم سے ہر جہت میں کوئی نہ کوئی حوالہ موجود ہے۔ یہ دونوں آپس میں باہم مربوط اور ناقابل تقسیم ہیں۔ یہ ممکن نہیں ہے کہ تعلیم میں معاشرتی سائنس دانوں کو قابل مقدار عنصر کے بارے میں تحقیق کی اجازت دے دی جائے اور فلسفیوں کو اس کے اوصافی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلو پر غور وفکر کی اجازت دی جائے۔مزید برآں کوئی بھی فرد ما حاصل کو نظر انداز نہیں کر سکتا۔ وہ تحقیقی اپروچ میں بھی کامل پورے ہو سکتے ہیں۔ یہاں بھی ایک اوصافی تجزیاتی اپروچ برتنے میں سہل ہے کیونکہ نمایاں ہوتے مفروضے، جاری تجزیے اور بناوٹی تشریح محقق کو مفروضے اور اصول جانچنے کی آزادی دیتی ہے۔ تعلیم میں یقینی عناصر (جیسے فنڈز طبعی سہولتیں وغیرہ) ممکن ہیں سائنسی تحقیق کے لئے موزوں ہوں قابل قدر مسائل کو وجودیت سے بچ نکلنا اور سائنسی پیش گوئی کو فریب دینا چاہیئے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ کہا جاتا ہے تعلیم سائنس نہیں ہے یہ ایک آرٹ ہے اور اس کا اسی طرح جائزہ لیا جانا چاہیے۔(1)

قابل قدر مسئلہ کو ایک معلوم شدہ قانونی زاویہ رحکمیہ زاویہ تک محدود کیا جا سکتا ہے جو کہ ایک صاحب بصیرت پیشہ ور کا اختیار ہے جو کہ دراصل ایک آرٹسٹ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کیوں نصاب اور تدریسی طریقہ کار جیسے اہم معاملوں میں غیر ساختہ اپروچ اور ملا جلا طریقہ وسعت حاصل کرتے جا رہے ہیں تو تعلیمی تحقیق ان سے ماسوا کیسے ہو سکتی ہے۔ حقیقی تعلیمی تحقیق کے ماڈل کی حالیہ پریشانی رتشویش نے دوبارہ نئی دلچسپی ظاہر کی ہے درج ذیل نکات میں:

۱۔انفرادی حالات کی مخصوصیت اور انوکھے پن پر تیز فوکس کا مطالعہ احوال۔

۲۔تعلیم بطور ایک فیلڈ کے انسانیت کی حدود میں شامل ہے۔

۳۔تحقیق کے انعقاد میں پیشہ وروں کا اہم کردار۔

۴۔سکول پر مبنی تحقیق تھیوری اور پریکٹس کے مابین نئے تعلق کے تناظر میں۔

۵۔ایکشن تحقیق کا تصور بطور معاشرتی حالات کے مطالعہ بمعہ ایکشن کے معیار کی اصلاح کے تصور کے ساتھ۔(2)

فوکالٹ (Foucault)، (1977)، ایلینٹ (Elliot) کے نزدیک ہمعصر مابعد جدید معاشرتی تجزیہ کی توجہ بھی اوصافی تعلیمی تحقیق پر مرکوز ہے اور یقینی پن، وضاحت، تعلیمات اور

1. Downey and Kelly, "Theory and Practice of Education" (3rd Ed.) pcp Education Series London, 1987. (p.249) (P. 12)
2. do ....

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طریقہ کار کے وجوبی آئیڈیلز پر تنقید ہے۔ جیسا کہ اوپر بحث کی جا چکی ہے کہ اوصافی تحقیق میں دلچسپی تحقیقی آلات کی جوازیت از سرنو جائزہ کیس ہسٹری کی جوازیت اور حیاتیاتی طریقے محقق اور عنوان کے مابین تعلق اور تفکر پسند تحریر وغیرہ کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ جیسا کہ مابعد جدیدیت والے اسے ٹیکنالوجی کی پیش گوئی کے قابل سمجھتے ہیں یا تجزیاتی آلات کا مفید سیٹ جو کہ تعلیمی تحقیق کی اصل نوعیت کو بگاڑ دیتے ہیں۔ Derrida کا تجزیاتی عمل حتیٰ کہ مفروضوں کے بارے میں بھی استفسار کرتا ہے جو کہ کوئی بھی مضمون صریحی طور پر لیتا ہے۔

1976ء و مابعد جدید او بتابیت کی طریقہ کار کی امید بہتر جانچ پڑتال کے ideal کو reject کرتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ مسئلے کی واضح تشکیل اور زیادہ اچھے نتائج بھی۔ جیسا کہ تعلیمی تحقیق کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ معاشرتی حالات کو خراب کرتی ہے یہ کڑی درجہ بندی اور فریبی طریقہ کار بھی تخلیق کرتی ہے۔ لیکن تجزیہ پسند حتیٰ کہ اوصافی تحقیق کو بھی مسترد کرتے ہیں جیسے نسوانی علم الانسانی بطور ایک تباہ کاری اور تحقیق کو علمیاتی مضرات سے بچانے کے لئے ایک کمیشن کی تجویز دیتے ہیں۔ (1)

جو کچھ تجزیہ پسند چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ انسانی عامل بابت بعد کے مثبت ارادوں اور یقینی کے روشن آئیڈیل کے مابین ایک ابتداء تخلیق کی جائے۔

"ایک طریقہ کار جس میں ہمیشہ تمام رکنیت میں سے کچھ افراد کو شمار کیا جاتا ہے (ہر فرد کو شمار کرنے کے عمل میں)

اس توڑ پھوڑ کے بعد وہ یہ امید کرتے ہیں کہ انہوں نے سچائی اور فکشن، فطرت اور ثقافت، مستند اور تصنع کے مابین فرق میں خلل ڈال دیا ہے۔ انسانی افعال میں نمونے اور باقاعدگیاں اور معاشرتی افعال میں اسٹرکچر کو بغیر کسی تصنع کو دیکھنے کے بعد یہی آزاد آزادی ہے کہ مابعد جدیدیت کے لوگ اصلی معاشرتی منظر نامہ تک رہنمائی کی کوشش کرتے ہیں۔

اس انجام کو پانے کے لئے زبان میں علامات اور اشاروں کے کردار کو سمجھا ہے۔ معاشرتی مباحثہ کیونکہ یہ معاشرتی پریکٹس کو ظاہر کرتا ہے اور کس طرح معقول پریکٹس تحقیق کے

---

1. Stronach and Maclure, "Educational Researcher and one", The Post Modern Embrace". Pen unviversity Press Philadelphia (1977), P.4.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیادہ اچھے فہم سے متعلقہ ہے۔ یہی وہ تناظر ہے جس میں موجودہ دور مابعد جدیدیت والے تعلیمی تحقیق کے مسئلے کو بنظر غائر دیکھتے ہیں۔

معاشرتی اور تعلیمی تحقیق میں حالیہ رجحانات ان درج ذیل درجات کی دوبارہ تفکر پر آ کر باہم مل جاتے ہیں مثلاً مصروفیت، مقداریت تعممات، قابل پیش گوئی، باقاعدگی وغیرہ اس کا مطلب میکانکی اور حقائق پر مبنی تحقیق کو مکمل طور پر ترک کرنا نہیں ہے۔

جو چیز درکار ہے وہ یہ ہے کہ ایسی تحقیقی طریقہ کار کی تجدیدات کو جاننا، نئے امکانات کے لئے راستہ کھلا رکھنا، لچکدار رہنا اور تحقیق کے ذریعے جامع فہم و فراست کی خاطر ہمیشہ نئی بصیرت کو شامل کئے رکھنے کے لئے تیار ہونا۔ اس کا یہ بھی مطلب ہے کہ ایسی تحقیق کے حاصلات کو ہمیشہ طائرانہ ہونا چاہیے۔ تحقیق میں فرق ضرور قائم کیا جانا چاہیے۔

ایجاد اور دریافت کے تناظر میں اور جانچ پڑتال اور تصدیق کے لئے اور اس میں تصوراتی تحقیق کی ضرورت بھی پوشیدہ ہے۔

ایسے بہت سے عملی کردار ہیں جو کہ تصورات انتشار جس نے تعلیمی ادب کو گھیرے میں لیا ہوا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ تعلیمی گفت وشنید نے عام انسان اور پیشہ ور دونوں کو مسحور کر رکھا ہے۔ تصورات کی وضاحت موجودہ تعلیمی مباحثہ کی اشد ضرورت ہے تاکہ تعلیمی پالیسی اور پریکٹس کو واضح طور پر تشکیل دیا جا سکے اور لاگو کیا جا سکے۔

دوسرے نمبر پر یہ کہ تعلیم بطور مضمون کو اس کے نظریاتی تناظر میں علیحدہ کرنے کی ضرورت ہے اور تشریحات اور رہنمائی کی غرض سے بنیادی اصولوں کی تشکیل بھی ضروری ہے۔ یہ تصوراتی تحقیق ہی ہے جو کہ اس مقصد کے لئے موزوں ہے۔ آزادانہ تصوراتی تحقیق کی سب سے اہم ضرورت اس لئے بھی ہے کہ تعلیم کی معاشرتی سائنسی اساس اور معاشرتی منظر نامہ جو تعلیمی سرگرمی میں ملوث ہے اس کے ساتھ deal کے لئے بھی تصوراتی تحقیق ضروری ہے تصوراتی میں تحقیق ایک جدید نمونہ ہے جو کہ معاشرتی تحقیق کے لئے موزوں ہے۔ اس لئے نہیں کہ یہ تعلیمی منظرنامہ کی کثیر مضمونی نوعیت کے ساتھ زیادہ اچھے طریقے سے deal کر سکتی ہے بلکہ اس لئے کہ یہ مختلف تحقیقاتی نمونوں کی تخلیق کی طرف رہنمائی کرے گی جن میں سے یہ ایک مخصوص تناظر، سیاق وسباق میں صحیح طرح سے موزوں ہوگا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

BIBLIOGRAPHY

1- A.S. Horn, Oxford Dictionary, 6th Edition, Sally Wehmeier

2- Ahier and Esland, Education Training and Future work, Routledge, Londons N.Y

3- Alan Michel Foucalt, "The will to truth", tavir stuck pub. London and New York.

4- Ball J.B, (Ed) "Foucaul to and Education" (1990),

5- Basri,Eshrat Hussain, "Taleem aur Maghrabi Fikr" (Urdu), Multan.

6- Bourdien, Langhage and Symbol power polity press cambridge (1992),

7- Bowles and Gintis Brameld, Theodore, "Education as Power".

8- Carter Victor Good, "Dictionary of Education", Mc Graw-Hill Book Company.

9- Dampier William Cecil, 1961 "A History of Science and its relation with Philosophy and Religion", 4th Edition, Cambridge University Press, New York.

10- Downey and Kelly, "Theory and Practice of Education" Education Series London

11- Foucault, "Discipline and punish; the Birth of the prison" London.

12- Foucault, "The Archaelogy of knowledge" Harper and Row. New York.1972.

13- Frederick Eby, "The Development of Modern Education", Prentice Hall of India Delhi

14-Halis & Morlin, "philosophy of Social Science." Cambridge university press, Delhi

15- Herold loukes John, Wilson & Barbara Cowell, "Education: An Introduction",

16-Holis Morlin, The philosophy of social science, cambridge university press Dehli

17- J.C. Aggerwal, "Theory & Practice",

18- J.W. Tibble, "An Introduction to the Study of Education",

19- John U. Michaelis, Ruth H. Grossman, Hoyd F.Scott, "New Design for the Elementary School Curriculum", New York, McGraw-Hill Book Company.

20- Kirger Joseph, Encyclopaedia of Education (Discipline), New York.

21- Koclemans, Joseph J. "Inter disciplinarity is Higher Education", Pennsylvania.

22-Narendera Vaidya, Shipra Vaidya, "Encyclopedia of Educational Foundations and Development"

23- Peters R.S "Ethics and Education" George Allen and Unwin Ltd. London, 1966.

24- Saxema Swroop, "Philosophical & Sociological Foundations of Education", London.

25- Stronach and Maclure, "Educational Researcher and one", The Post Modern Embrace". Pen unviversity Press Philadelphia (1977).

26- Van Dijk, T, "Discourse as structure and process" sage, London 1997.

27- Walton and J.Ruethe J.(Edu) "The Discipline of Education" Madison.

28- Winch, The idea of a social science and 'its relation to Philosophy", London.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

all l

cc.

uth

itle.

Dat

LIBRARY

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

عشرت حسین بصری

تاریخ پیدائش : 23 مارچ 1960ء (بصیرہ ضلع مظفر گڑھ)

مصروفیت : تدریس و تعلم

سکونت : الماس ہاؤس، سادات کالونی بوسن روڈ ملتان

تعلیم : ایم ۔ اے (اسلامیات، سیاسیات)، ایم ۔ ایڈ، ایل ایل بی

تصانیف : تدریس اسلامیات

: تعلیم اور مغربی فکر

: تعلیم بطور ڈسپلن (نظریہ و عمل)

: فاؤنڈیشن آف ایجوکیشن

: مغربی مفکرین کے تعلیمی افکار

زیر اشاعت : اسلام اور بہائیت کا تقابلی مطالعہ

: اسلامی ریاست میں غیر مسلموں کے حقوق (تاریخ کے تناظر میں)

: حقیقتِ مذاہب اور اسلام

: فلسفہ بہائیت اور اس کا ارتقاء

: یادِ عشرت

370 ع 510 ت
25788-EU-64

جناح بک س